الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 22 — جمعۃ المبارک 12 جون 2015ء — 24/شعبان 1436 ہجری قمری ❁ 12/احسان 1394 ہجری شمسی — شمارہ 24

افطاری

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ نمازِ مغرب سے قبل تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو پکی ہوئی کھجوروں سے روزہ افطار کرتے۔ اگر کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الصیام، حدیث: 2358)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2015ء

❁......حضور کی آنکھوں سے محبت ٹپکتی ہے اور حضور کے الفاظ سے دل کو تسکین حاصل ہوتی ہے۔ خلیفۃ المسیح انسانیت کے لئے ایک تحفہ ہیں۔

❁......خلیفہ حقیقی رنگ میں امن کے پیغامبر ہیں۔ ❁......خلیفۃ المسیح کے خطاب سے ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم کا تعارف ہوا ہے۔

❁......جماعت احمدیہ امن کی تعلیم پیدا کر کے ایک نہ ختم ہونے والی خوشبو اور خوشی پھیلانا چاہتی ہے۔

❁......مجھے یہ بات بہت پسند آئی ہے کہ مسجدوں میں عبادتوں کا کوئی فائدہ نہیں اگر دلوں میں ایک دوسرے سے رنجشیں ہوں۔

❁......اگر خلیفہ کی باتوں کو ساری دنیا میں پھیلا دیا جائے اور ہر ایک اس پر عمل کرنے لگ جائے تو دنیا میں امن قائم ہو جائے۔

('مسجد منصور' آخن (جرمنی) کی افتتاحی تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات)

❁......فرینکفرٹ جرمنی میں ورود مسعود......❁......انفرادی و فیملی ملاقاتیں......❁......تقریب آمین

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

23 مئی 2015ء بروز ہفتہ

(حصّہ دوم)

مہمانوں کے تأثرات

آج کی اس ('مسجد منصور' آخن جرمنی کی افتتاحی) تقریب میں شامل ہونے والے بہت سے مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور مہمان اس کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

❁......مسجد کے سامنے واقع کنڈر گارڈن سکول (Kindergarten) کی ایک ٹیچر Anett Bolle بھی اس تقریب میں شرکت کے لئے آئی تھیں۔ حضور انور کے خطاب سے متأثر ہو کر کہنے لگیں کہ آج مجھے سب سے زیادہ متأثر حضور انور کے وجود نے کیا ہے۔ حضور کی آنکھوں سے محبت ٹپکتی ہے اور حضور کے الفاظ سے دل کو تسکین حاصل ہوتی ہے۔ خلیفۃ المسیح نے آج بڑی خوش اخلاقی سے اور دھیمے انداز میں باتیں کی ہیں لیکن اس انداز میں بھی ایک بارعب بادشاہ کی جھلک تھی۔ خلیفہ کی یہ سب باتیں ہمارے دل میں اتری ہیں اور اس وجہ سے ہر ایک کے دل میں ان کی ایک عزت قائم ہو گئی ہے۔ مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ خلیفۃ المسیح انسانیت کے لئے ایک خاص تحفہ ہیں۔ میری زندگی میں کبھی کسی انسان نے مجھے اتنا متأثر نہیں کیا جتنا آج خلیفۃ المسیح نے کیا ہے۔

❁......موصوفہ ٹیچر کے خاوند Fritz Bolle بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ وہ کہنے لگے کہ جو امن خلیفۃ المسیح کے مبارک وجود سے دنیا میں پھیل رہا ہے یہ ایک حیرت انگیز بات ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ یہی وہ امن ہے جس کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔

❁......ایک خاتون سائیکالوجسٹ Alexandra صاحبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مَیں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متأثر ہوئی ہوں۔ خاص طور پر حضور انور کے محبت بھرے پیغام سے جو آپ نے آج ہمیں دیا ہے۔ حضور انور نے پھول بیچنے والے کی مثال دے کر، اسلامی تعلیم کو اور اعلیٰ اخلاق کو پھول سے جو تشبیہ دی ہے اس نے مجھے بہت متأثر کیا ہے اور اب یہ ہمیشہ قائم رہنے والا اور خوشبو دینے والا پھول، ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گا۔

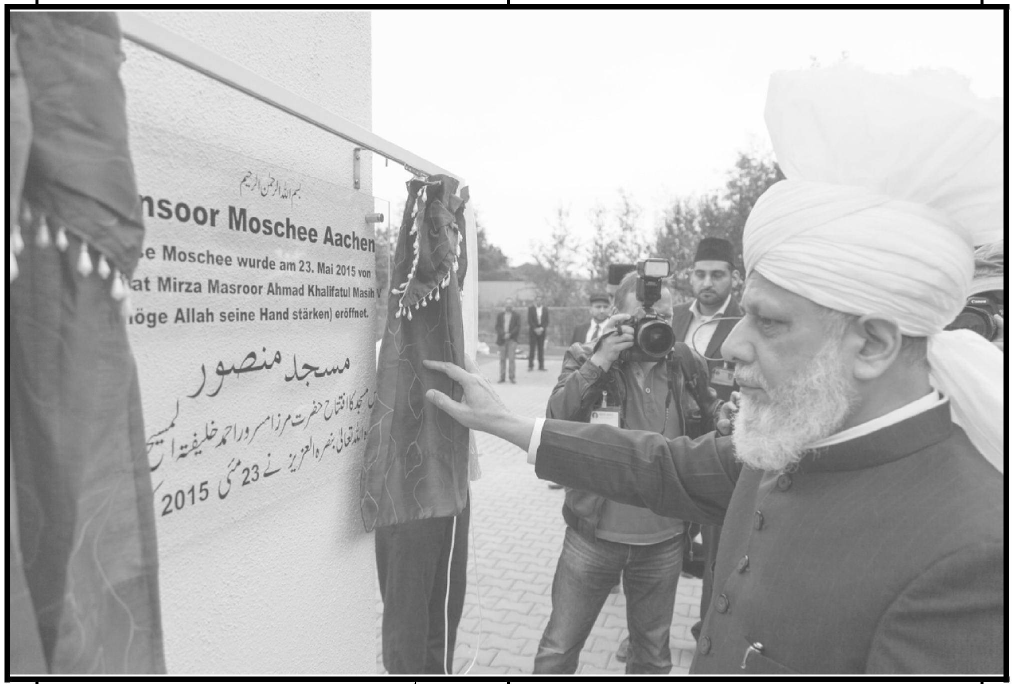

❁......Aachen میں رہنے والے ایک دوست Bonger صاحب بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ کہنے لگے کہ دو تین سال قبل میں نے یورپین پارلیمنٹ میں بھی خلیفۃ المسیح کا خطاب سنا تھا۔ آج میں درحقیقت اس غرض سے آیا تھا تا کہ یہ دیکھوں اور موازنہ کروں کہ کیا آپ کے خلیفہ صرف بڑی شخصیات کے سامنے اور اہم پلیٹ فارم پر امن کی تعلیم پیش کرتے ہیں یا دوسرے چھوٹے پروگراموں میں بھی جہاں کم اقتدار رکھنے والے لوگ شامل ہوں وہاں بھی امن کی بات پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ آج میں نے خلیفہ کا خطاب سنا ہے۔ آپ نے سب کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے، رواداری اختیار کرنے، صبر کا برتاؤ کرنے اور حوصلہ دکھانے اور آپس میں نیکی سے پیش آنے کی تلقین کی ہے۔ ان سب باتوں نے مجھے متأثر کیا ہے۔

❁......صوبائی پارلیمنٹ کے ممبر Karl Schultheis نے کہا: ''آج کی تقریب کا انتظام بہت اچھا تھا۔ آپ کے خلیفہ ایک حقیقی اسوہ ہیں اور حقیقی رنگ میں امن کے پیغامبر ہیں۔''

❁......صوبائی پارلیمنٹ کی ممبر Daniela Jansen صاحبہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۃ المسیح کا پیغام مزید لوگوں تک پہنچایا جانا چاہئے۔ آج خلیفۃ المسیح کے خطاب سے ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم کا تعارف ہوا ہے۔

❁......مسجد کے احاطہ کے ساتھ والے ہالوں کے مالک Mr. Schneider اپنی فیملی کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ حضور انور کا خطاب سن کر کہنے لگے کہ خلیفۃ المسیح نے جو فرمایا ہے وہ بہت اثر کرنے والا ہے۔ ہم نے بہت توجہ سے خلیفہ کا خطاب سنا اور آپ کا یہ خطاب بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ہم تو خلیفۃ المسیح کے الفاظ کو مزید کئی گھنٹوں کے لئے سن سکتے ہیں بلکہ سننا چاہتے ہیں۔

❁......ایک جرمن نے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے جو باتیں بیان فرمائی ہیں اس پر اگر صرف احمدی مسلمان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے باشندے عمل کرنا شروع کر دیں تو اس دنیا میں ایک زبردست امن کا مظاہرہ ہوگا۔ اس تعلیم کو قبول کرنے کے لئے عیسائی یا مسلمان ہونے کی ضرورت

نہیں بلکہ ہر عقل رکھنے والا شخص اس تعلیم کو قبول کرنے پر مجبور ہے۔

❁......ملک یوکرائین سے تعلق رکھنے والی ایک فیملی نے اپنے تأثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا: ہم تو سمجھ رہے تھے کہ ایک مذہبی رہنما ہونے کی حیثیت سے خلیفۃ المسیح ایک مشکل الٰہیاتی زبان استعمال فرمائیں گے اور فلسفیانہ کلام فرمائیں گے۔ مگر ہم حیران ہیں کہ خلیفۃ المسیح نے کسی بھی قسم کے مشکل الفاظ استعمال نہیں فرمائے بلکہ آسان زبان میں عملی باتوں کی طرف توجہ دلائی اور اپنے خطاب کا تعلق دنیا کے امور، امثال اور فلسفیانہ باتوں سے نہ رکھا۔

❁......یونیورسٹی کے ایک پروفیسر Anthony Rights صاحب نے کہا: خلیفۃ المسیح کی ایک ایسی شخصیت معلوم ہوتی ہے جو سمجھتے ہیں کہ کس طرز اور کس طریق پر بات کرنی چاہئے جو موقع اور محل کے مطابق ہو اور یہ بات مجھے نہایت اچھی لگی ہے۔ تیار کر کے تو ہر کوئی تقاریر پیش کر لیتا ہے لیکن ایک انسان جو اتنا وسیع علم رکھتا ہو اور بالکل موقع محل کے مطابق بات کرے اور حاضرین کی سمجھ کے مطابق بات کرے، بہت کم ہوتے ہیں۔ اسی طرح کے خطابات اور تقریریں ہونی چاہئیں جیسی خلیفۃ المسیح نے کی ہے۔ اب یہ بات نہایت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ آپ کی مسجد نہ صرف اس جگہ بنے بلکہ مزید اور جگہوں پر بھی بنیں۔

❁......SPD پارٹی کے ممبر Matthias Dopatka صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے وہ استعارہ جو خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں استعمال کیا تھا جو کہ پھولوں کی دکان اور پھولوں سے تھا بہت پسند آیا کہ جس طرح انسان پھول کی خوشبو سونگھ کر خوشی محسوس کرتا ہے اسی طرح جماعت احمدیہ امن کی تعلیم پیدا کر کے ایک نہ ختم ہونے والی خوشبو اور خوشی پھیلانا چاہتی ہے۔ مجھے لگتا ہے یہ استعارہ استعمال کرنے سے قبل تقریر میں سوچا تو نہیں ہوگا لیکن جس طرح سے خلیفۃ المسیح نے بات پیش کی بہت ہی اچھی لگی۔

❁......مسجد کے علاقہ کے پولیس انچارج Walter Franzen صاحب نے کہا: مجھے خلیفہ صاحب کی یہ بات بہت ہی اچھی لگی کہ وہ صرف ہم مہمانوں سے مخاطب نہیں ہوئے بلکہ سب حاضرین یعنی احمدی احباب و خواتین سے بھی مخاطب ہوئے۔ خلیفۃ المسیح نے جو تلقین کی کہ سب کا فرض بنتا ہے کہ امن پیدا کریں اور آپس میں پیار اور محبت سے رہیں اور پیار اور محبت کا سلوک کریں تاکہ امن قائم ہو۔ خلیفہ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ سب سے محبت کرتا ہے اور ہر فرد اس کی محبت کو پا سکتا ہے خواہ اسے God کہیں یا اللہ کہیں یا ربّ کہیں اور اس وجہ سے ہمیں محبت سے پیش آنا چاہیے۔ خلیفہ نے یہ بہت اچھی بات کہی کہ انسان کو منافقت سے بچنا چاہئے۔ یعنی یہ کہ انسان بیشک مسجد جائے اور شریف بنتا پھرے لیکن اگر دل میں ایمان نہ ہو تو اس کا کوئی بھی فائدہ نہیں۔ خلیفہ کی یہ سب باتیں بہت پُراثر ہیں۔ میں اس بات پر فخر محسوس کرتا ہوں کہ مجھے آج خلیفۃ المسیح کو دیکھنے کا موقع ملا۔ میرے خیال میں خلیفہ وہ مقام رکھتے ہیں جو کیتھولکس میں پوپ کا مقام ہے۔

❁......Würselen شہر کے میئر Arno Keller نے کہا: خلیفۃ المسیح کے خطاب نے ہمیں بہت متأثر کیا ہے۔ مجھے ایک بات نہایت پسند آئی کہ انسان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لاتا ہے وہ صرف تب اصل فائدہ اور اصل مقصد کو پہنچ سکتا ہے جب ساتھ انسانوں کی مدد کرے اور انسانوں کے حقوق کو مدّنظر رکھا جائے۔ میرے نزدیک یہ وہ مَین (main) پیغام ہے جو خلیفۃ المسیح نے آج ہمیں دیا ہے۔ مَیں آپ کو سچ کہتا ہوں کہ اگر یہ جذبہ اور ایسے خلق کو ہر انسان سمجھے تو آج دنیا تبدیل ہو جائے۔

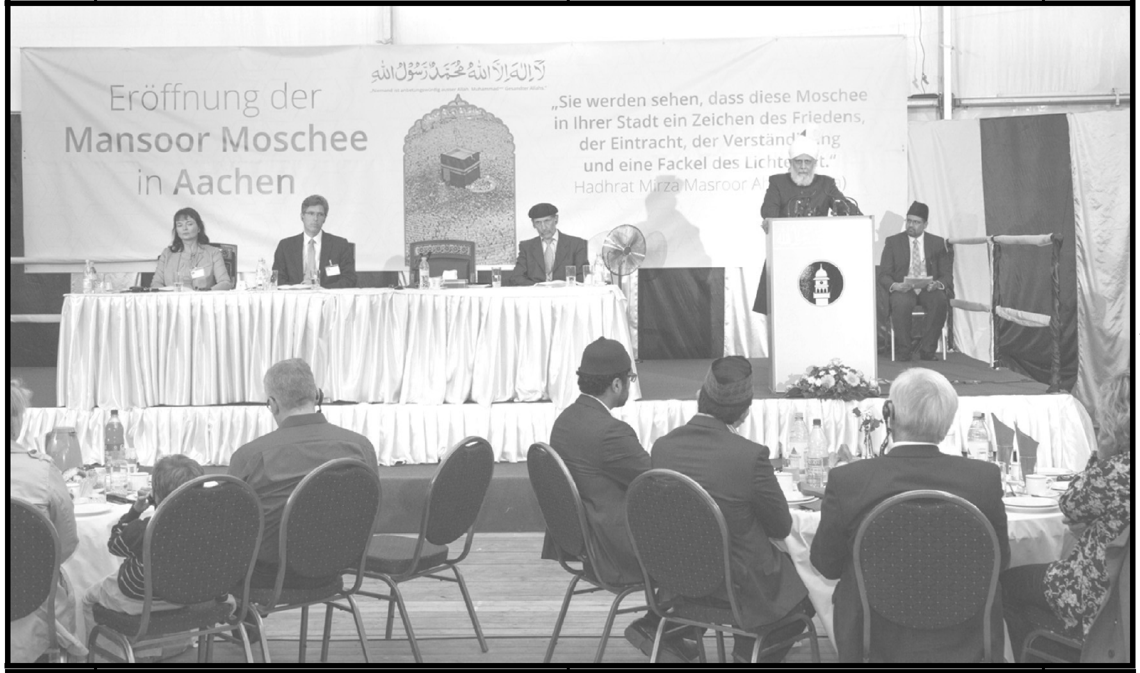

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی کے شہر آخن میں 'مسجد منصور' کی افتتاحی تقریب سے خطاب فرما رہے ہیں

❁......شہر آخن کی Integration کے امور کی نمائندہ نے کہا: مَیں خلیفۃ المسیح کے پیغام کی مکمل تائید کرتی ہوں۔ خاص طور پر اس بات کی کہ ہمیں صبر سے کام لینا چاہئے۔ Integration کے لئے صبر کی ضرورت ہے۔ پھر جو پھولوں کا استعارہ خلیفہ نے بیان کیا نہایت ہی پسند آیا اور یہ بات بہت سے احمدیوں پر پورا اترتی ہے۔ طارق جس کی پھولوں کی دکان ہے اکیلا نہیں ہے بلکہ Aachen میں بہت سے نوجوان ملتے ہیں جیسے مثال کے طور پر وہ جو یکم جنوری کو صفائی کرتے ہیں اور پھر شجرکاری کا پلان کرتے ہیں۔

❁......ایک آرکیٹیکٹ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس سے قبل جماعت سے کوئی واقفیت نہیں تھی۔ حضور انور کے خطاب نے دل پر اثر کیا ہے اور حضور انور کا انداز تکلّم دھیما اور بہت قابل ستائش تھا۔ مجھے یہ بات بہت پسند آئی ہے کہ مسجدوں میں عبادتوں کا کوئی فائدہ نہیں اگر دلوں میں ایک دوسرے سے رنجشیں ہوں گی اور آپ کا یہ فرمانا بھی بہت پسند آیا کہ ہر قسم کے ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھنا اور ان حقوق کی ادائیگی عبادت کے لئے لازمی ہے۔

❁......ایک پولیس انسپکٹر نے کہا: ایک بہت اچھا پروگرام تھا جس کو میں ہمیشہ اچھے رنگ میں یاد کروں گا۔ آپ کے خلیفہ ایک حیرت انگیز اثر قائم کرنے والی شخصیت ہیں۔

❁......ایک مہمان Mr. Alex Droste نے کہا: پیاری جماعت احمدیہ، آپ ایک بہت پیاری جماعت ہیں۔ مجھے آپ کے پروگرام میں شامل ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ مجھے بہت تجسس تھا کہ آپ کون ہیں؟ آپ لوگوں کی مہمان نوازی بہت عمدہ تھی۔ آخر پر مجھے موقع ملا کہ میں خلیفۃ المسیح سے مصافحہ کروں۔ یہ میرے لئے قابل فخر تھا۔ اس وقت میری ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔ مجھے امید ہے کہ ہم اچھے ہمسایہ بنیں گے۔ خدا اور اس کا فضل آپ کے ساتھ ہو۔

❁......دو پولیس والوں نے اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا کہ حضور کا خطاب بہت اچھا تھا۔ ساری باتیں سیدھا دل میں اتر رہی تھیں۔ اگر اس پر عمل کیا جائے تو دنیا میں امن قائم ہو جائے۔ لیکن اس کے لئے ہر ایک کو حرکت کرنا ہوگی۔ ہر ایک کو اس پر عمل کرنا ہوگا۔

❁......ایک Real Estate Agent نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے بالکل میرے دل کی باتیں فرمائی ہیں۔ مَیں نے خلیفہ کی تقریر جو یورپین پارلیمنٹ میں فرمائی تھی وہ بھی سنی ہے اور آج کی تقریر بھی سن چکا ہوں۔ میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ آپ کی جماعت میں خلیفہ کی باتوں کا عملی نقشہ ملتا ہے۔ اگر خلیفہ کی باتوں کو ساری دنیا میں پھیلا دیا جائے اور ہر ایک اس پر عمل کرنے لگ جائے تو دنیا میں امن قائم ہو جائے۔

غرض ہر ایک نے اپنے انداز میں اپنی دلی کیفیت کا اظہار کیا اور ہر ایک حضور انور کے خطاب سے متأثر ہو کر یہاں سے رخصت ہوا۔

آخن سے فرینکفرٹ کے لئے روانگی اور بیت السبوح فرینکفرٹ میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

''مسجد منصور'' آخن کی اس افتتاحی تقریب کے بعد یہاں سے فرینکفرٹ کے لئے روانگی تھی۔

سوا نو بجے یہاں سے فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ آخن سے فرینکفرٹ کا فاصلہ 261 کلومیٹر ہے۔ قریباً سوا دو گھنٹے کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ساڑھے گیارہ بجے جماعت جرمنی کے مرکز ''بیت السبوح'' فرینکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے تو فرینکفرٹ اور جرمنی کے مختلف شہروں کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں، بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا والہانہ اور پُرجوش استقبال کیا۔ بچّے اور بچیاں ایک ہی طرز کے خوبصورت لباس میں ملبوس، مختلف گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ فرط عقیدت اور محبت سے ہر طرف ہاتھ بلند تھے اور اھلاً وسھلاً و مرحبا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں اور احباب پُرجوش انداز میں نعرے بلند کر رہے تھے۔

مکرم ادریس احمد صاحب لوکل امیر فرینکفرٹ اور مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مبلغ سلسلہ فرینکفرٹ نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والے یہ احباب فرینکفرٹ شہر کے مختلف حلقوں کے علاوہ Wiesbaden، Bad Homburg، Offenbach، Diezenbach، Gross Gerau، Hanau، Flörsheim، Eschborn اور Mörfelden کی جماعتوں سے آئے تھے۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے یہ لوگ بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے ان دو رویہ کھڑے عشّاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

گیارہ بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے جو احباب مرد و خواتین یہاں پہنچے تھے اور جن کی تعداد ایک ہزار تین صد کے لگ بھگ تھی ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز مغرب و عشاء پڑھنے کی سعادت پائی۔ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو گزشتہ چند ماہ کے دوران پاکستان سے کسی ذریعہ سے یہاں پہنچے تھے اور ان کی زندگی میں حضور انور کی اقتداء میں یہ پہلی نماز تھی۔ یہ سبھی اپنی اس خوش نصیبی پر بیحد خوش تھے اور سجدات شکر بجا لاتے تھے اور ان مبارک اور بابرکت گھڑیوں سے فیضیاب ہو رہے تھے جو ان کو ایک آب حیات عطا کر رہی تھیں۔ ان کی برسوں کی تشنگی اپنے پیارے آقا کے دیدار سے سیراب ہو رہی تھی اور یہ لمحات ان کی زندگیوں میں پہلی بار آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں اور برکتیں ہم سب کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔

24 مئی 2015ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن کو طلب فرمایا اور بعض دفتری امور اور معاملات کے حوالہ سے ہدایات دیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج صبح کے اس سیشن میں 35 فیملیز کے 137 افراد اور 48 افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی فیملیز اور افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی جماعتوں Trier، Eppelheim، Reutlingen، Hofheim، Mannheim، Bruchsal، Heusenstamm، Langen، Stuttgart، Wiesbaden، Nidda، Aalen، Dresden، Fulda، Heidelberg، Walldorf، Usingen،

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 353

مکرم ماہر المدینی صاحب

مکرم ماہر المدینی صاحب لکھتے ہیں:

میرا تعلق تیونس سے ہے جہاں میری پیدائش 1992ء میں ہوئی۔میرا تعلق بظاہر ایک مسلمان گھرانے سے ہے جو شعائرِ اسلام بجالانے کا دعویٰ کرتا تھا لیکن حقیقت میں بدعات اور خرافات کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

روحانی طبیب!!

میرے والد صاحب نے صوفیوں کی کتب پڑھیں نیز قیافہ شناسی اور قسمت کے حال جاننے کا علم حاصل کرنے کے لئے بہت سی کتب کا مطالعہ کیا اور بالآخر خود کو روحانی طبیب یا حکیم کا نام دے کر عجیب وغریب قسم کے تعویذ گنڈوں اور دم درود کا کام کرنے لگے۔والد صاحب کی اسلامی علوم سے بھی آشنائی تھی پھر بھی وہ ایسی باتوں کو خلاف شرع نہیں سمجھتے تھے بلکہ کہتے تھے کہ یہ اعلیٰ درجہ کا روحانی علم ہے۔چونکہ والد صاحب نے لمبا عرصہ صوفیوں کے ساتھ گزارا تھا اور صوفیوں میں اس طرح کی بے شمار خرافات پائی جاتی ہیں اس لئے انہوں نے صوفیوں کی اصطلاحات کو اپنے حاصل کردہ علوم کے بارہ میں استعمال کرنا شروع کر دیا تھا۔

تعویذ گنڈے کا ایک نمونہ

والد صاحب کے پاس جب کوئی مریض آتا تو والد صاحب اس سے اس کا نام، اس کی والدہ کا نام، اوراس کی تاریخِ پیدائش پوچھتے پھر اپنے مزعومہ علم کی بنا پر بتاتے کہ اسے کیا بیماری ہے؟ کیا وہ مجنون ہے یا اس پر جادو کیا گیا ہے؟ کیا اس پر جنّوں کا سایہ ہے یا اسے کسی کی نظر لگ گئی ہے؟ یہی نہیں بلکہ وہ توکبھی کبھار مریض کو یہ بتانے کی جرأت بھی کر بیٹھتے تھے کہ اس نے کتنا زندہ رہنا ہے؟ کیا کیا کام کرنا ہے؟ اور کیا اس کی شادی ہونی ہے یا نہیں؟

والد صاحب کے تحریر کردہ تعویذ مثلث اور مربع شکل کے ہوتے تھے جن میں مختلف آیات کے علاوہ میکائیل، اسرافیل، عزرائیل، جبرائیل اور طہکا کیل وغیرہ نام اور متعدد ہندسے لکھے جاتے۔

نیز کبھی ان تعویذات میں جنّوں کے لئے بھی احکام ہوتے تھے اور انہیں بعض مشکل مشکل ناموں کا واسطہ دے کر کوئی کام کرنے کے لئے کہا جاتا۔مثال کے طور پر یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں جس میں جنّوں کو ایک شخص کی حفاظت کرنے کا حکم دیا گیا ہے: اے میمون جنّ میں تجھے ’’شمہورش‘‘ اور’’ سہرورش‘‘ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں تو اس شخص کی حفاظت کرنا جسے میں تعویذ دے رہا ہوں۔

کتنی عجیب بات ہے کہ لوگ ایسی بے سروپا باتوں سے مطمئن ہوجاتے ہیں اور بجائے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے عاملوں اور پیروں کا رخ کرتے ہیں۔

قارئین کرام کے علم کی خاطر بے شمار خرافانہ امور میں سے صرف ایک مثال پیش کی گئی ہے جسے بیان کرتے ہوئے بھی انسان شرم محسوس کرتا ہے۔کیونکہ اس میں شرکیہ الفاظ اور خرافانہ سوچ کا دخل نمایاں ہے، ایسے ہتھکنڈوں سے انسان روحانیت سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور خدا سے دور ہوجاتا ہے۔

ناکام زندگی

ایسے گھرانے میں تربیت پانے کی وجہ سے دینی لحاظ سے میں کسی ایک موقف پر قائم نہ رہ سکا۔کبھی میں صوفیوں کی صف میں جا کھڑا ہوتا تو کبھی خود کو سلفی اور اخوان المسلمین کی جماعت میں شمار کرتا۔کبھی مجھے شیعوں کے خیالات پسند آتے تو کبھی میں عیسائیت کی طرف مائل ہونے لگتا۔میری زندگی ایک غیر یقینی کی صورتحال کا شکار رہی۔میں اس حالت کو روحانی طور پر مردہ حالت کا نام ہی دوں گا کیونکہ میری زندگی کا کوئی مقصد نہ تھا۔نمازیں پڑھنے کے باوجود میں گناہ کی دلدل میں پھنستا جارہا تھا۔یوں میں ایک ناکام زندگی گزار رہا تھا۔

علامات آخرزمان

میں نے ظہور امام مہدی اور نزول مسیح کے بارہ میں بھی سن رکھا تھا اور دجال وآثار قیامت کے بارہ میں بھی پڑھا تھا لیکن ان موضوعات کے بارہ میں اسلامی کتب میں نہایت عجیب وغریب امور مذکور تھے جن کے مطالعہ کے بعد مجھے نہایت پراگندہ اور خوفناک خوابیں آنے لگیں۔چونکہ ان تمام امور کا ذکر صحاح ستہ میں موجود ہے اس لئے میں مولویوں کی بتائی ہوئی ان امور کی تشریحات کو حق سمجھ کر مانتا تھا۔

جماعت سے تعارف

ایک روز میں نے ایک اخبار میں پڑھا کہ جماعت احمدیہ نامی ایک کافر جماعت ہے جو اسلام کے نام پر کافرانہ خیالات رکھتی ہے۔

مَیں احمد نامی اپنے ایک دوست کے پاس گیا اور جماعت کے بارہ میں پوچھا۔اس نے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ شاید یہ امام احمد بن حنبل کے پیروکاروں کی جماعت ہے۔میں نے کہا کہ اخبار نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ یہ جماعت ایک نئے نبی کے ظہور کا پرچار کرتی ہے، لیکن امام احمد بن حنبل نے تو نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔

نرم خوئی کا اثر

بہرحال مَیں نے خود ہی اس کے بارہ میں تحقیق کرنے کا ارادہ کیا اور جاکر مذکورہ بالا اخبار خرید کر پڑھا تو اس میں جماعت کے چینل کا بھی ذکر تھا۔میں نے یہ چینل ڈھونڈا اور فوراً اس پر فون کر کے نہایت غصیلے لہجے میں گرجتے ہوئے کہا کہ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کی آمد کا دعویٰ کس طرح کر سکتے ہو؟ اور تم اپنے چینل کو اسلامی چینل کیسے کہہ سکتے ہو اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کے ظہور کے دعویدار ہو؟

دوسری طرف سے مجھے نہایت پرسکون لہجے میں جواب دیا گیا کہ بات ویسی نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہے ہو۔نہایت نرمی اور پیار سے دیئے جانے والا جواب سن کر میرا غصہ جاتا رہا اور میں نے کہا کہ پھر مجھے اس چینل کو دیکھنا چاہئے۔اور یوں میں نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کردیا۔میں نے دیکھا کہ جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی مخالفت کی تہمت ہے وہ ہم سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، وہ ہماری زبان بولتے ہیں اور اسلام کی نصرت کے لئے دن رات کمربستہ ہیں۔یہ بات ان کے بطلان کی بجائے ان کی صداقت کی دلیل بنتی ہے۔

مخالفت سے تصدیق تک

مجھے دینی واسلامی چینلز دیکھنے کا شوق تھا۔جب جماعت احمدیہ کی صداقت کے بارہ میں میرے ذہن میں سوال پیدا ہونے لگے تھے اسی عرصہ میں ایک دن میں نے ’’قناۃ الناس‘‘ نامی ایک چینل پر ایک سلفی مولوی کو جماعت احمدیہ کے خلاف ایک پروگرام پیش کرتے ہوئے دیکھا۔اس نے نہ صرف جماعت کے عقائد کے متعلق نازیبا زبان استعمال کی بلکہ جماعت کے بانی کو نہایت قبیح الزامات کا نشانہ بنایا۔میری خوش قسمتی تھی کہ میں ایم ٹی اے پر اس سے قبل ہی بانیٔ جماعت احمدیہ کے اللہ تعالیٰ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے بارہ میں نہایت پُرتاثیر وپُرمعرفت روح پرور اقتباسات سن چکا تھا، چنانچہ سلفی مولوی کے الزامات سنتے ہی میرے دل نے کہا کہ یہ سراسر جھوٹ ہے کیونکہ اس قدر عارفانہ خیالات اور دقائق ایسی گندی صفات والے شخص کے ذہن میں آہی نہیں سکتے تھے جن کا ذکر مولوی صاحب فرمارہے تھے۔

اعلان احمدیت

انہی ایام میں مَیں نے ایم ٹی اے پر پروگرام الحوار المباشر کی ایک قسط دیکھی جس میں عیسائیوں کے ساتھ بحث ہورہی تھی۔احمدیوں کے دفاعِ اسلام کے جذبہ نے میرے اندر بھی جوش پیدا کردیا اور میں نے اس پروگرام میں فون کر کے کچھ معروضات پیش کیں۔چونکہ میں نے اپنی فون کال میں جماعت کے موقف کی تائید کی تھی اس لئے کچھ عرصہ کے بعد مجھے ایم ٹی اے کی جانب سے فون کالز آنے لگیں۔میرے پاس جماعت کی صداقت کا انکار کرنے کے لئے کوئی حجت نہ تھی۔جب کال کرنے والوں نے مجھے جماعت کی صداقت کا قائل دیکھا تو بیعت کرنے کا کہا۔لیکن میں نے ان کی بات نہ مانی، تاہم میں نے اپنے اہل خانہ اور دوستوں کو کہہ دیا کہ میں احمدی ہوں۔

مخالفت اور بیعت

میرا احمدی ہونے کا اعلان کرنا تھا کہ شدید مخالفت کا طوفان کھڑا ہوگیا۔میرے اہل خانہ نے بہت دباؤ ڈالا اور احمدیت سے کنارہ کش ہونے کا کہا۔ان کے اصرار کی وجہ یہ تھی کہ وہ سمجھتے تھے کہ مجھے اس جماعت سے تعلق کی وجہ سے جیل میں بند کردیا جائے گا۔

دوسری جانب میرے دوستوں نے بھی بار بار کہا کہ یہ کفرِ صریح ہے اس لئے اسے چھوڑ دو۔انہوں نے کہا کہ کیا یہ ہوسکتا ہے کہ عالم اسلام کے تمام علماء جھوٹے ہوں اور سچ صرف اس جماعت کے پاس ہو جو آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔بہرحال ہر طرف سے دباؤ دیکھ کر میں کمزوری کا شکار ہوگیا اور نہ چاہتے ہوئے بھی میں سلفیوں کے ساتھ جاملا۔لیکن میں ایسی منافقت کی زندگی زیادہ دیر نہ گزار سکا۔میرا ضمیر ملامت کرنے لگا اور ایم ٹی اے کی محبت مجھے دوبارہ اسے دیکھنے پر مجبور کرنے لگی۔میں نے دوبارہ ایم ٹی اے دیکھنا شروع کردیا۔اس بار میں سلفیوں کے اعتراضات کو سامنے رکھ کر ایم ٹی اے دیکھتا تھا اور جماعت کے جوابات سننے سے ہر شبہ زائل ہوتا جاتا تھا۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے انشراح صدر عطا فرمایا اور اس دفعہ مجھے بیعت کا فیصلہ کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔اور اس بار میں نے مزید تاخیر کئے بغیر مارچ 2011ء میں بیعت کا خط ارسال کردیا۔

تسلی بخش رؤیا

بیعت کے بعد میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ جماعت کی ایک مسجد میں موجود ہوں۔میرے والد صاحب وہاں جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دیکھتے ہیں تو مجھے گالیاں دیتے ہوئے زبردستی وہاں سے لے کر جماعت کے دشمنوں کی مسجد میں لے جاتے ہیں۔ہم وہاں پہنچ کر دیکھتے ہیں کہ اعداءِ احمدیت کی مسجد کھنڈر کا منظر پیش کررہی ہے۔میں یہ منظر دیکھ کر وہاں سے بھاگ کر احمدیہ مسجد میں آجاتا ہوں جہاں لوگوں کی تعداد اگرچہ کم ہے لیکن ایک عجیب سکون اور اطمینان ہے۔حضور انور مسجد میں درس ارشاد فرماتے ہیں۔درس کے دوران حضور انور ایدہ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرماتے ہیں تو لوگ روتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا شروع کردیتے ہیں۔پھر جب حضور انور کی نظر مجھ پر پڑتی ہے تو اپنے نورانی چہرہ مبارک کے ساتھ میری طرف تشریف لاتے ہیں۔میں حضور انور کی خدمت میں اس فعل پر معذرت پیش کرتا ہوں جو میرے والد صاحب سے حضور انور کی مجلس میں سرزد ہوا۔یہ سن کر حضور انور خوش ہو جاتے ہیں اور میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

اس رؤیا سے میری مزید تسلی ہوگئی اور انشراح صدر ہوگیا۔

بیعت کے بعد محبت کا انداز

پھر میرا اپنے ملک کے افراد جماعت سے رابطہ ہوگیا۔ان کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت اور میرے لئے محبت دیکھ کر بہت متأثر ہوا۔ان کے ساتھ نماز پڑھی تو میں زندگی میں پہلی بار نماز میں رویا۔**قبولِ احمدیت کے بعد میری خدا تعالیٰ سے محبت میں بہت زیادہ اضافہ ہوا۔**

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مجھے عشق کی حد تک محبت ہے۔بیعت کے بعد جب میں نے پہلی مرتبہ اپنے کمپیوٹر کی سکرین پر حضور علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو بے اختیاری میں اس کے بوسے لینے لگ گیا۔پھر جب ٹی وی پر آپ کو دیکھا تو وفور محبت سے میری آنکھیں ساون برسانے لگ گئیں۔

دعا ہے کہ احمدیت ہر ملک میں پھیل جائے اور دنیا کے تمام لوگ خلافت کے سائے میں آجائیں کیونکہ یہی حقیقی اسلام ہے۔آمین۔

..........................(باقی آئندہ)

جماعت احمدیہ گیمبیا (مغربی افریقہ) کے 39 ویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب اور بابرکت انعقاد

حضور انور ایدہ اللہ کی شفقت سے لندن سے مکرم ابراہیم اخلاف صاحب کی بطور مرکزی نمائندہ جلسہ میں شرکت۔

مختلف موضوعات پر علمی و تربیتی تقاریر۔ علاقہ کی سیاسی، سماجی اور مذہبی اہم شخصیات کی جلسہ میں شرکت اور جماعت احمدیہ کی خدمات پر خراج تحسین۔ آٹھ ہزار سے زائد افراد جلسہ میں شامل ہوئے۔ پریس اور میڈیا میں جلسہ کی کوریج۔

رپورٹ: سید سعید الحسن شاہ۔ (نائب امیر اول و مبلغ انچارج دی گیمبیا)

گیمبیا (مغربی افریقہ) ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کی کل آبادی پندرہ لاکھ کے قریب ہے۔ گیمبیا میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کئی الہامات پورے ہوئے۔ مثلاً: پہلے گورنر جنرل سر ایف۔ ایم سنگھاٹے کے ذریعے یہ الہام پورا ہوا کہ ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے''۔ احمدیت کا پودا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں (ساٹھ کی دہائی میں) لگا۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ایک تناور درخت بن چکی ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے سارے ملک میں اب احمدیہ ہسپتال اور سکولز عزت کا نشان ہیں۔

جماعت احمدیہ گیمبیا ہر سال بڑے اہتمام سے جلسہ سالانہ کا انعقاد کرتی ہے۔ امسال جلسہ سالانہ 10 تا 12 اپریل 2015ء بڑی کامیابی سے منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ نصرت جہاں سکیم کے تحت بننے والے پہلے ہائی سکول ''نصرت سینئر سیکنڈری سکول'' (بنڈونگ) بانجل میں عرصۂ دراز سے منعقد ہو رہا تھا۔ تاہم بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر وسیع و عریض رقبے پر مشتمل ''مسرور سینئر سیکنڈری سکول'' کے احاطہ میں گزشتہ دو سالوں سے جلسہ سالانہ کا انعقاد ہو رہا ہے۔ ''مسرور سینئر سیکنڈری سکول'' ہیومینٹی فرسٹ کے زیر انتظام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت نام پر ساری دنیا میں جاری ہونے والا پہلا ہائی سکول ہے۔ اس کا سنگ بنیاد 2005ء میں ملک کی وائس پریذیڈنٹ محترمہ عائشۂ نجائی سیڈی نے رکھا۔ 2005ء سے تدریس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سکول کا شمار ملک کے بہترین سکولوں میں ہو رہا ہے۔

سکول کے احاطہ کا رقبہ 58 ایکڑ سے زائد ہے۔ جلسہ کی تیاری حسب روایت کئی ماہ پہلے سے شروع ہو چکی تھی۔ جلسہ سالانہ کمیٹی نے ہفتہ وار اپنے اجلاسات منعقد کئے۔ وقارعمل جماعت کی امتیازی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ نے کئی ماہ قبل وقارعمل کا آغاز کیا۔ جھاڑیوں کو کاٹ کر جلسہ گاہ تیار کیا۔ یہ کام آسان نہ تھا۔ گزشتہ سال رہائش کے لئے تمام کلاس رومز لجنہ کو دیئے گئے تھے اور مردوں کے لئے مارکیز کا بندوبست کیا گیا۔ امسال مرد و خواتین کے لئے چالیس میٹر لمبے اور بیس میٹر چوڑے ٹینٹ تیار کئے گئے۔ اس طرح رہائش کے مسئلہ کو حل کیا گیا۔ لیکن مہمانوں کی کثرت کے باعث بعض احباب نے جلسہ گاہ میں ہی رات گزارنے کو ترجیح دی۔ بعض مہمانان کو گھروں میں ٹھہرانے کا انتظام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام میزبانوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے قیام و طعام کا بڑے اخلاص سے انتظام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

دفاتر کے لئے چھوٹے سائز کے خیمہ جات نصب کئے گئے۔ جلسہ میں شمولیت کے دعوت نامے اخبارات میں چھپوائے گئے۔ اور بعض ریڈیو چینلز پر کئی دن پہلے سے انگریزی، عربی اور مقامی زبانوں میں جلسہ میں شمولیت کے لئے اعلان کئے گئے۔ اسی طرح دارالحکومت اور ملک کے مختلف حصوں میں جلسہ سالانہ کے عربی اور انگریزی پوسٹرز دیواروں پر آویزاں کئے گئے تھے۔ جماعت کی ایک ٹیم نے بھی ملک کی اہم شخصیات سے رابطے کیے اور جلسے کی دعوت دی۔ اس دفعہ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم محمد ابراہیم اخلاف صاحب کو مرکزی نمائندہ کے طور پر بھجوایا۔ مکرم ابراہیم اخلاف صاحب عرب ہیں اور عرب ڈیسک یوکے کے انچارج ہیں۔ اُن کی آمد کا یہاں پر بڑا ہی خوشگوار اور گہرا اثر ہوا کیونکہ یہاں مولویوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ احمدیت کا تعلق صرف پاکستان سے ہے اور عربوں میں کوئی بھی احمدی نہیں ہے۔ ملک کے باقی حصوں میں ایریا (area) مشنریز نے گورنرز، چیفس وغیر تمام احباب کو بھرپور طریقے سے جلسہ کی دعوت دی۔

جلسہ سالانہ سے ایک دن قبل بروز جمعرات مکرم امیر صاحب گیمبیا نے مکرم ابراہیم اخلاف صاحب کے ہمراہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ کیا۔ اختتام پر مکرم ابراہیم اخلاف صاحب نے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹس کو نصائح کیں اور کارکنان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کا خاص خیال رکھنے کی تلقین کی۔ نیز ڈیوٹی دینے والوں کو نمازوں کی پابندی کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اختتامی دعا کے بعد نماز مغرب و عشاء جمع کر کے ادا کی گئیں۔

جلسہ گاہ کو اور سٹیج کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ اس دفعہ جلسہ کا مرکزی عنوان ''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بطور رحمۃ للعالمین'' تھا۔

مہمانوں کی آمد جلسہ سالانہ سے دو دن قبل بدھ سے ہی شروع ہو گئی تھی۔ مختلف علاقوں سے آنے والے مہمانوں کا ذوق و شوق قابل دید تھا۔ نومبائعین کی ایک بہت بڑی تعداد پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہو رہی تھی ان کے لئے ہر چیز نئی تھی۔ ہمسایہ ملک گنی بساؤ اور سینیگال کے علاوہ یوکے سے بھی وفود شامل ہوئے۔ سینیگال کا وفد امیر و مبلغ انچارج صاحب کی زیر قیادت اور گنی بساؤ کا وفد مکرم مبلغ انچارج صاحب کی قیادت میں آیا۔

جلسہ کا پہلا دن

10 اپریل 2015ء بروز جمعۃ المبارک جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لندن سے براہ راست خطبہ جمعہ ایم ٹی اے پر سنا۔ ایم ٹی اے کا انتظام

مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ میں کیا گیا تھا۔ اس ذریعہ سے بکثرت غیر از جماعت احباب بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک چہرہ کی زیارت سے مشرّف ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے بعد مقامی طور پر خطبہ دیا گیا۔ خاکسار نے خطبہ جمعہ میں اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نماز باجماعت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ نیز جلسہ سالانہ کے ایام میں نماز کا خاص طور پر اہتمام کرنے کی تلقین کی کیونکہ جلسہ سالانہ کا ایک مقصد روحانیت میں ترقی کرنا ہے۔ آخر پر خاکسار نے جلسہ سالانہ کی اہمیت، غرض و غائت اور مختصر تاریخ بیان کی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک نمائش بھی لگائی جاتی ہے جو جماعتی تاریخ، شہدائے احمدیت، کتب سلسلہ کے تعارف، قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم نیز مختلف جماعتی اداروں کی تصویر پیش کرتی ہے۔ نمازِ جمعہ کے بعد مکرم ابراہیم اخلاف صاحب نے نمائش کا افتتاح کیا۔ یہ نمائش لارڈ ایوبری لائبریری میں لگائی گئی تھی۔ لارڈ ایوبری برطانیہ کی مشہور شخصیت ہیں۔ آپ انسانی حقوق کے لئے نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ مکرم لارڈ ایوبری نے حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک سے پیس ایوارڈ بھی حاصل کیا تھا۔ یہ لائبریری مسرور سینئر سیکنڈری سکول میں سائنسی کتب پر مشتمل ہے۔ اس موقعہ پر گورنر LRR ریجن، چیف آف فونی، بھی موجود تھے۔ مکرم ابراہیم اخلاف صاحب نے مکرم امیر صاحب کے ساتھ نمائش کا معائنہ کیا اور اسے سراہا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے قومی پرچم لہرایا اور مرکزی نمائندہ مکرم ابراہیم اخلاف صاحب نے جماعتی پرچم لہرایا۔

پہلے سیشن کا آغاز تقریباً 5 بجے مکرم ابراہیم اخلاف صاحب کے زیر صدارت ہوا۔ ابتدائی کلمات میں آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جس طرح محبت کی ہے وہ فقید المثال ہے۔ اسی طرح عربوں سے بھی بہت زیادہ محبت کا اظہار کیا ہے۔ نیز پچیس کے قریب کتب عربی زبان میں لکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے عرب دنیا میں آپ کے زمانہ میں کئی جان نثار عطا فرمائے اور موجودہ زمانے میں بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ ہزاروں عرب احمدیت کی آغوش میں روحانی مائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ پہلے دور میں یعنی اسلام کے دور اوّل میں عربوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ وہ دنیا کے استاد بنیں اور اب فارسی الاصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں استاد بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی۔

مکرم امیر صاحب نے اس موقع پر کہا کہ ہر شخص کا ایک مطمح نظر ہوتا ہے اور مومن کا مطمح نظر اللہ کا پیار حاصل کرنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرنے سے ہم اس کو حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے تمام دنیا کے مسائل کا حل اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں قرار دیا۔

مہمانوں کے تأثرات

اس کے بعد معزز مہمانوں کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا گیا۔

گورنر LRR Honourable Salif Pouya نے جماعت احمدیہ کو خدمت انسانیت کا نشان قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگر خدمت انسانیت کی کسی نے مثال دیکھنی ہو تو احمدیت کو دیکھے۔

چیف آف فونی کنسلر نے اپنے علاقے میں واقع احمدیہ مڈل سکول کی تعریف کی اور مطالبہ کیا کہ اب اسے ہائی سکول بنا دیا جائے۔

مختلف علاقوں کے الکالی گاؤں کے سربراہوں یا نمبرداروں نے تعلیم اور صحت کے ساتھ ساتھ دین سکھانے کے سلسلہ میں جماعت کے کردار کو اجاگر کیا اور کہا کہ

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جماعت کے آغاز میں مالی دقّت اور بعد میں کشائش کے عطا ہونے، لنگر خانہ کے اخراجات پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت و تائید، صحابہ کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے والہانہ محبت، حضور علیہ السلام کی قادیان سے محبت اور دوسرے متفرق امور سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بیان فرمودہ واقعات کے حوالہ سے ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22رمئی 2015ء بمطابق 22ہجرت 1394ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (الحجرات:13) کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو، بچا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ اس بارے میں فرمایا کہ: ’’فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنون فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے۔ اگر نیک ظن کرے تو پھر کچھ دینے کی توفیق مل جاتی ہے۔ جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزل مقصود پر پہنچنا مشکل ہے‘‘۔ فرمایا: ’’بدظنی بہت بری چیز ہے۔ انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 375۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ:

’’دوسرے کے باطن میں ہم تصرف نہیں کر سکتے‘‘ (یعنی کسی کے دل تک ہماری پہنچ نہیں ہو سکتی) ’’اور اس طرح کا تصرف کرنا گناہ ہے۔ انسان ایک آدمی کو بدخیال کرتا ہے اور پھر آپ اس سے بدتر ہو جاتا ہے۔......سُوءِ ظن جلدی سے کرنا اچھا نہیں ہوتا۔‘‘ (بدظنی میں جلدی کرنا اچھا نہیں ہوتا)۔ ’’تصرف فی العباد ایک نازک امر ہے‘‘۔ (یعنی یہ خیال کرنا کہ ہماری لوگوں کے دلوں تک پہنچ ہے یہ بہت حساس معاملہ ہے بہت نازک چیز ہے۔) کیوں نازک اور حساس ہے؟ فرمایا اس لئے کہ ’’اس نے بہت سی قوموں کو تباہ کر دیا کہ انہوں نے انبیاء اور ان کے اہل بیت پر بدظنیاں کیں۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 569-568۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور پھر جیسا کہ پہلے فرمایا پھر خدا تعالیٰ پر بھی بدظنی شروع ہو جاتی ہے۔

ایسے ہی بدظنی کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض واقعات بیان فرما رہے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں نے انبیاء اور اہل بیت پر بدظنّیاں کیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے زمانے میں اس کا سب سے بڑا زیادہ سامنا کرنا پڑا۔ چنانچہ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’مجھے اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے اور اسی نے اپنی تائید اور نصرت کو ہمیشہ میرے شامل حال رکھا ہے اور سوائے ایک نابینا اور مادرزاد اندھے کے اور کوئی نہیں جو اس بات سے انکار کر سکے کہ خدا نے ہمیشہ آسمان سے میری مدد کے لئے فرشتے نازل کئے‘‘۔ اعتراض کرنے والوں کو فرما رہے ہیں کہ ’’پس تم اب بھی اعتراض کر کے دیکھ لو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ان اعتراضات کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ اس قسم کے اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی کئے گئے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب کسی نے ایسا ہی اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا (یعنی چندہ دینے کے بارے میں) کہ تم پر حرام ہے کہ آئندہ سلسلے کے لئے ایک حبّہ بھی بھیجو پھر دیکھو کہ خدا کے سلسلے کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے‘‘۔ فرمایا: ’’میں بھی ان لوگوں کو اسی طریق پر کہتا ہوں کہ تم پر حرام ہے کہ آئندہ ایک پیسہ بھی سلسلہ کی مدد کے لئے دو۔‘‘ (جو اعتراض کرتے ہیں کہ غلط رنگ میں پیسہ خرچ کیا جاتا ہے اور خلیفہ وقت اس کو غلط خرچ کرتا ہے۔ ان کو فرمایا کہ) ’’گو میری عادت نہیں کہ میں سخت لفظ استعمال کروں مگر میں کہتا ہوں کہ اگر تم میں ذرہ بھی شرافت باقی ہو تو اس کے بعد ایک دمڑی تک سلسلہ کے لئے نہ دو اور پھر دیکھو سلسلہ کا کام چلتا ہے یا نہیں چلتا۔ اللہ تعالیٰ غیب سے میری نصرت کا سامان پیدا فرمائے گا اور غیب سے ایسے لوگوں کو الہام کرے گا جو مخلص ہوں گے اور جو سلسلہ کے لئے اپنے اموال قربان کرنا باعث فخر سمجھیں گے‘‘۔ آپ فرماتے ہیں: ’’کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے اسی مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے‘‘۔ (یعنی اپنی اولاد کے بارے میں جو آپ کے پانچ بچے ہیں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے) ’’کہ مقبرے میں دفن ہونے کے بارے میں میرے اہل و عیال کی نسبت خدا تعالیٰ نے استثناء رکھا ہے‘‘۔ (حضرت ام المومنین اور آپ کے پانچ بچے) ’’اور وہ وصیت کے بغیر بہشتی مقبرے میں داخل ہوں گے اور جو شخص اس پر اعتراض کرے گا وہ منافق ہوگا‘‘۔ فرماتے ہیں ’’اگر ہم لوگوں کا روپیہ کھانے والے ہوتے تو امتیازی نشان کیوں قائم فرماتا اور بغیر وصیت کے ہمیں مقبرہ بہشتی میں داخل ہونے کی کیوں اجازت دیتا۔ پس جو ہم پر حملہ کرتا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حملہ کرتا ہے اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حملہ کرتا ہے وہ خدا پر حملہ کرتا ہے۔ مجھے خوب یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ باغ میں گئے اور فرمایا مجھے یہاں چاندی کی بنی ہوئی قبریں دکھلائی گئی ہیں اور ایک فرشتہ مجھے کہتا ہے کہ یہ تیری اور تیرے اہل و عیال کی قبریں ہیں اور اسی وجہ سے وہ قطعہ آپ کے خاندان کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ گو یہ خواب اس طرح چھپی ہوئی نہیں۔‘‘ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ خواب اس طرح چھپی ہوئی نہیں ’’لیکن مجھے یاد ہے کہ آپ نے اسی طرح ذکر فرمایا۔ پس خدا نے ہماری قبریں بھی چاندی کی کر کے دکھا دیں اور لوگوں کو بتا دیا کہ تم تو کہتے ہو یہ اپنی زندگی میں لوگوں کا روپیہ کھاتے ہیں اور ہم تو ان کے مرنے کے بعد بھی لوگوں کو ان کے ذریعہ سے فیض پہنچائیں گے‘‘۔ یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم فیض پہنچائیں گے۔ ’’پس اللہ تعالیٰ ہماری مٹی کو بھی چاندی بنا رہا ہے اور تم اعتراضات سے اپنی چاندی کو بھی مٹی بنا رہے ہو۔‘‘

فرماتے ہیں کہ ’’چونکہ منافق عام طور پر پوشیدہ باتیں کرنے کا عادی ہوتا ہے اس لئے میں نے کھلے طور پر ان باتوں پر روشنی ڈال دی ہے ورنہ مجھے اس بات سے سخت شرم آتی ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے لئے کچھ چندہ دوں اور پھر کہتا پھروں کہ میں نے اتنا چندہ دیا ہے۔‘‘ مگر چونکہ آپ کے زمانے میں یہ ایک سوال اٹھایا گیا جیسا کہ میں نے کہا آپ کو سب سے زیادہ مخالفین اور منافقین کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ گو اِکّا دُکّا اب بھی سوال اٹھاتے رہتے ہیں لیکن اس زمانے میں بہت شدت تھی۔ فرمایا کہ ’’چونکہ ایک سوال اٹھایا گیا تھا اس لئے مجھے مجبوراً بتانا پڑا کہ اگر اپنے تمام خاندان کا چندہ ملا لیا جائے تو اس رقم سے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ میں نے کھا لی پانچ گنا زیادہ رقم ہم چندے میں دے چکے ہیں اور جو رقم صرف میرے اہل و عیال کی طرف سے خزانے میں داخل ہوئی ہے وہ بھی اس سے زیادہ ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ کوئی عقلمند یہ تسلیم نہیں کرے گا کہ ہم نے پانچ گنا زیادہ رقم اس لئے خرچ کی تا اس کا پانچواں حصہ کسی طرح کھا جائیں۔ پس ان لوگوں کو جو یہ اعتراض کرتے ہیں خدا تعالیٰ کا خوف کرنا چاہئے اور اس وقت سے پیشتر اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہئے جبکہ ان کا ایمان اڑ جائے اور وہ دہریہ اور مرتد ہو کر مریں‘‘۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 188-189)

بہرحال جیسا کہ میں نے کہا ایسے لوگ ہر زمانے میں ہوتے ہیں لیکن آپ کو بہت زیادہ سامنا

کرنا پڑا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی یہ اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوا۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ”وہ لوگ جو ہم سے علیحدہ ہو گئے ہیں ان میں اپنے بھائیوں پر بدظنی کرنے کی عادت تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ حضرت صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی نسبت کہہ گزرے کہ آپ جماعت کا روپیہ اپنے ذاتی مصارف پر خرچ کر لیتے ہیں۔ حضرت صاحب کو آخری وقت میں یہ بات معلوم ہو گئی تھی۔“ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے آخری زندگی کے دنوں میں یہ بات معلوم ہو گئی تھی ”اور آپ نے مجھے فرمایا (یعنی حضرت مصلح موعود کو) کہ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ لنگر کے لئے جو روپیہ آتا ہے اسے میں اپنے ذاتی مصارف میں خرچ کر لیتا ہوں مگر ان کو معلوم نہیں کہ لوگ جو میرے لئے نذروں کا روپیہ لاتے ہیں (یعنی اس بات کے لئے لاتے ہیں کہ آپ نے ذاتی طور پر خرچ کرنی ہے) میں تو اس میں سے بھی لنگر کے لئے خرچ کرتا ہوں“۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ”مَیں آپ کے منی آرڈر لایا کرتا تھا اور مجھے خوب معلوم ہے کہ لنگر کا روپیہ بہت تھوڑا آیا کرتا تھا اور اتنا تھوڑا آیا کرتا تھا کہ اس سے خرچ نہ چل سکتا تھا۔ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا تھا کہ اگر میں لنگر کا انتظام ان لوگوں کے سپرد کر دوں (یعنی جو اعتراض کرنے والے ہیں یا اپنے آپ کو انجمن کے سرکردہ سمجھتے ہیں) تو یہ کبھی اس کے اخراجات کو پورا نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اب تک بدظنی کا خمیازہ بھگتا جا رہا ہے کہ لنگر کا فنڈ ہمیشہ مقروض رہتا ہے“۔

(ماخوذ از الحکم جوبلی نمبر 28 دسمبر 1939ء صفحہ 13 جلد 42 نمبر 31 تا 40)

ایک لمبا عرصہ اس بدظنی کا خمیازہ وہ لوگ جو سمجھتے تھے کہ ہم بڑا اچھا انتظام چلا سکتے ہیں وہ بھگتتے رہے اور انجمن بھی مقروض رہی۔ لیکن کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں بھی جماعت کے ساتھ تھیں۔ اب جو جماعت کو کشائش ہے یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا نتیجہ ہے۔ یہ کسی کی ذاتی کوشش نہیں ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لنگر بھی دنیا کے ہر ملک میں چل رہا ہے۔

پھر ایک واقعہ جس کا تعلق روحانیت کے ساتھ ہے۔ انبیاء کی زندگی اور ان کے بعد کی زندگی، انبیاء کے زمانے میں جماعت کی حالت اور ان کے بعد جماعت کی حالت سے جس کا تعلق ہے وہ بھی بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی دنیا میں اس لئے بھیجتا ہے کہ دنیا میں جو روحانی انحطاط شروع ہو چکا ہے اس کی اصلاح کرے۔ جو روحانی طور پر گراوٹ لوگوں میں آ گئی ہے اس کی اصلاح کرے۔ انبیاء اس لئے آتے ہیں اور لوگوں کو روحانی ترقیات تک لے کر جاتے ہیں۔ گو جب انبیاء کے ماننے والوں کی تعداد بڑھنے لگتی ہے تو ان کے ماننے والوں کو روحانی ترقیات کے ساتھ ساتھ مادی ترقیات بھی ملتی ہیں لیکن مادی اور دنیاوی ترقیات کے معیار نبی کی زندگی کے بعد بہت بڑھ جاتے ہیں۔ یہی ہم دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے انبیاء کی زندگی میں بھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں بھی۔ تاہم روحانی ترقی کے لحاظ سے نبی کا زمانہ جو اپنا مقام رکھتا ہے وہ بعد میں آنے والا زمانہ نہیں رکھ سکتا۔ روحانی ترقی نبی کے زمانے میں بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے اور مادی ترقی بہت کم۔ بعد میں دنیاوی ترقی ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ملتی ہے لیکن روحانیت میں کمی ہو جاتی ہے۔

اس بات کی ایک جگہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضاحت فرمائی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک واقعہ بیان فرمایا۔ فرماتے ہیں کہ ”نبی کی وفات کے معاً بعد سے روحانی لحاظ سے رات کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے لیکن جسمانی لحاظ سے نبی کی وفات طلوع فجر پر دلالت کرتی ہے اور معاً بعد سے طلوع آفتاب یعنی ظاہری کامیابیوں کا نظارہ نظر آنا شروع ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوا۔ ایسا ہی مسیح ناصری اور موسیٰ کے زمانے میں ہوا اور ایسا ہی اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہوا۔ آپ کے زمانے میں جو آخری جلسہ ہوا اس میں سات سو آدمی جمع ہوئے تھے“۔ (اور اس وقت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا وہ سننے کے قابل ہے۔) حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ”مجھے یاد ہے آپ سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے تو ریتی چھلّہ میں جہاں بڑ کا درخت ہے وہاں لوگوں کی کثرت اور ان کے اژدہام کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا کام ختم ہو چکا ہے کیونکہ اب غلبے اور کامیابی کے آثار ظاہر ہو گئے ہیں۔ پھر آپ بار بار احمدیت کی ترقی کا ذکر کرتے اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو کس قدر ترقی بخشی ہے۔ اب تو ہمارے جلسے میں سات سو آدمی شامل ہونے کے لئے آ گئے ہیں۔ (یعنی اس وقت آپ نے فرمایا کہ اتنے آدمی آ گئے ہیں لگتا ہے اب میرا کام ختم ہو گیا۔) ”یہ اتنی بڑی کامیابی ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ جس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا تھا وہ پورا ہو چکا ہے اب احمدیت کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔“ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 340)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں یہ تھا آپ کا توکّل اور اللہ تعالیٰ پر یقین۔ جب سات سو آدمی جلسے پر آ گئے تو آپ نے فرما دیا کہ اب اتنی تعداد ہو گئی کہ احمدیت کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں احمدیت پہنچی ہوئی ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ جب لنگر خانے کا خرچہ بڑھا اور کثرت سے قادیان میں مہمان آنے شروع ہو گئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خاص طور پر یہ فکر پیدا ہو گیا کہ اب ان اخراجات کے پورا ہونے کی کیا صورت ہوگی۔ مگر اب یہ حالت ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ایک احمدی لنگر خانے کا سارا خرچ دے سکتا ہے۔ (اب یہ حضرت مصلح موعود کے زمانے کی بات ہے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مزید وسعت پیدا ہو چکی ہے۔)

فرماتے ہیں ”جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زلزلے کے متعلق اپنی پیشگوئیوں کی اشاعت فرمائی تو قادیان میں کثرت سے احمدی دوست آ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی دوستوں سمیت باغ میں تشریف لے گئے اور وہاں خیموں میں رہائش شروع کر دی۔ چونکہ ان دنوں قادیان میں زیادہ کثرت سے مہمان آنے لگ گئے تھے۔ ایک دن آپ نے ہماری والدہ سے فرمایا کہ اب تو روپے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ (بہت زیادہ اخراجات شروع ہو گئے ہیں۔) میرا خیال ہے کہ کسی سے قرض لے لیا جائے۔ (یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔) کیونکہ اب اخراجات کے لئے کوئی روپیہ پاس نہیں رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ ظہر کی نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو اس وقت مسکرا رہے تھے۔ واپس آنے کے بعد پہلے آپ کمرے میں تشریف لے گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد باہر نکلے اور والدہ سے فرمایا کہ انسان باوجود خدا تعالیٰ کے متواتر نشانات دیکھنے کے بعض دفعہ بدظنی سے کام لیتا ہے۔ میں نے خیال کیا تھا کہ لنگر کے لئے روپیہ نہیں۔ اب کہیں سے قرض لینا پڑے گا مگر جب میں نماز کے لئے گیا تو ایک شخص جس نے میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ آگے بڑھا اور اس نے ایک پوٹلی میرے ہاتھ میں دے دی۔ میں نے اس کی حالت دیکھ کر سمجھا کہ اس میں کچھ پیسے ہوں گے۔ (بھاری تھی اس لئے coins کی وجہ سے سکّوں کی وجہ سے اس میں وزن آ گیا اور چند پیسے ہوں گے) مگر جب گھر آ کر اسے کھولا تو اس میں سے کئی سو روپیہ نکل آیا۔ اب دیکھو وہ روپیہ آج کل کے چندوں کے مقابلے میں کیا حیثیت رکھتا تھا۔ آج اگر کسی کو کہا جائے کہ تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کا ایک دن نصیب کیا جاتا ہے بشرطیکہ تم لنگر کا ایک دن کا خرچ دے دو تو وہ کہے گا ایک دن کا خرچ نہیں تم مجھ سے سارے سال کا خرچ لے لو لیکن خدا کے لئے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کا ایک دن دیکھنے دو۔ مگر آج کسی کو وہ بات کہاں نصیب ہو سکتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں قربانی کرنے والوں کو نصیب ہوئی۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 341)

بیشک قربانیاں بڑھ گئیں لیکن اس زمانے کا ایک اپنا مقام تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے قرآن پر ایک چھوٹا سا نوٹ تحریر کیا جو ان قلبی کیفیات کو خوب ظاہر کرتا ہے جو نبی کے زمانے دیکھنے والوں کے اندر پائی جاتی ہیں۔ میں نے سَلَامٌ پر نوٹ لکھا ہے۔ یعنی اس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔ سورۃ القدر کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آہ! مسیح موعود کا وقت۔ اس وقت تھوڑے تھے۔ (یہ نوٹ لکھا ہوا تھا) آہ! مسیح موعود کا وقت۔ اس وقت تھوڑے تھے مگر امن تھا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑی ترقیات دی ہیں مگر یہ ترقیات اس زمانے کا کہاں مقابلہ کر سکتی ہیں جو مسیح موعود کا زمانہ تھا۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 340)

بیشک آج دنیوی لحاظ سے لوگ ہماری بات زیادہ سنتے ہیں۔ زیادہ لوگوں تک ہماری پہنچ ہے۔ بڑے بڑے سیاستدانوں تک اور حکومتوں تک کو بھی ہم بات سنا دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے لحاظ سے مالی طور پر بھی جماعت زیادہ مضبوط ہے۔ آج ایک ایک آدمی جتنا چندہ دیتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں سال بلکہ دو سال میں بھی اتنا چندہ نہیں آتا تھا مگر اس کے باوجود یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ زمانہ اس زمانے سے بہتر ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بن سکتے ہیں۔ گو وہ زمانہ تو نہیں دیکھ سکتے۔ اگر ہمارے اندر یہ جذبہ اور جوش پیدا ہو جائے کہ ہم نے آپ کے مشن کی تکمیل میں اسی طرح اخلاص اور وفا سے کام کرنا ہے۔ جو آپ روح پھونکنا چاہتے تھے اور اس روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کرنی ہے جو آپ نے اپنے صحابہ میں پیدا کی۔

حضرت مصلح موعود کے بعض اور حوالے بھی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں اور آپ کے زمانے سے ہی متعلق ہیں وہ پیش کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کا جو عشق تھا اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ”ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔ آپ کے دیکھنے والوں کو آپ سے جو محبت تھی اس کا اندازہ وہ لوگ نہیں کر سکتے جو بعد میں آئے یا جن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں عمر چھوٹی تھی۔ (آپ کے زمانہ میں تھے لیکن عمر چھوٹی تھی، اتنا شعور نہیں تھا۔) فرمایا ”مگر مجھے خدا تعالیٰ نے ایسا دل دیا تھا کہ میں بچپن سے ہی ان باتوں کی طرف متوجہ تھا۔ میں نے ان لوگوں کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کا اندازہ لگایا ہے جو آپ کی صحبت میں رہے۔ میں نے سالہا سال ان کے

متعلق دیکھا ہے کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جدائی کی وجہ سے اپنی زندگی میں کوئی لطف محسوس نہ ہوتا تھا اور (حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد) دنیا میں کوئی رونق نظر نہ آتی تھی۔ فرمایا کہ حضرت خلیفہ اول جن کے حوصلے کے متعلق جو لوگ واقف ہیں جانتے ہیں کہ کتنا مضبوط اور قوی تھا۔ وہ اپنے غموں اور فکروں کو ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے مگر انہوں نے کئی دفعہ جبکہ آپ اکیلے ہوتے اور کوئی پاس نہ ہوتا مجھے کہا میاں! جب سے حضرت صاحب فوت ہوئے ہیں مجھے اپنا جسم خالی معلوم ہوتا ہے اور دنیا خالی خالی نظر آتی ہے۔ میں لوگوں میں چلتا پھرتا اور کام کرتا ہوں مگر پھر بھی یوں معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں کوئی چیز باقی نہیں رہی۔ آپ کے علاوہ کئی اور لوگوں کو بھی میں نے دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں رہے۔ ان کی محبت اور عشق ایسا بڑھا ہوا تھا کہ کوئی چیز انہیں لطف نہ دیتی اور وہ چاہتے کہ کاش ہماری جان نکل جائے تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جاملیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 1 صفحہ 144-145)

پھر ایک جگہ جماعتی کارکن جو ہیں خاص طور پر ایسے ممالک میں جہاں مہنگائی بھی بہت ہے اور غربت بھی بہت ہے، ان کو نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا خدا سے مانگیں بجائے اس کے کہ انجمن پر کسی کی نظر ہو۔ اور اس حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک چھوٹی سی بات کی مثال حضرت مصلح موعود نے دی۔ فرماتے ہیں کہ ”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی بہت سردی محسوس ہوتی تھی اس لئے آپ مشک کھایا کرتے تھے۔ (یہ دیسی حکیموں کا نسخہ ہے۔ مُشک کھانے سے سردی دور ہوتی ہے) شیشی بھر کے جیب میں رکھ لیا کرتے تھے اور ضرورت کے وقت استعمال کرلیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ایک شیشی (چھوٹی سی شیشی جیب میں آجاتی ہے)۔ دو دو سال تک چلتی ہے۔ لیکن جب خیال آتا ہے کہ مشک تھوڑی رہ گئی ہے اور شیشی دیکھتا ہوں تو وہ ختم ہو جاتی ہے۔ (جب تک دیکھا نہیں جاتا، کھاتے رہتے ہیں اور اس میں برکت پڑتی رہتی ہے۔ فرمایا کہ جب میں دیکھتا ہوں تو کچھ عرصہ بعد ختم ہو جاتی ہے۔) حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ پس اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو غیب سے رزق بھیجتا ہے اور اس کے رزق بھیجنے کے طریقے نرالے ہیں۔ پس تم اس ذات سے مانگو جس کا خزانہ خالی نہیں ہوتا۔ انجمن سے کیوں مانگتے ہو جس کے پاس اتنی رقم ہی نہیں کہ وہ تمہارے گزارے بڑھا سکے۔ پس تم خدا پرست بن جاؤ۔ (خدا تعالیٰ کی عبادت کرو۔) خدا تعالیٰ غیب سے تمہیں رزق بھیج دے گا۔ (اُس سے مانگو۔) صدر انجمن احمدیہ کے پاس اتنا روپیہ نہیں کہ وہ تمہیں زیادہ گزارہ دے سکے۔ آخر اس کے پاس جو روپیہ آتا ہے وہ جماعت کے چندوں سے ہی آتا ہے اور وہ اس قدر زیادہ نہیں ہوتا۔

(ماخوذ از الفضل 18 فروری 1956ء صفحہ 5 جلد 45/10 نمبر 42)

ان ملکوں میں جیسا کہ میں نے کہا مہنگائی زیادہ ہے بعض دفعہ بعض لوگوں کے ایسے حالات ہوتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا گزارہ نہیں ہوتا اور بعض مجھے خطوں میں لکھتے بھی ہیں۔ مجھے علم ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ پاکستان ہندوستان وغیرہ میں مہنگائی بہت زیادہ ہے اور کارکنوں کے جو الاؤنس ہیں ان سے گزارے مشکل سے ہوتے ہیں۔ لیکن جو زیادہ سے زیادہ گنجائش کے مطابق سہولت دی جاسکتی ہے وہ دی جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کو ان لوگوں کی طرف بھی دیکھنا چاہئے جو انتہائی غربت میں گرفتار ہیں۔ بیماری کی صورت میں بچوں کے اور اپنے علاج کی بھی توفیق نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہئے اور اس پر توکّل کرنے کی زیادہ ضرورت ہے اور اس کی طرف اپنی ضروریات کے لئے جھکنے کی ضرورت ہے بجائے اس کے کہ اِدھر اُدھر دیکھا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے ذکر میں ایک پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ”سینکڑوں پیشگوئیاں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد میں پوری ہوئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بیّن ثبوت بنیں۔ مثلاً میرے متعلق ہی آپ کی یہ پیشگوئی تھی کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ اب آپ لوگ دیکھ لیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی زندگی میں آپ کی کس قدر جائداد تھی۔ آپ نے مخالفین کو انعامی چیلنج کرتے ہوئے لکھا کہ میں اپنی جائداد جو دس ہزار روپیہ مالیت کی ہے پیش کرتا ہوں۔ گویا اس وقت آپ کی جائداد صرف دس ہزار روپیہ کی تھی لیکن اب وہ لاکھوں روپے کی ہو چکی ہے۔ یہ دولت کہاں سے آئی ہے؟ یہ سب خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ ورنہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد جب نانا جان (حضرت میر ناصر نواب صاحب) نے ہماری زمینوں سے تعلق رکھنے والے کاغذات واپس کئے۔ (پہلے حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ان کے سپرد انتظام تھا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد حضرت مصلح موعود کو کاغذ واپس کر دیئے۔) تو میں اپنے آپ کو اتنا بے بس محسوس کرتا کہ میں حیران تھا کہ کیا کروں۔ اتفاق سے شیخ نور احمد صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کو ایک ملازم کی ضرورت ہے۔ آپ مجھے رکھ لیں۔ (زمین کا انتظام سنبھالنے کے لئے مینجر کی ضرورت ہے۔) میں نے کہا میں تنخواہ کہاں سے دوں گا؟ میرے پاس تو نہ کوئی رقم ہے جس سے تنخواہ دے سکوں اور نہ جائداد سے اتنی آمد کی توقع ہے۔ انہوں نے کہا آپ جو چھوٹی سے چھوٹی تنخواہ دینا چاہتے ہیں وہ دے دیں۔ اور پھر انہوں نے خود ہی کہہ دیا کہ آپ مجھے دس روپیہ ماہوار ہی دے دیں۔ چنانچہ میں نے انہیں ملازم رکھ لیا اور یہ خیال کیا کہ چلو اس قدر تو آمد ہو ہی جائے گی۔ لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ جوں جوں شہر ترقی کرتا گیا اس جائداد کی قیمت بھی بڑھتی چلی گئی۔ جب قرآن کریم کے پہلے ترجمے کے چھپوانے کا سوال پیدا ہوا۔ (کچھ لوگ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ پیسہ کہاں خرچ کیا یا کہاں سے آیا تو اس کا جواب بھی اس میں آ گیا۔) فرماتے ہیں کہ جب قرآن کریم کے پہلے ترجمے کے چھپوانے کا سوال پیدا ہوا تو میں نے چاہا کہ اس ترجمے کی اشاعت کا سارا خرچ ہمارا خاندان ہی برداشت کرے۔ (یعنی آپ اور آپ کے بھائی بہن۔) میں نے اس وقت شیخ نور احمد صاحب کو بلوایا اور ان سے کہا کہ اس وقت مجھے دو ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ کیا اس قدر روپیہ مہیا ہو سکتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ زمین کا کچھ حصہ مکانات کے لئے فروخت کرنے کی اجازت دے دیں تو پھر جتنا چاہیں روپیہ آ جائے گا۔ چنانچہ میں نے کچھ زمین فروخت کرنے کی اجازت دے دی۔ یہ زمین پچاس کنال کے قریب تھی اور اس جگہ واقع تھی جہاں بعد میں محلّہ دارالفضل آباد ہوا۔ تھوڑی دیر کے بعد شیخ صاحب آئے اور ان کے ہاتھ میں روپوں کی تھیلی تھی۔ انہوں نے کہا یہ دو ہزار روپیہ ہے اور اگر آپ کو دس ہزار کی بھی ضرورت ہو تو وہ بھی مل سکتا ہے۔ میں نے کہا مجھے اس وقت اتنے ہی روپے کی ضرورت تھی (کیونکہ قرآن کریم کی اشاعت کے لئے روپیہ چاہئے تھا) زیادہ کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ قادیان کا جو محلّہ دارالفضل ہے اس کے بارے میں آپ فرما رہے ہیں کہ اس طرح اس محلے کی بنیاد پڑی اور وہ روپیہ اشاعت قرآن میں دے دیا گیا۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 3 صفحہ 681-682)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قادیان سے محبت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محبت تھی اور کس طرح آپ دیکھا کرتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جن مقاموں کے ساتھ خدا تعالیٰ کا تعلق ہوتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے متبرک بنا دیئے جاتے ہیں۔ قادیان بھی ایک ایسی ہی جگہ ہے۔ یہاں خدا تعالیٰ کا ایک برگزیدہ مبعوث ہوا اور اس نے یہاں ہی اپنی ساری عمر گزاری اور اس جگہ سے وہ محبت رکھتا تھا۔ چنانچہ اس موقع پر جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور گئے ہوئے تھے۔ (جب حضرت مسیح موعود آخری بیماری کے دنوں میں یا آخری دنوں میں لاہور گئے ہیں وہیں وفات ہوئی ہے) اور آپ کا وصال ہو گیا ہے۔ ایک دن آپ نے مجھے ایک مکان میں بلا کر فرمایا کہ محمود دیکھو یہ دھوپ کیسی زرد سی معلوم ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں مجھے تو ویسی ہی معلوم ہوتی تھی جیسی ہر روز دیکھتا تھا تو میں نے کہا کہ نہیں اسی طرح کی ہے جس طرح ہر روز ہوا کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا نہیں یہاں کی دھوپ کچھ زرد اور مدھم سی ہے۔ قادیان کی دھوپ بہت صاف اور عمدہ ہوتی ہے۔ چونکہ آپ نے قادیان میں ہی دفن ہونا تھا اس لئے آپ نے یہ ایک ایسی بات فرمائی جس سے قادیان سے آپ کی محبت اور الفت کا پتا لگتا ہے۔

(ماخوذ از انوار خلافت، انوار العلوم جلد 3 صفحہ 175)

پھر ایک اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں جو گھڑ سواری سے تعلق رکھتا ہے یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سائیکل چلانے اور گھڑ سواری کے مقابلے کا موازنہ کس طرح کیا۔ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ پہلے مجھے ایک گھوڑی خرید کر دی۔ درحقیقت وہ خرید تو نہ کی گئی تھی بلکہ تحفۃً بھیجی گئی تھی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ میں نے لڑکوں کو سائیکل پر سواری کرتے ہوئے دیکھا تو میرے دل میں بھی سائیکل کی سواری کا شوق پیدا ہوا۔ میں نے اس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں کیا۔ آپ نے فرمایا مجھے سائیکل کی سواری تو پسند نہیں، مَیں تو گھوڑے کی سواری کو مردانہ سواری سمجھتا ہوں۔ میں نے کہا اچھا آپ مجھے گھوڑا ہی لے دیں۔ آپ نے فرمایا پھر مجھے گھوڑا ابھی وہ پسند ہے جو مضبوط اور طاقتور ہو۔ اس سے غالباً آپ کا منشاء یہ تھا کہ میں اچھا سوار بن جاؤں گا۔ تو آپ نے کپورتھلے والے عبدالمجید خان صاحب کو لکھا کہ اچھا گھوڑا خرید کر بھجوا دیں۔ خانصاحب کو اس لئے لکھا کہ ان کے والد صاحب ریاست کے اصطبل کے انچارج تھے اور ان کا خاندان گھوڑوں سے اچھا واقف تھا۔ انہوں نے ایک گھوڑی خرید کر تحفۃً بھجوا دی اور قیمت نہ لی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

فوت ہوئے تو چونکہ آپ کی وفات کا اثر لازمی طور پر ہمارے اخراجات پر بھی پڑنا تھا اس لئے میں نے ارادہ کیا کہ اس گھوڑی کو فروخت کر دیا جائے۔ (پہلے حصے میں یہ آ گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سواری کی preference پھر آ گے حضرت مصلح موعود نے اپنے حالات کا بھی ذکر کیا اور وہ واقعہ اب پورا ہی بیان کر دیتا ہوں کہ اس گھوڑی کو فروخت کر دیا جائے) تا کہ اس کے اخراجات کا بوجھ والدہ صاحبہ پر نہ پڑے (کیونکہ اس کے بعد آمد کے ذرائع کم تھے اور حضرت امّاں جان اُمّ المومنین پر بوجھ پڑتا تھا۔) فرمایا کہ مجھے ایک دوست نے جن کو میرا یہ ارادہ معلوم ہو گیا تھا اور جو اَب بھی زندہ ہیں کہلا بھیجا کہ یہ گھوڑی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تحفہ ہے اسے آپ بالکل فروخت نہ کریں۔ اس وقت میری عمر انیس سال کی تھی۔ وہ جگہ جہاں یہ بات کہی گئی تھی اب تک یاد ہے۔ مَیں اس وقت ڈھاب کے کنارے تشحیذ الاذہان کے دفتر سے جنوب مشرق کی طرف کھڑا تھا۔ جب مجھے یہ کہا گیا کہ یہ گھوڑی حضرت مسیح موعود کا تحفہ ہے اس لئے اسے فروخت نہ کرنا چاہئے تو بغیر سوچے سمجھے معاً میرے منہ سے جو الفاظ نکلے وہ یہ تھے کہ بیشک یہ تحفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے مگر اس سے بھی بڑا تحفہ اُمّ المومنین ہیں۔ مَیں گھوڑی کی خاطر حضرت اُمّ المومنین کو تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ چنانچہ میں نے گھوڑی فروخت کر دی۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 29 صفحہ 31-32)

اس سے جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مجاہدانہ رجحان کا بھی پتا چلتا ہے کہ آپ نے گھوڑے کی سواری کو پسند کیا، باقی چیزوں پر ترجیح دی اور حضرت مصلح موعود کے حضرت اُمّ المومنین کے لئے جو جذبات اور احساسات تھے ان کا بھی پتا لگتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعودؑ کی وفات اور اپنی حالت کا ذکر کرتے ہوئے آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب فوت ہوئے تو یہ سمجھا گیا کہ آپ اچانک فوت ہو گئے ہیں۔ لیکن مجھے پہلے سے اس کے متعلق کچھ ایسی باتیں معلوم ہو گئی تھیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بڑا انقلاب آنے والا ہے۔ مثلاً میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں بہشتی مقبرہ سے ایک کشتی پر آ رہا ہوں۔ رستے میں پانی اس زور شور کا تھا کہ سخت بھنور پڑنے لگا اور کشتی خطرے میں پڑ گئی جس سے سب لوگ جو کشتی میں بیٹھے تھے ڈرنے لگے۔ جب ان کی یہ حالت مایوسی تک پہنچ گئی تو پانی میں سے ایک ہاتھ نکلا جس میں ایک تحریر تھی جس میں لکھا تھا کہ یہاں ایک پیر صاحب کی قبر ہے ان سے درخواست کرو تو کشتی نکل جائے گی۔ میں نے کہا یہ تو شرک ہے خواہ ہماری جان چلی جائے ہم اس طرح نہیں کریں گے۔ اتنے میں خطرہ اور بھی بڑھ گیا اور ساتھ والوں میں سے بعض نے کہا کہ کیا حرج ہے ایسا کر دیا جائے۔ اور انہوں نے پیر صاحب کو چھٹی لکھ کر بغیر میرے علم کے پانی میں ڈال دی۔ (خواب میں یہ نظارہ نظر آ رہا ہے۔) جب مجھے معلوم ہؤا تو میں نے اس چھٹی کو کود کر نکال لیا۔ (فوراً پانی میں چھلانگ لگائی اور اس خط کو نکال لیا) اور جونہی میں نے ایسا کیا وہ کشتی چلنے لگ گئی اور کوئی خطرہ نہیں رہا۔ سب خطرہ جاتا رہا۔ فرماتے ہیں کہ جب حضرت صاحب فوت ہوئے اس وقت خدا تعالیٰ نے میرا دل نہایت مضبوط کر دیا اور فوراً میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ اب ہم پر بہت بڑی ذمہ داری آ پڑی ہے اور میں نے اسی وقت عہد کیا کہ الٰہی میں تیرے مسیح موعود کی لاش پر کھڑا ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ خواہ اس کام کے کرنے کے لئے دنیا میں ایک بھی انسان نہ رہے پھر بھی میں کرتا رہوں گا۔ اس وقت مجھ میں ایک ایسی قوت آ گئی کہ میں اس کو بیان نہیں کر سکتا۔

(ماخوذ از خطاب جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1919ء، انوار العلوم جلد 4 صفحہ 523-524)

پھر اس کی ایک جگہ ذرا تفصیل بیان کرتے ہوئے اور جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ تکالیف اور مصائب سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب فوت ہوئے تو میں نے لوگوں کی طرف سے اس قسم کی آوازیں سنیں کہ آپ کی وفات بے وقت ہوئی ہے۔ ایسا کہنے والے یہ تو نہیں کہتے تھے کہ نعوذ باللہ آپ جھوٹے ہیں مگر یہ کہتے تھے کہ آپ کی وفات ایسے وقت میں ہوئی ہے جبکہ آپ نے خدا تعالیٰ کا پیغام اچھی طرح نہیں پہنچایا اور پھر آپ کی بعض پیشگوئیاں بھی پوری نہیں ہوئیں۔ میری عمر اُس وقت (جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے) انیس سال تھی۔ میں نے جب اس قسم کے فقرات سنے تو میں آپ کی لاش کے سرہانے جا کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے دعا کی کہ اے خدا یہ تیرا محبوب تھا۔ جب تک یہ زندہ رہا اس نے تیرے دین کے قیام کے لئے بے انتہا قربانیاں کیں۔ اب جبکہ تو نے اسے اپنے پاس بلا لیا ہے لوگ کہہ رہے ہیں کہ اس کی وفات بے وقت ہوئی ہے۔ ممکن ہے ایسا کہنے والوں یا ان کے باقی ساتھیوں کے لئے اس قسم کی باتیں ٹھوکر کا موجب ہوں اور جماعت کا شیرازہ بکھر جائے۔ اس لئے اے خدا مَیں تجھ سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت بھی تیرے دین سے پھر جائے تو مَیں اس کے لئے اپنی جان لڑا دوں گا۔ اُس وقت مَیں نے سمجھ لیا تھا کہ یہ کام میں نے ہی کرنا ہے اور یہی ایک چیز تھی جس نے انیس سال کی عمر میں ہی میرے دل کے اندر ایک ایسی آگ بھر دی کہ میں نے اپنی ساری زندگی دین کی خدمت پر لگا دی اور باقی تمام مقاصد کو چھوڑ کر صرف یہی ایک مقصد اپنے سامنے رکھ لیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس کام کے لئے تشریف لائے تھے وہ اب مَیں نے ہی کرنا ہے۔ وہ عزم جو اس وقت میرے دل کے اندر پیدا ہوا تھا آج تک میں اس کو نت نئی چاشنی کے ساتھ اپنے اندر پاتا ہوں اور وہ عہد جو اُس وقت میں نے آپ کی لاش کے سرہانے کھڑے ہو کر کیا تھا وہ خضر راہ بن کر مجھے ساتھ لئے جاتا ہے۔ میرا وہی عہد تھا جس نے آج تک مجھے اس مضبوطی کے ساتھ اپنے ارادے پر قائم رکھا کہ مخالفت کے سینکڑوں طوفان میرے خلاف اٹھے مگر وہ اس چٹان کے ساتھ ٹکرا کر اپنا ہی سر پھوڑ گئے جس پر خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا تھا اور مخالفین کی ہر کوشش ہر منصوبہ اور ہر شرارت جو انہوں نے میرے خلاف کی وہ خود انہی کے آگے آتی گئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل کے ساتھ مجھے ہر موقع پر کامیابیوں کا منہ دکھایا یہاں تک کہ وہی لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت یہ کہتے تھے کہ آپ کی وفات بے وقت ہوئی ہے، آپ کے مشن کی کامیابیوں کو دیکھ کر انگشت بدنداں نظر آتے ہیں۔ پس جو شخص یہ عہد کر لیتا ہے اور سمجھ لیتا ہے کہ یہ کام میں نے ہی سرانجام دینا ہے اس کے رستے میں ہزاروں مشکلات پیدا ہوں، ہزاروں روکیں واقع ہوں، ہزاروں بند اس کے راستے میں حائل ہوں وہ ان سب کو عبور کرتا ہے اور اس میدان میں جا پہنچتا ہے جہاں کامیابی اس کے استقبال کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔ (اب جماعت کے افراد کے لئے سننے والی نصیحت ہے) پس ہماری جماعت کے ہر شخص کو یہ عہد کر لینا چاہئے کہ دین کا کام میں نے ہی کرنا ہے۔ اس عہد کے بعد ان کے اندر بیداری پیدا ہو جائے گی اور ہر مشکل ان پر آسان ہوتی جائے گی اور ہر عُسر اُن کے لئے یُسر بن جائے گی۔ (ہر تنگی ان کے لئے آسائش بن جائے گی۔) ان کو بیشک بعض تکالیف اور مصائب اور آلام سے بھی دوچار ہونا پڑے گا مگر وہ اس میں عین راحت محسوس کریں گے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے کہ دین کی تکمیل کے لئے صرف تم ہی میرے مخاطب ہو۔ تمہارے صحابہ اس کام میں حصہ لیں یا نہ لیں لیکن تم سے بہرحال میں نے کام لینا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ رات دن اسی کام میں لگے رہتے تھے اور آپ کی ہر حرکت اور آپ کا ہر سکون اور آپ کا ہر قول اور ہر فعل اس بات کے لئے وقف تھا کہ خدا تعالیٰ کے دین کو دنیا میں قائم کیا جائے اور آپ اس بات کو سمجھتے تھے کہ یہ اصل میں میرا ہی کام ہے، کسی اور کا نہیں۔

(ماخوذ از قومی ترقی کے دو اہم اصول، انوار العلوم جلد 19 صفحہ 74-75)

اور یہی سنّت ہے جس کو ہمیں اپنانا ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور جماعت کی ترقی اور ہمارے فرائض کے بارے میں آپ نے اس طرح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے مجھے اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی (جس کا ذکر ہو چکا ہے) اور میں نے آپ علیہ السلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی تمام زندگی وقف کر دی جس کا نتیجہ آج ہر شخص دیکھ رہا ہے کہ دنیا کے اکثر ممالک میں ہمارے مشن قائم ہو چکے ہیں۔ ہزاروں لوگ جو اس سے پہلے شرک میں مبتلا تھے یا عیسائیت کا شکار ہو چکے تھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجنے لگ گئے ہیں۔ لیکن ان تمام نتائج کے باوجود یہ حقیقت ہمیں کبھی فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ دنیا کی اس وقت سات ارب کے قریب آبادی ہے اور سب کو خدائے واحد کا پیغام پہنچانا اور انہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ بگوشوں میں شامل کرنا جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ پس ایک بہت بڑا کام ہے جو ہمارے سامنے ہے اور بڑا بھاری بوجھ ہے جو ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالا گیا ہے۔ اتنے اہم کام میں اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائید اور نصرت کے سوا ہماری کامیابی کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔ ہم اس کے عاجز اور حقیر بندے ہیں اور ہمارا کوئی کام اس کے فضل کے بغیر نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا۔

(ماخوذ از الفضل 2 جنوری 1963ء صفحہ 1 جلد 52/17 نمبر 2)

پس اس کے فضلوں کو جذب کرنے کی ہمیں حتی المقدور کوشش کرنی چاہئے۔ اس عہد کا حوالہ دیتے ہوئے جو آپ نے حضرت مسیح موعود کے سرہانے کھڑے ہو کر کیا تھا اور جو ہم سب کا عہد ہونا چاہئے کیونکہ اسی سے ترقیات ہونی ہیں اور اسی میں ہم جماعت کا فعّال حصہ بن سکتے ہیں کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور اصل میں یہ خدا تعالیٰ سے ہے۔ حضرت مصلح موعود نے ایک جگہ فرمایا کہ جب ہم ایک انسان سے ایسا اقرار کر سکتے ہیں (جیسا کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سرہانے کھڑے ہو کر کیا تھا) تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیوں ایسا اقرار نہیں کر سکتے کہ یا اللہ اگر تمام دنیا بھی تجھے چھوڑ دے مگر ہم تجھے کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 12 صفحہ 151۔ خطبہ جمعہ 19 جولائی 1929ء)

پس یہ عہد ہے جو ہمیں ہر ایک کو کرنے کی ضرورت ہے۔ آج جبکہ دنیا میں دہریت کا بڑا زور ہے ہمیں اس عہد کو نئے سرے سے کرنے کی ضرورت ہے اور پُرجوش طریقے سے نبھانے کی ضرورت ہے اور اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم شرک سے بھی دُور رہیں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی تکمیل کی بھی بھرپور کوشش کریں گے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ جو ہم نے اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو لہرانے کا عہد کیا ہے اسے بھی پورا کریں گے انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خلافتِ حقّہ

سچی پاکیزگی، حقیقی تزکیہ اور دنیا و آخرت کی حسنات اور ترقیات کے حصول کے لئے ایک عظیم الشان الٰہی نظام

نصیر احمد قمر

قسط نمبر 4

اس وقت دنیا کے مختلف مذاہب کے ہزاروں بلکہ لاکھوں راہب، پادری، پروہت، سوامی، ملّاں، صوفی، پیر فقیر، علماء و فلاسفر اور دانشور موجود ہیں جو بزعمِ خویش لوگوں کو گناہوں اور بدیوں سے بچانے اور نیکی اور پاکیزگی کو پھیلانے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ سینکڑوں یا شاید ہزاروں مختلف تنظیمیں، ادارے ایسے قائم ہیں جو اپنے اپنے ماحول میں معاشرتی ریفارم لانے کے دعویدار ہیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں دن بدن فساد بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ اور تزکیۂ نفوس اور اصلاح قلوب کے لئے مذہبی اور غیر مذہبی لوگوں کی اکثر کوششیں باطل اور رائیگاں جارہی ہیں۔ اس کا سبب کیا ہے؟ مامور زمانہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اپنی کتب اور ملفوظات میں مختلف مواقع پر اس موضوع پر جو ارشادات فرمائے ہیں وہ بہت فیصلہ کُن ہیں اور اس موضوع پر سیر حاصل روشنی ڈالتے ہیں۔ ذیل میں آپؑ کے ملفوظات سے ایک اقتباس اختصار کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔

اصلاح قلوب انبیاء اور خلفاء کے ذریعہ ہی ممکن ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’**اصلاح کا طریق ہمیشہ وہی مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اِذن اور ایماء سے ہو۔** اگر ہر شخص کی خیالی تجویزوں اور منصوبوں سے بگڑی ہوئی قوموں کی اصلاح ہوسکتی تو پھر دنیا میں انبیاء علیہم السلام کے وجود کی کچھ حاجت نہ رہتی۔ ...... **جب تک آسمانی کشش اور آسمانی تائیدات کسی کو نہ دی جاویں کامیابی ہو نہیں سکتی۔** ضرورتِ انبیاء کا یہی بڑا بھاری ثبوت ہے کیونکہ اگر بگڑے وقت اصلاحِ دنیا ہوسکتی تو ہر زمانہ میں فلاسفر اور دانشمند مدبّر ہوتے ہی رہے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ ہو گزرے ہیں۔ اب بھی موجود ہیں۔ لیکن وہ فلاسفر اور ریفارمر خدا تعالیٰ سے اس قدر دُور جا پڑے ہیں کہ ان کے نزدیک شاید خدا تعالیٰ کا نام لینا بھی ایک گناہ اور غلطی قرار دیا گیا ہے۔ ...... کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا تعالیٰ نے یہی سنّت رکھی ہے کہ اصلاح کے واسطے نبیوں کو مامور کر کے بھیجا ہے۔ ...... **غرض خوب یاد رکھو کہ قلوب کی اصلاح اُسی کا کام ہے جس نے قلوب کو پیدا کیا ہے۔ نرے کلمات اور چرب زبانیاں اصلاح نہیں کرسکتی ہیں۔ بلکہ ان کلمات کے اندر ایک روح ہونی چاہیے۔** ...... اصل بات یہ ہے کہ ۔ خدارا بخدا تواں شناخت۔ **اور یہ ذریعہ بغیر امام نہیں مل سکتا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانوں کا مظہر اور اس کی تجلیات کا مورد ہوتا ہے۔** یہی وجہ ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ فَقَدْ مَـاتَ مِیْتَـۃَ الْـجَـاھِـلِیَّۃِ۔ یعنی جس نے زمانہ کے امام کو شناخت نہیں کیا وہ جہالت کی موت مر گیا۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم۔ صفحہ 342 تا 345۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

یہ اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان ہے کہ ہم ایسے زمانہ میں ہیں جس میں خدا تعالیٰ نے اپنی تقدیر کے تحت آسمان سے بنی نوع انسان کی اصلاح کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کامل اور عاشقِ صادق کو امّتی نبی بنا کر مبعوث فرمایا جنہیں اللہ تعالیٰ نے آسمانی کشش اور آسمانی تائیدات اور معجزات و نشانات سے نوازا اور آپ کے ذریعہ سے تزکیۂ نفوس کا ایک عمل پھر سے جاری ہوا۔ اور جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن و حدیث اور اللہ تعالیٰ کی وحی والہام کی روشنی میں بشارت دی تھی آپ کے بعد بھی یہ سلسلہ خلافت حقّہ اسلامیہ احمدیہ کے ذریعہ سے جاری ہے۔ خلافت احمدیہ بھی خدا تعالیٰ کی قائم کردہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانوں کی مظہر اور اس کی تجلّیات کی مورد ہے۔ خلافت احمدیہ کی سوسال سے زائد عرصہ کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ یہ خلافت و امامت اللہ تعالیٰ سے مؤیّد و منصور ہے اور اس کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کے نشانات اس کثرت سے ہیں اور دنیا کے ہر خطّہ میں پھیلے ہوئے ہیں کہ کسی انصاف پسند، چشم بصیرت رکھنے والے کے لئے ان کا انکار ممکن نہیں۔ بکثرت خدا تعالیٰ کی فعلی شہادتیں اس بات پر موجود ہیں کہ خلافت احمدیہ کے ذریعہ تزکیۂ نفوس کا ایک بہت ہی مبارک سلسلہ مسلسل آگے بڑھ رہا ہے۔ وہ تمام لوگ جو خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھتے ہیں اور خلیفۂ وقت کے ارشادات پر صدقِ دل کے ساتھ عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ بفضلہٖ تعالیٰ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچائے جاتے ہیں جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔ وہ نور کی راہوں میں بتدریج اور مسلسل آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ دن بدن ان کی بدیاں جھڑتی چلی جاتی ہیں اور وہ نیکی، تقویٰ اور صلاحیت میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان میں اپنے قرب کی علامتیں ظاہر کرتا ہے۔ ان کی دعاؤں کو خاص طور پر شرف قبولیت عطا ہوتا ہے۔ ان کے اخلاق سنورتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سچی رؤیا دکھاتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے طرح طرح کے انعامات سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ اور یہ سب نعمتیں اور فضل انہیں اس آسمانی امامت اور خلافت راشدہ سے وابستگی اور اس کی اطاعت کے نتیجہ میں عطا ہوتی ہیں جسے خدا نے اس غرض سے قائم فرمایا ہے تاکہ وہ لوگوں کا تزکیہ کرے۔

ظاہر ہے کہ جو جس قدر اخلاص اور وفا اور اطاعت میں ترقی کرے گا اسی قدر وہ اس خلافت کی برکتوں سے حصّہ پائے گا۔ اسی لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے ایمان بالخلافت کو خالص کریں اور اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہ رہیں تاکہ ہم پاکبازی کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے خدا کے پسندیدہ لوگوں میں شامل ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خدا کے پسندیدہ لوگ

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ **جو لوگ ایمان لائے، ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔** اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے‘‘۔

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307۔309)

....

حقیقی اطاعت ہی انعامات کا وارث بناتی ہے

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے 30 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر سڈنی میں 06 اکتوبر 2013ء بروز اتوار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اختتامی خطاب میں سورۃ النور کی بعض آیات کے مضامین پر روشنی ڈالتے ہوئے جو امور بیان فرمائے ان میں سے چند خلاصۃً حضور انور ہی کے مبارک الفاظ میں پیش ہیں۔ (حضور انور کا یہ مکمل خطاب الفضل انٹرنیشنل 31 جنوری 2014ء میں شائع شدہ ہے۔ اس کا مطالعہ بہت ہی ولولہ انگیز اور ایمان افروز ہے۔) حضور انور فرماتے ہیں:

’’...... پہلی بات اللہ تعالیٰ نے یہ فرمائی کہ **ایک حقیقی مومن کامل اطاعت کا نمونہ دکھاتا ہے۔** جب بھی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حوالے سے توجہ دلائی جائے تو ایک حقیقی مومن ہمیشہ یہی جواب دیتا ہے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب یہ ردّعمل تمہارا ہوگا، جب یہ جواب تمہارا ہوگا تو سمجھ لو کہ تمہیں تمہارا مقصد حاصل ہوگیا۔ مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا۔ پھر یہ کہ کسی خوف یا منافقت سے یہ نہیں کہنا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، بلکہ تقویٰ کا اظہار ہونا چاہئے۔ **اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی محبت اور اُس کی رضا مدّنظر رہتے ہوئے اطاعت کے نمونے دکھانے چاہئیں۔ اپنے خاندان، اپنے عزیزوں یا کسی ذاتی مفاد کی خاطر یہ اطاعت کرنے کے اظہار نہ ہوں۔ صرف وہاں اظہار نہ ہو جہاں اپنے مفادات کا تحفّظ ہوتا ہو۔** اللہ تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے۔ **اطاعت کرنے کے انعام کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا مقام بلند فرماؤں گا۔ تمہیں کامیابیاں نصیب ہوں گی۔** پھر یہ کہ منہ سے دعوے نہ کرو کہ ہمیں حکم ملے تو ہم یہ کر دیں گے، ہم وہ کر دیں گے۔ زبانی دعوے نہ ہوں کہ ہم جماعت کی خاطر ہر قربانی دینے والے ہیں۔ وقت آئے گا تو یہ نہ ہو کہ بہانے اور تاویلیں پیش کرنے لگ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل سے واقف ہے اس لئے اپنے قول و فعل کو ایک کرو۔ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔

پھر اللہ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کو تمہاری باتوں اور بلند بانگ دعووں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وقت آئے تو ثابت کرو کہ کسی بھی قربانی سے تم پیچھے ہٹنے والے نہیں۔

پھر فرمایا کہ یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں، رسول کا کام اُن کو لوگوں تک پہنچا دینا ہے اور نصیحت کرنا ہے۔ اگر لوگ اُس پر عمل نہیں کرتے تو رسول اُس کا جواب دہ نہیں ہے۔ فرماتا ہے کہ اگر تم بات نہیں سنتے، نصیحت پر عمل نہیں کرتے تو اس کا بار تم پر پڑے گا، نہ کہ رسول پر۔

پھر آگے فرماتا ہے کہ اگر بات سنو گے اور عمل کرو گے تو ہدایت یافتہ کہلاؤ گے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث ٹھہرو گے۔ اور انعام کیا ہے؟ فرمایا کہ تم ایک لڑی میں پروئے جاؤ گے۔ ایمان میں مضبوطی پیدا ہوگی اور خلافت کے فیض سے فیضیاب ہو گے۔

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اُس دین پر قائم کرے گا جو اُس نے تمہارے لئے پسند کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے کونسا دین پسند فرمایا ہے۔ دوسری جگہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ دینِ اسلام ہے۔ گویا خلافت کے ساتھ جڑے رہنے والے حقیقی مسلمان ہوں گے کیونکہ اسلام کی روح اکائی میں ہے، وحدت میں ہے۔

پھر فرمایا جب تم ایک اکائی بن جاؤ گے تو تمہیں تمکنت اور مضبوطی عطا ہوگی۔ بحیثیت جماعت تمہاری طاقت مضبوطی اور اکائی ایک قوت کا اظہار کرے گی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال ہوگی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خوف کے حالات بھی پیدا ہوں گے تو اللہ تعالیٰ خلافت کے ذریعہ سے تمہارے لئے تسکین کے سامان پیدا فرماتا رہے گا اور خوف کو امن میں بدل دے گا۔

پھر فرمایا کہ پس تم خلافت کے انعام کے شکرگزار رہو تاکہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات و نصرت کے نظارے دیکھتے رہو۔ فرمایا کہ انعام اُنہیں ملے گا جو حقیقی عبادت گزار ہوں گے۔ نمازوں کی طرف توجہ دینے والے ہوں گے، عبادتوں کی طرف توجہ دینے والے ہوں گے۔ فرمایا کہ پس تم اس عبادت کا حق ادا کرنے کے لئے، انعامات کے مستحق بننے کے لئے اپنی نمازوں کی طرف توجہ دو، اُنہیں قائم کرو، وقت پر ادا کرو، باجماعت ادا کرو، اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے ادا کرو۔

پھر فرمایا عبادت کے معیار بلند کرنے کے ساتھ مالی قربانی کی طرف بھی توجہ کرو تاکہ تبلیغِ اسلام بھی ہوسکے اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہوسکے۔

پھر آخر میں فرمایا کہ یہ باتیں اور مالی قربانیاں تبھی ثمر آور ہوں گی، تبھی تمہیں فائدہ دیں گی جب تم رسول کی کامل اطاعت کر رہے ہو گے اور اُس کے بعد نظامِ خلافت کی اطاعت کر رہے ہو گے۔ ...... **خلافت کی اطاعت اُسی طرح لازم ہے جس طرح رسول کی اطاعت۔ اور پھر یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کا ذریعہ ہے۔** اگر اطاعت کا یہ مادہ ہو تو بظاہر دنیاوی کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق کامیابیاں عطا ہوں گی۔ **اگر اطاعت نہیں اور ایک واجب الاطاعت خلیفہ نہیں تو جتنی چاہے کثرت ہو، کامیابیاں نہیں مل سکتیں۔** خاص طور پر جب اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حوالے سے بات ہو تو **پھر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی حقیقی اطاعت ہی انعامات کا وارث بناتی ہے۔ اور خلافت سے مستفیض کرتی ہے۔** پس اس بات کو ہمیشہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ اس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کیا ہے جس کو آیتِ استخلاف بھی کہتے ہیں۔

اگر جائزہ لیں تو واضح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ **آج روئے زمین پر جماعت احمدیہ کے علاوہ کوئی جماعت نہیں جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اس رہنما اصول کے مطابق ایک نظام سے وابستہ ہو اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے احکامات پر چلنے کی کوشش کرنے والی ہو۔ اور خلافت کے نظام سے کامل طور پر وابستگی ہو۔ جماعت احمدیہ کے سچا ہونے اور نظامِ خلافت کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہونے کے لئے یہی دلیل بہت بڑی ہے کہ جماعت احمدیہ کی تعداد اس وقت باقی مسلمان فرقوں کی تعداد سے انتہائی کم ہونے کے باوجود اسلام کی خوبصورت تعلیم کی جو تبلیغ ہے وہ جماعت احمدیہ کر رہی ہے اور پھر اس تبلیغ کے**

ذریعہ سے یہ تعداد ہر روز بڑھتی چلی جارہی ہے۔

...... اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بار بار اطاعت پر زور دیا ہے اور پھر آخر میں جو آیت ہے، اس میں نماز اور زکوٰۃ کے ساتھ رسول کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کو حاصل کرنے کا ذریعہ بتایا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آنے والے مسیح ومہدی کو قبول کر لینا تاکہ تم پر رحم ہو اور ایک لمبے عرصے کے تاریک زمانے کے بعد پھر خلافت کا نظام مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ سے شروع ہو جو خاتم الخلفاء بھی ہے۔ پس اس خاتم الخلفاء نے آکر بتانا تھا کہ حقیقی اطاعت کیا ہے......

...... یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا نتیجہ ہے جو جماعت ہر روز بڑھتی چلی جارہی ہے۔ لاکھوں لوگ اسلام میں ہر سال شامل ہوتے ہیں۔ نیک فطرت مسلمان بھی حقیقت جان کر اُس حقیقی اسلام میں شامل ہو رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمایا اور جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی......

......جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ ان آیات میں بار بار اطاعت کا ذکر آتا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی اطاعت کے بعد خلافت کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ اور یہاں فرمایا کہ معروف فیصلے پر عمل کرو۔ اور معروف فیصلہ یہ ہے جو شریعت کے مطابق ہے۔ ...... اور ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ خلیفہ کبھی شریعت کے خلاف فیصلہ نہیں دے گا۔ کیونکہ خلیفہ کا کام ہی نبی کے کام کو آگے بڑھانا ہے۔ جب مسیح موعود کی آمد کے ساتھ خلافت علی منہاج نبوت کے دائمی ہونے کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تو اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کے تسلسل کو خلافت نے ہی جاری رکھنا ہے۔ پس خلافت سے وابستہ ہونا اور اس کی باتوں پر عمل کرنا ہر اُس شخص کا کام ہے جو اپنے آپ کو بیعت میں شامل کرتا ہے۔ ہر اُس مومن کا فرض ہے جو اپنے آپ کو خلافت کے انعام کا حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔...... پس ہر احمدی بچے، بوڑھے، جوان، مرد اور عورت پر یہ واضح ہونا چاہئے کہ اسلام کی ترقی اب خلافت کے ساتھ وابستہ ہے، نہ کہ کسی مولوی یا کسی گروہ اور کسی حکومت کے ساتھ۔ پس یہی وجہ ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو دنیا کا رہنما بنایا ہے جو حقیقی اسلام پیش کر رہی ہے، جو خاتم الخلفاء کے بعد اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے کی شرط کو پورا ہوتے دیکھ رہی ہے، جو انفرادی اور اجتماعی عبادتوں میں بھی ترقی کر رہی ہے اور روحانی اور مالی اور جانی قربانیوں میں بھی آگے بڑھ رہی ہے اور اطاعت کے اعلیٰ نمونے بھی دکھا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدہ فرمایا تھا، اُس کی شرطیں پوری کرنے والے تو پیدا ہوتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگوئی فرمائی تھی، وہ تو پوری ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ، لیکن ہر احمدی کو یہ فکر بھی ہونی چاہئے کہ وہ اور اُس کی نسلیں کہیں اس شرط کو پورا نہ کر کے انعام سے محروم نہ ہو جائیں۔

پس بڑے فکر کا مقام ہے، جماعت احمدیہ کا یہ قافلہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کی ترقی کو نہیں روک سکتی۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا، دعاؤں کے ساتھ اور قربانیوں کے ساتھ اور کامل اطاعت کے ساتھ اپنے آپ کو اس کا حصہ بنائیں، اس کی برکات سے فیضیاب ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور وہ مشن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوبصورت اُسوہ کو دنیا پر ثابت کرنا۔ قرآنِ کریم کی روشن تعلیم دنیا کو بتانا۔ مسلمانوں کو بھی دینِ واحد پر جمع کرنا اور غیر مسلم کو بھی خدا تعالیٰ کے آگے جھکانا۔ پس اُٹھیں اور اپنے اس فریضہ کو پورا کرنے کے لئے صرف منہ سے نہیں بلکہ اپنے ہر عمل سے اس کوشش میں جُت جائیں۔ جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کا عملی مظاہرہ کر کے اُن لوگوں میں شامل ہو جائیں جنہوں نے قیامت تک اس وعدے کے پورا ہونے کا مصداق بنتے چلے جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 31 جنوری 2014ء)

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا راستہ۔ اطاعتِ خلافت

27/مئی 2014ء کو یومِ خلافت کے بابرکت موقع کی مناسبت سے ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیے جانے والے عربی پروگرام میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت احمدیہ کی اہمیت وعظمت اور اس کی اطاعت کی برکات کے مضمون پر اپنے ولولہ انگیز پیغام میں مختصر مگر نہایت جامع انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ آپ نے فرمایا:

’’...... حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے خدا تعالیٰ نے ہم پر جو احسان فرمایا ہے کہ آپ کے اور ہمارے آقا ومطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء کی اتباع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خاتم الخلفاء، خاتم الاولیاء اور مجدد الف آخر بنا کر بھیجا ہے۔...... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ...... اپنے بعد تا قیامت خلافت کے سلسلہ کے قائم ہونے کی ہمیں بشارت عطا فرمائی ہے جو تمام دنیا میں آپ کے کام کو جاری رکھے گا۔ اور یہ خوشخبری اصل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے حوالے سے ہی ہے...... پس خلافت کے جاری رہنے کی یہ خوشخبری جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دے رہے ہیں یہ صرف آپ کی زبانی نہیں بلکہ یہ خوشخبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ہم تک پہنچی ہے۔ اور آج خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت اس بات پر مہر لگاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد قائم ہونے والا نظام خلافت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہے۔ دنیا میں قرآن کریم کے تراجم کے کام، دنیا میں تبلیغ اسلام کے کام اور لاکھوں انسانوں کا ہر سال حقیقی اسلام کے جھنڈے تلے آنا، کروڑوں انسانوں کا کامل اطاعت کا جُوا بیعت کے بعد اپنی گردنوں پر ڈالنا، کیا یہ کوئی انسانی کوشش سے ہو سکتا ہے؟ اس وقت آپ لوگ جو ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھ رہے ہیں اور دنیا میں ہر جگہ ایک ہی وقت میں خلیفہ وقت کے جو خطبات سنے جاتے ہیں، پروگرام دیکھے جاتے ہیں یہ جماعت احمدیہ کے وسائل کو دیکھتے ہوئے کوئی دنیادار سوچ بھی نہیں سکتا۔ کیا اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کی یہی ایک دلیل کافی نہیں!

...... ایم ٹی اے کی مَیں نے پہلے بھی بات کی تھی۔ اس بارے میں بتا دوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کے ذریعہ سے یہ انعام اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا جو جیسا کہ میں بتا چکا ہوں دنیا کے ہر ملک میں جاری ہے۔ اس نے ایشیا میں بھی، افریقہ میں بھی، یورپ میں بھی، امریکہ میں بھی اور جزائر کے رہنے والوں میں بھی ان کی سوچوں کے دھارے تبدیل کر دیئے ہیں اور وہ سب ایک سمت چلنے والے ہیں گویا کہ جماعت احمدیہ کا مزاج اس وجہ سے ایک ہو کے رہ گیا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ذریعہ تو مقرر کیا لیکن خلافت کی اطاعت اور خلافت سے محبت اور خلافت کے انعام کی حقیقت کو جاننے کی وجہ سے تمام احمدیوں میں یہ روح پیدا ہوئی۔ اس سے بڑھ کر دین کے معاملے میں اکائی اور تجدید کا نمونہ اور کیا ہو گا کہ دنیا میں پھیلے ہوئے احمدی ایک اشارے پر اٹھتے اور بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس پیغام اور فعلی شہادت کو سمجھنے اور مسیح موعود کی بیعت میں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانے اور خدائے واحد کی بادشاہت دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہم اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں اور یہ کردار مسلم اُمّہ کو بھی سمجھ میں آجائے۔

......اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی غلامی اور خلافت کی اطاعت میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے راستے ہیں اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو بھی اس کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے...... اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات میں کوئی شک نہیں اور میں اس کا گواہ ہوں کہ عرب دنیا کے وہ احمدی جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول فرمایا خلافت احمدیہ کے ساتھ انتہائی وفا اور اخلاص اور اطاعت کا تعلق رکھنے والے ہیں۔ پس اس اخلاص اور وفا اور اطاعت کے تعلق کو بڑھاتے چلے جائیں تاکہ ہم جلد سے جلد دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو گاڑ کر دنیا میں اسلام کی حکومت قائم کر دیں۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 20 جون 2014ء)

خلیفۂ وقت کی ہر صورت میں اطاعت اور نظام کی فرمانبرداری کی اہمیت کو سمجھنے کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

’’اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جوڑ کر پھر خلافت سے کامل اطاعت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ یہی چیز ہے جو جماعت میں مضبوطی اور روحانیت میں ترقی کا باعث بنے گی۔ خلافت کی پہچان اور اُس کا صحیح علم اور ادراک اس طرح جماعت میں پیدا ہو جانا چاہئے کہ خلیفہ وقت کے ہر فیصلے کو بخوشی قبول کرنے والے ہوں اور کسی قسم کی روک دل میں پیدا نہ ہو، کسی بات کو سن کر انقباض نہ ہو۔...... خلیفۂ وقت کی ہر صورت میں اطاعت اور نظام کی فرمانبرداری کی ایک اہمیت ہے اور ہر ایک پر یہ اہمیت واضح ہونی چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جنوری 2014ء)

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

’’اس زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کو بھیجا اور ہمیں پھر انہیں ماننے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور پھر آپ کے بعد خلافت کے جاری نظام سے بھی نوازا۔ ہمیں اس انعام کی قدر کرنی چاہئے اور اس روح کو سمجھنا چاہئے جو خلافت کے نظام میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو مَیں مفہوم بیان کر رہا ہوں کہ میرے نام پر افراد جماعت سے بیعت لینے والے افراد آتے رہیں گے۔ (ماخوذ از الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306) یعنی خلافت آپ کی نیابت میں آپ کے نام پر بیعت لے گی۔ جب آپ کے نام پر بیعت لی جا رہی ہے تو پھر خلافت کی بیعت اور اطاعت کی کڑی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جا کے ملتی ہے۔

......اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد خلافت کے جاری نظام سے جڑے رہنے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں آنے والوں کی روحانی بقا اور ترقی ہے...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام تمہاری ڈھال ہے۔ (الصحیح البخاری کتاب الجہاد والسیر باب یقاتل من وراء الامام ویتقیٰ بہ حدیث 2957)۔ پس اس ڈھال کے پیچھے رہو گے تو بچت کے سامان ہیں اور ڈھال کے پیچھے رہنا یہی ہے کہ کامل اطاعت کرو۔ اپنی لائنوں پر چلو۔ اس قطار میں چلو جو تمہارے لئے مقرر کر دی گئی ہے۔ اس سے ذرا باہر نکلے تو بھٹکنے کا خطرہ ہے گمنے کا خطرہ ہے۔

پھر اطاعت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَ مَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ۔ (مسند ابی داؤد الطیالسی جلد دوم صفحہ 736 حدیث 2554 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء) اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اطاعت امیر کے بارے میں اور بھی بہت سے ارشادات ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم میں بھی متعدد جگہ اطاعت اور فرمانبرداری کے حکم دیئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ یہی ایک راز ہے جو جماعتی ترقی کے لئے جاننا ضروری ہے۔ ہر اس شخص کے لئے جاننا ضروری ہے جو جماعت سے منسلک ہے۔ پس اس بات کو سمجھنے کی افراد جماعت کو بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ...... اطاعت کے مضمون کو سمجھنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہر سطح کے عہدیداروں کو ہے۔ اگر عہدیدار اس مضمون کو سمجھ جائیں تو افراد جماعت خود بخود اس کی طرف توجہ کریں گے۔ اور ہر سطح پر اطاعت کے نمونے ہمیں نظر آئیں گے۔

......پس امیر بھی، صدر بھی اور دوسرے عہدیدار بھی پہلے اپنے جائزے لیں کہ کیا ان کی اطاعت کے معیار ایسے ہیں کہ ہر حکم جو خلیفہ وقت کی طرف سے آتا ہے اس کی بلا چون و چرا تعمیل کرتے ہیں یا اس میں تاویلیں نکالنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔ اگر تاویلیں نکالتے ہیں تو یہ اطاعت نہیں۔

......بعض عہدیدار خلیفۂ وقت سے جو کوئی ہدایت آتی ہے تو اس پر عمل بھی کر لیتے ہیں لیکن بڑے انقباض سے، نہ چاہتے ہوئے یہ عمل کرتے ہیں۔ اور نہ چاہتے ہوئے عمل کرنا کوئی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت وہی ہے جو فوری طور پر کی جائے۔ اپنی رائے رکھنا کوئی بری بات نہیں ہے۔ لیکن جب کسی معاملے میں خلیفہ وقت کا فیصلہ آجائے کہ یوں کرنا ہے تو پھر اپنی رائے کو یکسر بھلا دینا ضروری ہے۔

...... خلافت زمانے کے امام کو ماننے کے بعد قائم ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق قائم ہوئی ہے اور ہر ماننے والا یہ عہد کرتا ہے کہ ہم خلافت کے نظام کو جاری رکھیں گے۔ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ جب اپنی خوشی سے دین کو مان لیا تو پھر دین کے قیام کے لئے اس عہد کو نبھانا بھی ضروری ہے جو خلافت کے قیام کے لئے

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

ایک احمدی کرتا ہے اور جو قومی یکجہتی کے لئے، وحدت کے لئے ضروری ہے۔ خلافت کی اطاعت کے عہد کو اس لئے نبھانا ہے کہ ایک امام کی سرکردگی میں خدا تعالیٰ کی حکومت کو دنیا کے دلوں میں بٹھانے کی مشترکہ کوشش کرنی ہے۔ دوسرے مسلمان جو ہیں وہ بغیر امام کے ہیں اور جماعت احمدیہ کی کوششیں جو ہیں وہ خلافت سے وابستہ ہو کر ہو رہی ہیں۔ یہ سب کوششیں جو خلافت سے وابستہ ہو کر ہو رہی ہیں ان کی کامیابی کے نتائج بتا رہے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کے ساتھ......ان نتائج کا حصول، کامیابی کا حصول خلافت کی لڑی میں پروئے جانے کی وجہ سے ہے۔

طاعت درمعروف کی وضاحت

......ہر احمدی خلیفۂ وقت سے اس کے معروف فیصلہ پر عمل کرنے کا عہد کرتا ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ معروف کی تعریف انہوں نے خود کرنی ہے۔ ان پر واضح ہو کہ معروف کی تعریف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کر دی ہے۔ یہ پہلے ہی تعریف ہو چکی ہے۔ معروف فیصلہ وہ ہے جو قرآن اور سنت کے مطابق ہو۔ جس خلافت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق عَلَی مِنْھَاجِ النّبُوۃ قائم ہونا ہے، اس طریق کے مطابق چلنا ہے جو نبوت قائم کر چکی ہے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق یہ دائمی بھی ہے جو آپ کے کام کو آگے چلانے کے لئے ہے وہ قرآن و سنت کے منافی یا خلاف کوئی کام کر ہی نہیں سکتی اور یہی معروف ہے۔ معروف سے یہاں یہ مراد ہے۔ پس اطاعت کے بغیر دوسروں کے لئے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔

...... یہاں یہ بھی بتا دوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بتایا ہے کہ خلفاء راشدین کے فیصلے اور عمل اور سنت بھی تمہارے لئے قابل اطاعت ہیں۔ ان پر چلو۔

(سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی لزوم السنۃ حدیث 4607)

......کوئی جتنا جتنا بھی اپنے آپ کو عالم، مدبّر یا مقرر سمجھتا ہے، اگر اطاعت نہیں ہے تو نہ ہی جماعت احمدیہ میں اس کی کوئی جگہ ہے، نہ ہی اس کا یہ علم اور عقل دنیا کو کوئی روحانی فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فقرے کو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اتّباع امام کو اپنا شعار بناوے۔ پس جب مکمل طور پر خلیفۂ وقت کی پیروی اور اطاعت اختیار کر لیں گے۔ خلیفۂ وقت کی طرف سے ملنے والی ہدایات اور حکموں پر عمل کریں گے اور ان کی توجیہیں اور تاویلات نکالنی بند کر دیں گے تو علم بھی اور عقل بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے ثمر آور ہو گی اور پھل پھول لائے گی۔

......عہدیداران اپنے آپ کو اولی الامر سمجھ کر اپنی اطاعت کروانے کے اس وقت تک حقدار نہیں کہلا سکتے جب تک خلافت کی کامل اطاعت اپنے اوپر لاگو نہیں کرتے اور تاویلیں کرنے سے پرہیز نہیں کرتے۔ بلکہ خلیفۂ وقت کے ہر لفظ کو اپنے لئے قابل اطاعت سمجھ کر اس پر عمل کریں۔

...... جہاں خلیفہ وقت کے کسی حکم کی واضح طور پر سمجھ نہ آئے...... وہاں یہ کہنے کی بجائے کہ اس کا یہ مطلب ہے اور وہ مطلب ہے مجھ سے لکھ کر پوچھیں کہ اس بات کی مزید وضاحت چاہئے ہمیں یہ واضح نہیں ہوئی۔ اس بات کا کیا مطلب ہے۔

اسی طرح ہر فرد جماعت کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ کامل اطاعت کرے۔ جب ہر ایک کامل اطاعت کرے گا تو روحانی بلندیوں کی طرف ہمارے قدم انشاء اللہ بڑھیں گے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 06/جون 2014ء)

خلافت کے تابع قائم ہونے والے نظام کی اطاعت بھی ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

......"مسیح موعود کے آنے کے بعد اس کو ماننا ضروری ہے اور پھر اس کے بعد جو خلافت عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃ قائم ہونی ہے اس کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ ورنہ یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کر لی۔ اور پھر اس سے آگے اللہ تعالیٰ نے نظام جماعت میں یکرنگی پیدا کرنے کے لئے اور اس نظام کی حفاظت کے لئے یہ بھی فرما دیا کہ اولوالامر کی بھی اطاعت کرو۔ صرف مسیح موعودؑ کو جو مان لیا اس کے بعد جو نظام مسیح موعودؑ کی جماعت میں، نظام خلافت کے قائم ہونے سے قائم ہوا ہے اس کی بھی اطاعت کرو۔

آج ہم پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور ہم اس نظام میں پروئے گئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کی سنت کی طرف بھی توجہ دلاتا رہتا ہے اور ہم دوسرے مسلمان فرقوں کی طرح بکھرے ہوئے نہیں بلکہ خلافت کی برکت کی وجہ سے ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 09/جون 2006ء)

جو وقت کا خلیفہ بات کہے اس کے پیچھے چلیں اور اطاعت کے نمونے دکھائیں

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر 14 جون 2014ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات سے خطاب میں فرمایا:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کے جاری نظام میں آنے والا ہر خلیفہ اس لئے خلیفۃ المسیح کہلاتا ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق دین کی تجدید کے کام کو جاری رکھنا ہے اور آپ کے مشن کو آگے بڑھانا ہے۔...... پس ہر خلیفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریق پر چل کر تربیتی اور تبلیغی کام سرانجام دیتا ہے۔ کوئی کسی بات پر حالات کے مطابق زیادہ زور دیتا ہے اور کوئی کسی بات پر۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ کوئی بھی خلیفہ، نہ مَیں نہ میرے سے پہلے ایسے تھے جو باقی امور کو کلیۃً نظر انداز کر دیں۔ ہاں بعض حالات کی وجہ سے بعض باتوں پر زور زیادہ ہو جاتا ہے۔

پس سعادت اسی میں ہے کہ جو وقت کا خلیفہ بات کہے اس کے پیچھے چلیں اور اطاعت کے نمونے دکھائیں۔ اسی میں آپ کی کامیابی ہے اور اسی میں آپ کی نسلوں کی بقا ہے۔ پس ہماری عورتوں اور مردوں کو بغیر کسی حیل و حجت کے اس کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے اور لغو باتوں میں پڑنے کی بجائے اطاعت کے نمونے دکھانے چاہئیں اور خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا چاہئے اور جب یہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی نشانات بھی ظاہر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حالتوں کا جائزہ لیتے ہوئے کامل اطاعت کے نمونے دکھانے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی حالتوں میں تبدیلی کرنے والا بنائے"۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 اکتوبر 2014ء)

اپنی اطاعت کے ماپنے کا معیار

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے کئی خطبات و خطابات میں اطاعت کے مضمون پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے اس کی اہمیت، اس کے مختلف تقاضوں، اس کے معیاروں اور برکات وغیرہ امور کا ذکر فرمایا ہے۔ اس ضمن میں حضور انور کا 5 دسمبر 2014ء کا خطبہ جمعہ بھی خاص طور پر توجہ کا حامل ہے۔ بعض دفعہ انسان اس خوش فہمی میں مبتلا ہوتا ہے کہ میں اطاعت کر رہا ہوں۔ ذیل میں اس خطبہ سے ایک اقتباس درج کیا جاتا ہے جس میں حضور انور نے اس محک اور میزان کا ذکر فرمایا ہے جس سے ہر انسان اپنے اطاعت کے معیار کا خود جائزہ لے سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پھر یہ بھی فرمایا اور یہ بڑی اہم بات ہے کہ اطاعت اگر سچے دل سے کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت و روشنی آتی ہے۔ اور یقیناً اس سے مراد روحانی نظام کی اطاعت ہے اور ہر ایک کے لئے اپنی اطاعت کے ماپنے کا یہ معیار ہے کہ کیا دل میں نور پیدا ہو رہا ہے؟ اطاعت سے روح میں لذت، روشنی آ رہی ہے؟ اگر ہر ایک خود اس پر غور کرے تو وہ خود ہی اپنے معیار اطاعت کو پرکھ لے گا کہ کتنی ہے۔ کس قدر وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر رہا ہے۔ کس قدر وہ رسول کی اطاعت کر رہا ہے۔ اور کس قدر مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم کردہ نظام خلافت کی اطاعت کر رہا ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بعد کوئی نور حاصل نہیں ہوتا تو آپ نے فرمایا اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ حکومت وقت کی اطاعت سے امن اور سکون تو پیدا ہو گا لیکن روحانی روشنی اور لذّت روحانی نظام کی اطاعت میں ہی ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 دسمبر 2014ء)

(باقی آئندہ)

بینن (مغربی افریقہ) کے قدیم اور تاریخی گاؤں Guerra N'Kali Tassé میں احمدیہ مسجد کا افتتاح

رپورٹ: مظفر احمد ظفر۔ مبلغ سلسلہ بینن

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاراکو ریجن کی جماعت Guerra N'Kali Tassé کو اپنے گاؤں میں احمدیہ مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ جماعت پاراکو سے شمال کی طرف 140 کلومیٹر دور ہے۔ Guerra N'Kali Tassé باریبا قوم کا تاریخی اور قدیم گاؤں ہے۔ بینن کی قوم ہیرو Bio Guerra کا تعلق بھی اسی گاؤں سے ہے جنہوں نے آزادی سے قبل کئی جنگوں میں حصہ لیا۔

اس گاؤں میں احمدیت کا نفوذ 2007ء میں مکرم عارف محمود صاحب کی کوششوں سے ہوا۔ گاؤں کے امام عیسیٰ صاحب شیعہ مسلک سے تعلق رکھتے تھے جو اپنے گاؤں کے ساتھ احمدی ہوئے۔

اس گاؤں کے افراد مالی قربانی اور جماعتی پروگرامز میں باقاعدگی سے شامل ہوتے ہیں۔ پورتونووو مرکز جہاں جلسے اور اجتماعات منعقد ہوتے ہیں گاؤں سے 610 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اس کے باوجود ان پروگرامز میں گاؤں والے باقاعدگی سے حصہ لیتے ہیں۔ گزشتہ سال (2014ء) گاؤں والوں نے جماعت کو ایک پلاٹ عطیہ دیا۔ 21 فروری 2015ء کو اس پلاٹ پر احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے 19 اپریل 2015ء بروز اتوار اس مسجد کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔

اس تقریب میں شرکت کے لئے گرد و نواح میں اعلانات کروائے گئے۔ نیز دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ 19/اپریل کو مقامی جماعت نے وقار عمل کیا اور مسجد کی جگہ کو صاف کیا۔

امیر صاحب بینن مکرم رانا فاروق احمد صاحب ایک وفد کے ہمراہ اس افتتاحی تقریب میں شامل ہوئے۔ وفد میں صدر صاحب جماعت پاراکو، پروفیسر داؤد اسحاق صاحب، ریجنل قائد، مبلغین اور خاکسار شامل تھے۔ مکرم امیر صاحب اور آپ کے ہمراہ وفد کا گرمجوشی سے استقبال کیا گیا۔

تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ ایک خادم تابے قاسم صاحب نے تلاوت مع باریبا زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت پائی۔

جماعت Guerra N'Kali Tassé کے نمائندہ نے جماعتی وفد کا شکریہ ادا کیا اور مسجد کی تعمیر کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد افراد جماعت اور غیر از جماعت احباب کو اپنے تأثرات کا اظہار کرنے کا موقع دیا گیا۔

باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں

صلح کی ایک عظیم پیشکش جو قبول نہیں کی گئی

سیّد میر محمود احمد ناصر

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عالم عیسائیت کی سب سے بڑی طاقت رومن ایمپائر کے سربراہ ہرکولیس کو دعوتِ اسلام دیتے ہوئے ایک مکتوب ارسال فرمایا تو اس میں خط کے آخر میں ایک آیت تحریر فرمائی جس میں اہل کتاب کو ایک عظیم پیش کش صلح اور امن اور باہمی تعاون کے لئے کی گئی تھی اور وہ پیش کش یہ تھی: قُلۡ یٰۤاَهۡلَ الۡکِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَکُمۡ اَلَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَ لَا نُشۡرِکَ بِہٖ شَیۡـًٔا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡهَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ (آل عمران:65)

کہ اے اہل کتاب (کم سے کم) ایک ایسی بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان برابر ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ ہم اللہ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ربّ بنایا کریں۔ لیکن اگر وہ پھر جائیں تو ان سے کہہ دو کہ گواہ رہو کہ ہم نے صلح کی پیشکش کردی ہے۔

مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ کو بتا دیا جائے کہ ہم نے صلح کی پیش کش کر دی ہے اب اگر جنگ ہوئی تو اس کی ابتداء تمہاری طرف سے ہوگی۔

یہ ایک عظیم الشان پیش کش تھی صلح کی، باہمی امن سے رہنے کی۔ اگر عالم عیسائیت یہ پیش کش قبول کر لیتا تو شاید صدیوں کا خون خرابہ نہ ہوتا۔ مگر افسوس ہے کہ ہرکولیس سلطنت کے عمائدین کے دباؤ کے ماتحت آ گیا اور یہ عظیم الشان پیشکش قبول نہ کی گئی۔

بخاری کتاب بدء الوحی میں بیان ہے کہ ہرقل نے سردارن روم کو حمص میں اپنے ایک محل میں اکٹھا ہونے کے لئے فرمان جاری کیا (اور جب وہ آ گئے) تو حکم دیا کہ دروازے مقفل کر دیئے جائیں چنانچہ وہ مقفل کر دیئے گئے۔ اس کے بعد وہ اوپر سے جھانکا اور کہا: اے رومی لوگو! کیا تمہیں اپنی بہبودی اور بھلائی کی خواہش ہے؟ اور کیا تم چاہتے ہو کہ تمہاری بادشاہت قائم رہے تو پھر تم اس نبی کی بیعت کرلو۔ اس پر وہ دروازوں کی طرف بھاگے جس طرح جنگلی گدھے بھاگتے ہیں مگر انہوں نے دروازوں کو بند پایا۔ جب ہرقل نے ان کی یہ نفرت دیکھی اور ان کے ایمان سے مایوس ہو گیا تو اس نے کہا انہیں میرے پاس واپس بھیج دو اور کہا میں نے جو بات ابھی کہی تھی وہ تو اس لئے کہی تھی کہ تا میں آزمائش کروں کہ تم اپنے دین میں کہاں تک مضبوط ہو، سو میں نے یہ بات دیکھ لی۔ تب وہ اس کے سامنے سجدہ بجالائے اور اس سے راضی ہو گئے۔

آیت کے ترجمہ میں مُسۡلِمُوۡنَ کا ترجمہ صلح کی پیشکش کرنے والے کیا گیا ہے۔ یہ معنے لغت کے لحاظ سے غلط نہیں۔ اسلام کے لفظی معنے یہ ہو سکتے ہیں۔ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے، کسی کو اپنا کام سونپیں، صلح کے طالب ہوں، کسی امر یا خصوصیت کو چھوڑ دیں۔

☆......☆......☆

ریورٹ جلسہ سالانہ گیمبیا

بقیہ:...... ریورٹ جلسہ سالانہ گیمبیا

.... از صفحہ نمبر 4

احمدیت نے پورے ملک کو دین سکھایا ہے اس لئے جماعت کی ان خدمات کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

پیراماؤنٹ چیف آف نائیجیریا نے بھی اپنی حکومت کی طرف سے جماعت کو مبارکباد دی اور کہا کہ وہ جماعت کے دعوت نامے کو ردّ نہیں کر سکے کیونکہ جماعت کا کردار بہت بلند ہے اور اسی وجہ سے وہ جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

Bajlinding علاقے کے الکالی نے بتایا کہ یہ دوسرا موقع ہے کہ وہ جماعت کے پروگرام میں شریک ہو رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ احمدیت ایک روشنی لے کر آئی ہے اور یہ روشنی قرآن کی تعلیم کی ہے۔ جماعت نے ہمیں دین سکھایا اور پھر سکول و ہسپتالوں کے ذریعہ انسانیت کی خدمت کی۔

نومبائعین کے نمائندہ نے بتایا کہ آج نماز جمعہ میں تلاوت قرآن کریم اور خطبہ جمعہ میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر نے ثابت کیا ہے کہ اصل راستہ احمدیت کا راستہ ہے۔ اور مَیں خوش ہوں کہ مَیں نے اس راستہ کو اختیار کیا۔ الحمدللہ۔

پہلے سیشن میں امیر صاحب سینیگال مع وفد، مشنری انچارج گنی بساؤ، مختلف علاقوں کے ڈسٹرکٹ چیفس، کئی الکالیس، مختلف علاقوں کے امام نیز سرکاری افسران وغیرہ بھی شامل ہوئے تھے۔

پہلے سیشن میں مڈل، ہائی سکولز، بی اے اور ایم اے میں اعلیٰ کارکردگی حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات بھی کی تقسیم کئے گئے جو اعلیٰ کارکردگی پر دیئے جاتے ہیں۔ انعامات میڈلز، تعلیمی سرٹیفکیٹ، قرآن کریم کا نسخہ اور ایک رقم پر مشتمل تھے۔ مکرم نیشنل سیکرٹری صاحب نے طلباء و طالبات کے اسماء کا اعلان کیا اور مکرم ابراہیم اخلاف صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔

افتتاحی اجلاس کے اختتام پر ایک پریس کانفرنس ہوئی جس میں ملک بھر کے میڈیا ہاؤسز شامل ہوئے۔ مرکزی مہمان مکرم ابراہیم اخلاف صاحب نے سوالات کے جواب دیئے۔ آپ نے اپنے جوابات میں اس بات کا ذکر کیا کہ جماعت احمدیہ کا ماٹو ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ ہے۔ اور جماعت خدمت انسانیت کے پر یقین رکھتی ہے۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

جلسہ کے دوسرے دن کے پہلے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ ترجمہ کے بعد ایک نظم پیش کی گئی۔ بعد ازاں مختلف تربیتی موضوعات پر مشتمل تقاریر ہوئیں۔

پہلی تقریر خاکسار نے ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطور رحمۃ للعالمین“ کے موضوع پر کی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ موجودہ زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اسلام کی تعلیم پر ظلم و ستم حوالہ سے بے بنیاد الزامات لگائے جاتے ہیں حالانکہ اس کے برعکس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی پر نظر ڈالنے سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ظلم و ستم برداشت کیا اور اس کا جواب رحمت سے دیا۔ اسی لئے آپ رحمۃ للعالمین کہلائے۔

دوسری تقریر صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے ”اسلام امن کا پیغام، مسلمان امن کا پیغامبر“ کے موضوع پر کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام کی تعلیم ایسی پُر امن ہے کہ مسلمان بلاتفریق سب کے لئے ایک مفید وجود بن جاتا ہے۔

تیسری تقریر ایریا مشنری فرافینی مکرم حفاظت احمد نوید صاحب نے ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جماعت احمدیہ کی نظر میں مقام“ کے موضوع پر کی۔ آپ نے بتایا کہ بانئ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ السلام نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کرنے کے لئے آپؐ کی اتباع لازمی قرار دی ہے۔ مکرم حفاظت احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے اپنی تقریر کو مزین کیا۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے آپؐ کی پاک سیرت کے چند واقعات پیش کئے۔

چوتھی تقریر مکرم Ust Musa Bah نے ’خلافت‘ کے موضوع پر کی۔ آپ نے بتایا کہ خلافت ہی حبل اللہ ہے اور اسی کے ذریعے امت واحدہ کا تصور مکمل ہوتا ہے۔ اور یہ تصویر اس وقت ساری دنیا احمدیت میں دیکھ رہی ہے۔ اس وقت ہمیں دیکھنا ہوگا جبکہ مختلف جہتوں سے خودساختہ خلافت کی آوازیں اٹھ رہی ہیں کہ خلافت حقہ کونسی ہے۔ یقیناً وہ خلافت احمدیہ ہی ہے جو امّت واحدہ کا باعث بنی ہوئی ہے۔ اور ساری دنیا کے اتحاد و امن کی ضمانت دیتی ہے۔

پیراماؤنٹ چیف (گیمبیا کے تمام ڈسٹرکٹ چیفس کے سربراہ ہیں) جلسہ کے دوسرے دن جلسہ گاہ میں موجود تھے۔ آپ نے تمام چیفس کے ایماء پر جماعت کو جلسہ کی مبارکباد دی اور بتایا کہ جماعت کا کردار انتہائی اعلیٰ ہے۔

دوسرے دن لجنہ نے اپنا الگ اجلاس کیا۔ لجنہ کے اجلاس میں تقاریر کے عناوین درج ذیل ہیں:

امّ المومنین حضرت خدیجہؓ کی عظیم الشان قربانیاں۔ سیرت حضرت امّاں جانؓ۔ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ تربیت اولاد۔

جلسہ میں نومبائعین اور غیر از جماعت کی ایک بڑی تعداد شرکت کرتی ہے۔ خاص طور پر ان کی تعلیم و تربیت کے پیش نظر یہ عناوین رکھے گئے۔

لجنہ کے سیشن سے قبل مرکزی مہمان مکرم ابراہیم اخلاف صاحب نے لجنہ کو نصائح کرتے ہوئے کہا کہ اسلام نے عورت کو عظیم مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو عزت دی ہے اور اس لئے ان اقدار کی حفاظت کریں۔ بچوں کی تربیت میں سب سے اہم کردار ماں کا ہے اس لئے آگے بڑھیں اور اپنا کردار ادا کریں۔

اسی سیشن میں اعلیٰ کارکردگی حاصل کرنے والی طالبات میں میڈلز اور انعامات تقسیم کئے گئے

جلسہ سالانہ کا تیسرا دن

اختتامی سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد ایک نظم ہوئی۔ بعد ازاں اختتامی سیشن میں مکرم امیر صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ جلسہ کے دوران سیکھی ہوئی باتوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں اور ان باتوں کی جگالی کرتے رہیں۔ ہمیشہ خلافت کے وفادار رہیں۔

مرکزی مہمان نے عربی اور انگلش میں تقریر کی۔ آپ نے احمدیوں کو مخاطب ہو کر کہا کہ احمدی اس ملک کے وفادار ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے: اللہ، اس کے رسول اور اولوا الامر کی اطاعت کرو۔ مرکزی مہمان نے بتایا کہ اولی الامر میں حکومت وقت بھی شامل ہے اس لئے ہر احمدی حکومت کا سب سے زیادہ وفادار ہے اور ملک کے لئے اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ اختتامی اجلاس دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اللہ کے فضل سے جلسہ کے تینوں دن نماز تہجد باجماعت کا بھی اہتمام کیا گیا۔ نیز درس القرآن اور درس الحدیث کا بھی انتظام تھا۔

جلسہ سالانہ کو میڈیا نے غیر معمولی کوریج دی۔ دو ریڈیو سٹیشنز نے جلسہ کی کارروائی براہِ راست نشر کی۔ دیگر پرائیوٹ ریڈیو سٹیشنز نے بھی جلسہ کی خبر نشر کی۔ اسی طرح تمام نیشنل اخبارات نے جلسہ سے متعلق خبریں مع تصاویر شائع کیں۔ بعض اخبارات نے سرورق پر ہی جلسہ کی خبر شائع کی۔

غیر از جماعت احباب کے تأثرات

بعض غیر احمدی احباب کے تأثرات بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ مکرم ابراہیم اخلاف صاحب عرب احمدی ہیں۔ گیمبیا میں یہ تأثر تھا کہ احمدیت صرف پاکستانیوں میں ہے۔ یاد رہے کہ یہاں کی نام نہاد اسلامک سپریم کونسل نے جلسہ سے کم و بیش دو مہینے پہلے جماعت کے خلاف فتویٰ دیا تھا جو ریڈیو اور ٹی وی پر بار بار نشر کیا گیا کہ احمدیت کی بنیاد پاکستان میں ہے۔ گویا صرف پاکستانی ہی احمدی ہیں اور چونکہ عربوں نے انہیں غیر مسلم قرار دیا ہے اس لئے عربوں میں سے کوئی احمدی نہیں۔ ابراہیم اخلاف صاحب کو عربی لباس میں دیکھ کر بہت سے غیر از جماعت احباب کے دلوں سے یہ تاثر دور ہوا۔ اور جب انہوں نے عربی میں تقریر کی تو کئی نومبائعین نے کہا کہ ہم تو خیال کرتے تھے کہ احمدیت صرف پاکستانیوں میں ہی ہے۔

ایک خاتون نے پہلی دفعہ جلسہ میں شرکت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پر جلسے کا اتنا اچھا اثر پڑا کہ واپسی پر ان کی آنکھیں اشکبار تھیں۔

ایک غیر از جماعت دوست جلسہ کے بعد کہنے لگے کہ اگر احمدی احباب مسلمان نہیں تو کون مسلمان ہے؟

ایک پولیس آفیسر نے کہا کہ جلسہ سے پہلے جو میرے تاثرات تھے وہ جلسہ کے بعد بالکل مختلف ہو چکے ہیں

ایک اور غیر از جماعت دوست کہنے لگے کہ یہ جلسہ دوسرے لوگوں کے جلسوں سے مختلف ہے۔ یہاں عورتیں اور مرد علیحدہ علیحدہ اپنے پروگرام کر رہے ہیں۔ اور پردے کی وجہ سے اکٹھے ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب سے وہ جلسے میں آئے ہیں یہ بات نوٹ کی ہے کہ عورتیں کہیں بھی مردوں میں mix نہیں ہو رہیں۔ اور گیمبیا کے ماحول کے لحاظ سے یہ غیر معمولی بات ہے۔

بہت سے نومبائعین نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ جلسہ میں شامل ہو کر ہی انہیں صحیح رنگ میں معلوم ہوا ہے کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دفعہ جلسہ میں 8000 سے زائد مرد و زن نے شرکت کی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

☆......☆......☆

بقیہ: حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورۂ جرمنی 2015ء از صفحہ 2

Karlsruhe، Gelhausen، Friedberg، Neuhof، Mainz، Ginsheim اور Hamburg سے آئی تھیں۔

بعض جماعتوں سے یہ فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ خصوصاً ہمبرگ شہر سے آنے والی فیملیز پانچ صد کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچی تھیں۔

جرمنی کی جماعتوں کے علاوہ ملک Lithuania سے آنے والے احباب نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بڑے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والوں میں سے ایک بڑی تعداد ان فیملیز کی تھی جو دوران سال پاکستان سے یہاں پہنچی تھیں اور اپنی زندگی میں پہلی بار خلیفۃ المسیح کے دیدار سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ اپنے ہی ملک میں، اپنے ہم وطنوں کے مظالم سے ستائے ہوئے یہ لوگ اور ان کے بچے اور بچیاں کتنے ہی خوش نصیب تھے کہ انہوں نے آج اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند ساعتیں گزاریں۔ ان کے غم کافور ہوئے اور دل تسکین سے بھر گئے اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانے لے کر یہاں سے رخصت ہوئے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر پندرہ منٹ پر ختم ہوا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین منعقد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 25 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم فوزان رضا، عزیزم عدن محمود، عزیزم امنگ محمود، عزیزم صباحت احمد شکیل، عزیزم بلال احمد، عزیزم تحسین رضا احمد، عزیزم باسل احمد بٹ، عزیزم ملک فاران احمد، عزیزم احتشام احمد، عزیزم مغفور احمد، عزیزم باسل احمد باجوہ، عزیزم جہانزیب تنویر، عزیزم صہیب کامران جاوید، عزیزم ذیشان محمود ملک، عزیزم فاران محمود ملک، عزیزم زکی احمد، عزیزم جاذب احمد، عزیزم شازل ناصر۔

عزیزہ تہمینہ احمد، عزیزہ کائنات نفیس، عزیزہ سائرہ عفت، عزیزہ غزالہ تحریم، عزیزہ مریم گل، عزیزہ حالہ قمر ظفر، عزیزہ قرۃ العین۔

آمین کی تقریب میں حصّہ لینے والی یہ بچیاں اور بچے درج ذیل جماعتوں سے آئے تھے۔

Heilbronn، Bruchsal، Nürnberg، Lübeck، Eppelheim، Bremen، Pforzheim، Karlsruhe، Heidelberg، Buxtehude، Hannover، Ratingen، Soest، Dortmund، Calw، Waiblingen، Renningen اور Esslingen۔

اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے Hannover سے آنے والے بچوں اور بچیوں نے 350 کلومیٹر اور Bremen سے آنے والے بچوں نے 430 کلومیٹر کا سفر طے کر کے شمولیت کی سعادت پائی۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بعض دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

آج شام کے اس پروگرام میں جرمنی کی 43 جماعتوں سے آنے والی 56 فیملیز کے 204 افراد اور 48 افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

Kassel سے آنے والی فیملیز 180 کلومیٹر اور Hannover سے آنے والی فیملیز 350 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے اپنے آقا کے دیدار کے لئے پہنچی تھیں۔ ان سبھی فیملیز اور افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔

دعوتِ ولیمہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم سعید رفیق صاحب مبلغ سلسلہ کی دعوت ولیمہ میں شرکت فرمائی۔ اس تقریب کا انتظام بیت السبوح کے ہی ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ (سعید رفیق صاحب MTA انٹرنیشنل (لندن) کے شعبہ لائبریری میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور ان کی شادی جرمنی میں ہوئی ہے)

اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے اور پونے دس بجے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

..............................(باقی آئندہ)

☆......☆......☆

کیا بدھ مت کی تمام تاریخ خونریزی سے مکمل طور پر پاک ہے؟

طارق حیات۔ مربی سلسلہ احمدیہ

ایک غلط فہمی

آج دنیا امن و امان کے حوالہ سے سنگین ترین دور سے گزر رہی ہے۔ مختلف خطوں میں جاری بدامنی کے مجموعی نتائج جمع کریں تو اس خونریزی، انسانی جانوں کے اتلاف، مالی نقصانات اور دیگر بداثرات کا حجم بہت بڑی عالمی جنگ کے مجموعی عواقب سے کسی طور پر کم نہیں ہوگا۔

ایسے ماحول میں عالمی میڈیا اور اسلام دشمن عناصر جہاں اسلام کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈا میں مصروف کار ہیں وہاں بظاہر تعلیم یافتہ، روشن خیالی کے دعویدار، اعتدال پسند لوگوں میں یہ غلط فہمی بھی راہ پا چکی ہے کہ دنیا کا چوتھا بڑا مذہب بدھ مت سراسر امن و سلامتی، عدم تشدد کا درس دیتا ہے اور گوتم بدھ سے لے کر آج تک بدھ مت کی تمام تر تاریخ خونریزی سے مکمل طور پر پاک ہے۔

پس اسلام کی درست اور حقیقی پرامن تعلیم کو عام کرنے کی طرح تاریخ مذاہب عالم سے ناآشنا لوگوں کو بدھ مت کی تاریخ کے چند حقائق سے آشنا کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کیونکہ دنیا کا کوئی مذہب بھی دہشتگردی کا حامی نہیں ہے، صرف دیکھنے والی آنکھ کا فرق ہے۔ اگر اسلام کی مقدس کتاب قرآن کریم کی آیات سے سیاق و سباق کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنی مرضی کا استنباط کر کے مسلمانوں کو دہشتگرد کہا جا سکتا ہے تو لاکھوں مردوں، عورتوں بچوں کے قتل کرنے اور پوشاک بیچ کر تلواریں خریدنے کے حکم والی آیات کی حامل کتب کے پیروکاروں کو بھی وہی نام دینا ہوگا۔

قارئین کرام! دہشتگردی اور انتہا پسندی کا کوئی بھی مذہب نہیں ہؤا کرتا ہے، مثلاً دہشت گردی کی واردات میں حملہ آور اگر کسی عسکری ادارہ کا یونیفارم پہن کر آجائیں تو اس محافظِ قانون ادارہ کو دہشتگرد نہیں کہا جا سکتا ہے بلکہ یہ نام اور یونیفارم وغیرہ تو دہشتگروں کا دھوکہ ہے جسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔

بدھ مت کی طرف آئیں تو 8 جنوری 2010ء کو مشہور اشاعتی ادارہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے Micheal Jerryson اور Mark Juegensmeyer کی مشترکہ تحقیق شائع کی۔ قریباً پونے تین صد صفحات کی Buddhist Warfare کے عنوان والی یہ کتاب بتاتی ہے کہ بظاہر صلح کل کی پالیسی اور آہنسا کے حوالہ سے معروف مذہب بدھ مت کی کئی صدیوں کی تاریخ بتاتی ہے کہ بدھ اکابرین نے قتل و غارت کی سرپرستی کی بلکہ جنگ وجدل کی راہ اپنائی۔

صدیوں پر محیط بدھ مت کی تاریخ کا جائزہ بتاتا ہے کہ مختلف ادوار میں بدھ لیڈروں نے مذہب کے نام پر سیاہ کام کروائے مثلاً چھٹی صدی عیسوی میں چین کے علاقوں کے ان سپاہیوں کو بھی ''بدھی ستوا'' کا غیر معمولی مذہبی درجہ دیا گیا جنہوں نے اپنے مخالفین کو تہہ تیغ کیا تھا حالانکہ مذکورہ بالا مذہبی مقام بدھ مت کے ہنایانہ فرقوں میں ''مثالی انسانوں'' کے لئے مخصوص ہے۔ پھر سترہویں صدی عیسوی میں تبت میں سب سے بڑے مذہبی رہنما پانچویں دلائی لامہ نے اپنے عناد کی بناء پر منگول بادشاہ کے قتل کو روا رکھا۔

عصر جدید میں تھائی لینڈ کے شورش زدہ علاقوں میں کئی لوگ بیک وقت ''تارک الدنیا'' بھی کہلاتے ہیں اور بندوقیں اٹھائے برسرپیکار بھی ہیں۔

مذکورہ بالا کتاب کے مندرجات، تاریخی حقائق اور مصنفین کے تبصرے اور تجزیے بتاتے ہیں کہ مذہب اور جنگ وجدل کے موضوع پر بدھ مت کو یہودیت، عیسائیت اور اسلام سے الگ مقام دینا ناانصافی ٹھہرے گا۔ اس کتاب میں بدھوں کے چین، تبت، کوریا، جاپان، منگولیا، سری لنکا اور تھائی لینڈ وغیرہ میں جنگی معرکوں کا حوالہ دے کر دکھایا گیا ہے کہ نام نہاد امن پسند بدھ مت کی تاریخ اور مذہبی روایات بھی انسانوں کے پرتشدد رویّوں اور قتل و غارت گری پر آمادگی کے بھینٹ چڑھ گئیں۔

قارئین کرام! یہ کتاب اور اس جیسی دیگر کتب سے استفادہ تو درکنار اگر صرف دور جدید کے اخبارات و رسائل کے مطالعہ پر ہی اکتفا کیا جائے تو ایسی مثالیں کھل کر سامنے آتی ہیں کہ کس طرح بدھ مت کے پیروکاروں نے خون سے ہاتھ رنگے۔ مثلاً تھائی لینڈ کے جنوبی علاقوں میں مسلمانوں کے خلاف بدھ مت کی خانقاہوں کو عسکری ادارے بنا دیا گیا۔ پھر بدھ مت والوں کے ہاتھوں میانمار کے سینکڑوں روہنگیا مسلمانوں کی سوختہ لاشیں اور لاکھوں بے خانماں لوگوں کی بے سروسامانی دنیا کے تمام مہذب ملکوں میں نہ چاہتے ہوئے بھی ٹی وی سکرینوں پر دیکھی گئی۔ سری لنکا کی 1983ء سے 2009ء تک جاری رہنے والی بدنام زمانہ خانہ جنگی میں بدھ اکابرین تامل باغیوں کے خلاف نہ صرف حکومت وقت کو اکساتے رہے بلکہ طاقت کے شدید ترین استعمال کو بھی جائز قرار دیا۔ گوتم بدھ کی طرف منسوب ہونے والوں نے مسلمانوں کی تجارتوں کے بائیکاٹ کا اہتمام کیا، غیر سرکاری مذہبی پولیس بنائی اور بدھوں نے کولمبو میں مسجد پر بھی بلوہ کیا۔

دیگر ممالک کی تفاصیل چھوڑتے ہوئے اگر صرف تبت کے علاقہ کا ذکر کروں تو چینی حکام متعدد بار اعلان کر چکے ہیں کہ تبت میں ہونے والی بدامنی کا محرک دلائی لامہ ہے۔ چینی حکام کا کہنا ہے کہ ہم نے بدھ راہب خانوں پر چھاپے مار کر اسلحہ برآمد کیا ہے جس میں 176 بندوقیں اور 7,725 پاؤنڈز دھماکہ خیز مواد شامل ہے۔

پس اسلام پر دہشتگردی کا الزام لگانے والوں کے لئے عرض ہے کہ دہشتگردی کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔

☆......☆......☆

مڈغاسکر میں پہلے سینٹرل مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد

مجیب احمد۔ مشنری انچارج، مڈغاسکر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ مڈغاسکر کو مورخہ 6 مارچ 2015ء بروز جمعۃ المبارک دارالحکومت انتاناناریو (Antananarivo) میں اپنے پہلے مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

اس مشن ہاؤس میں دفاتر، گیسٹ ہاؤس اور رہائش کی جگہ شامل ہے۔

سنگ بنیاد کی تقریب کے لئے احباب جماعت کے علاوہ بعض مہمانان کو بھی قبل از وقت مدعو کیا گیا۔ نماز جمعہ کے بعد تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہؤا۔ بعد ازاں ایک نظم، ایک قصیدہ اور بچوں کی طرف سے ایک ترانہ پیش کیا گیا۔

بعد ازاں بنیاد کی اینٹیں رکھی گئیں۔ پہلی اینٹ خاکسار کو رکھنے کی توفیق ملی۔ اس کے بعد احباب جماعت، واقفین نو نیز جماعتی سکول کے سٹاف نے بھی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ مہمانان کرام کو بھی اینٹ رکھنے کا موقع دیا گیا۔ دعا کے بعد تمام احباب کو کھانا پیش کیا گیا۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مشن ہاؤس کی تعمیر کے ہر مرحلہ کو ہمارے لئے آسان کرے اور یہ کام بخیر و خوبی پایۂ تکمیل کو پہنچے اور جماعت احمدیہ مڈغاسکر ترقی کی راہوں پر گامزن رہے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کنشاسا کے 18ویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب انعقاد

(رپورٹ: فرید احمد بھٹی۔ مبلغ کنشاسا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ صوبہ کنشاسا کو مورخہ 22 فروری 2015ء بمقام کنشاسا شہر اپنا 18واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

ایک روز قبل 21 فروری 2015ء کو مکرم مولانا نعیم احمد باجوہ صاحب امیر و مشنری انچارج کونگو کشاسا نے جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لیا اور ناظمین اور کارکنان کو اہم ہدایات و نصائح دیں۔

22 فروری 2015ء بروز اتوار کو جلسہ کا باقاعدہ آغاز پرچم کشائی سے ہوا۔ مکرم امیر صاحب کونگو نے لوائے احمدیت اور مکرم عمر ابدان صاحب نائب امیر کونگو نے عوامی جمہوریہ کونگو کا پرچم لہرایا۔ اس کے بعد دعا ہوئی۔

پہلا سیشن

جلسہ سالانہ کے پہلے سیشن کا آغاز مکرم مولانا نعیم احمد باجوہ صاحب کے زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ مکرم موسیٰ LELE صاحب نے تلاوت کی اور اس کا فرنچ ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام مکرم عیسیٰ Museju صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا تفصیلی ذکر کیا اور قرآن کریم کی خوبصورت تعلیمات پر روشنی ڈالی۔

افتتاحی تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

پروگرام کے مطابق اجلاس جاری رہا اور مندرجہ ذیل عناوین پر مشتمل تقاریر ہوئیں:

☆......'انفاق فی سبیل اللہ' از مکرم ابوبکر Mbuyi لوکل مبلغ۔

☆......'خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات اور ان کی اہمیت' از مکرم انس موسو صاحب لوکل معلم۔

☆......' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مصائب و تکالیف میں اسوۂ حسنہ' از مکرم عمر ابدان صاحب نائب امیر کونگو۔

☆......'حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے اغراض و مقاصد' از مکرم ابو بکر Tshitenge صاحب۔

پہلے سیشن کے بعد نماز ظہر و عصر جمع کرکے ادا کی گئیں۔

اختتامی سیشن

اختتامی سیشن کی صدارت بھی مکرم مولانا نعیم احمد باجوہ صاحب امیر و مشنری انچارج کونگو نے کی۔ سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو خاکسار نے کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ مکرم ابوبکر Mbuyi صاحب نے ایک گروپ کے ساتھ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم موسیٰ Lele صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں امن عالم کے قیام کے لئے سعی کے موضوع پر بات کی جس میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودات پیش کئے۔ دوسری تقریر مکرم احمد بوبا صاحب نے بعنوان' اسلام احترام آدمیت اور دوسروں کے احساسات و جذبات کا خیال رکھنے کا درس دیتا ہے' کی۔

اختتامی تقریر مکرم امیر جماعت احمدیہ کونگو نے کی۔ آپ نے ''خلافت عدل اور امن کا منبع ہے'' کے موضوع پر بات کی۔

اختتامی تقریر کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب نے احباب جماعت و مہمانان کرام کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔

اس سال مہمانوں میں چیف جسٹس آف سپریم کورٹ ،وفاقی و صوبائی وزراء کے نمائندگان اور لیبیا کے سفارتخانے کے سفیر اور بینن کے سفارتخانے کے نمائندہ سمیت اہم سرکاری و غیر سرکاری افراد نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل 148 مہمانان کرام نے شرکت کی۔

میڈیا کوریج

اس جلسہ کے انعقاد کی خبریں قومی ٹی وی چینلز کے علاوہ متعدد دیگر چینلز نے بھی نشر کیں۔ چینلز کے اسماء درج ذیل ہیں: (1)۔ RTNC1+radio اور RTNC 2 (یہ کونگو کے سرکاری ٹی وی چینلز ہیں)۔ (2)۔ RTVS1۔ (3)۔ B-ONE+ (4)۔ Radio Horizon 33۔ (5)۔ Global TV۔ (6)۔ Ssa۔

کونگو کے اہم اخبارات نے بھی جلسہ کے متعلق آرٹیکلز شائع کیے۔ اخبارات کے نام مندرجہ ذیل ہیں: (1)۔ le Potentiel۔ (2)۔ L'avenir۔ (3)۔ Le Phare۔ (4)۔ Forum Des As۔ (5)۔ La Tempête Des Tropiques۔ (6)۔ Le Grand Témion۔ (7)۔ L'Observateurs۔ (8)۔ Le Globe Terrestre۔ (9)۔ Le Climat Tropical۔

TV اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ تقریباً 3 ملین افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

نمائش کتب اور پمفلٹس کی تقسیم

جلسہ کے موقع پر جماعتی کتب و لٹریچر کی نمائش لگائی گئی تھی۔ اس نمائش میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کئے جانے والے قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم رکھے گئے۔ اس کے علاوہ فرنچ لٹریچر بھی رکھا گیا تھا۔

تمام مہمانوں میں فرنچ اور لنگالا زبان میں پمفلٹس تقسیم کئے گئے۔ یہ پمفلٹس ''احمدیت کا تعارف'' اور ''مسیح موعود کا ظہور'' کے عنوان سے شائع کردہ ہیں۔ اسی طرح بعض معززین کو "World Crisis and the Pathway to Peace" اور جماعتی کیلنڈر اور Key Chain تحفۃً پیش کی گئیں۔ ایک پمفلٹ 'اسلام میں نکاح و شادی' کے عنوان سے بھی شاملین جلسہ میں تقسیم کیے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے شدید بارش کے باوجود امسال 23 جماعتوں کی نمائندگی اور مہمانوں سمیت جلسہ کی کل حاضری 613 رہی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس جلسہ کے شاملین کو جلسہ کے اغراض و مقاصد پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ شاملین جلسہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو آپؑ نے ان کے لیے فرمائی ہیں۔ آمین۔

☆......☆......☆

ہیومینٹی فرسٹ کے تحت کروشیا میں ڈاون سنڈروم بیماری کے شکار بچوں کے لئے امدادی پراجیکٹ

زبیر خلیل خان (کروشیا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کروشیا میں گزشتہ سال (2014ء) جماعت کی رجسٹریشن کا کام مکمل ہؤا اور اس طرح جماعت احمدیہ کروشیا کی تبلیغی مساعی کے ساتھ ساتھ ہیومینٹی فرسٹ کے تحت بھی مختلف پراجیکٹس پر کام شروع کردیا گیا۔ سیلاب زدگان کی مدد کے علاوہ ضرورتمند اور غریب افراد کو اشیائے خردونوش مہیا کی گئیں۔ ایک مقامی ادارہ جو غریب افراد کو روزانہ خوراک مہیا کرتا ہے اس کو خوراک کے لئے اشیاء مہیا کی گئیں۔

امسال کروشیا کے دارالحکومت زاغرب میں ڈاؤن سنڈروم کی بیماری کے شکار بچوں کی تنظیم نے جماعت سے رابطہ کیا اور یک صد پچاس کے لگ بھگ بچوں اور دیگر ضرورتمند اور غریب افراد کو نظر کی عینکیں مہیا کرنے کی درخواست کی۔ احمدیہ مشن کروشیا نے پراجیکٹ کی تفصیلات تیار کرکے ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کے چیئرمین محترم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب کو بھجوادیں۔ پراجیکٹ کی منظوری کے بعد مقامی طور پر متأثرہ بچوں اور افراد کی نظروں کے ٹیسٹ کروائے گئے اور مطلوبہ عینکیں مہیا کی گئیں۔

ایک کلاس روم میں ہیومینٹی فرسٹ کے بینرز لٹکائے گئے۔ رضا کاروں نے ہیومینٹی فرسٹ کی شرٹیں (shirts) پہنی ہوئی تھیں۔ اس پراجیکٹ کو کروشین میڈیا میں بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔ کروشیا کے نیشنل ٹی وی HRT کی ٹیم خاص طور پر ڈاؤن سنڈروم کی بیماری میں شکار بچوں کو دیکھنے آئی اور کروشیا کے ہر دلعزیز پروگرام DOBRO JUTRO HRVATSKA یعنی صبح بخیر کروشیا پروگرام میں ہیومینٹی فرسٹ کے اس پروگرام کے بارہ میں تمام تفصیلات پانچ منٹ تک براہ راست نشر کیں۔

شام کو ایک مقامی اسکول کے ہال میں کروشین ممبر پارلیمنٹ محترم مسٹر پانڈک کی صدارت میں پروگرام منعقد کیا گیا۔ جس میں اسکول کی پرنسپل کے علاوہ بچوں کے والدین نے بھی شرکت کی۔ اس پروگرام کی بھی مقامی میڈیا نے بھرپور کوریج کی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کروشیا میں جماعت احمدیہ کو روز افزوں ترقی دے۔ آمین

☆......☆......☆

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

''جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 408۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

بقیہ خطاب حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ ......ازصفحہ نمبر 20

حفاظت اور ان کو سنوار کر ادا کرنے کی طرف توجہ دینی ہوگی۔ گوکہ مَیں یہاں عبادت کی بات دوسرے نمبر پر کر رہا ہوں لیکن اصل میں سب سے اوّل عبادت ہی ہے اور ہمارا تو اصل سہارا اللہ ہی ہے اور ہم نے ہمیشہ اُسی سے مدد لینی ہے۔ پس جب آپ کا شمار عابدات میں ہوجائے گا تو آپ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو اپنے اوپر اترتا دیکھیں گی، آپ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کی وارث بنیں گی جب کہ اس کے بغیر آپ کی تمام کوششیں بے فیض ہوں گی، کسی پھل کے بغیر ہوں گی۔

پس اپنے دلوں کو ٹٹولتے ہوئے تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے اپنے آپ کا شمار عابدات میں کروائیں۔ ایسی عورتوں میں کروائیں جو عبادت کرنے والی عورتیں ہوں۔ کیونکہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ عبادات کے بغیر ایک احمدی کی زندگی نامکمل ہے۔ آپ میں سے بہت سی اپنے ملک کے نامساعد حالات کی وجہ سے، تکلیف دہ حالات کی وجہ سے، تنگی کی وجہ سے یہاں آئی ہیں اور یہ نامساعد اور تکلیف دہ حالات جیسا کہ مَیں کل خطبہ میں ذکر کر چکا ہوں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کو ماننے کی وجہ سے پیش آئے ہیں اس لئے ہر روز جو آپ پر طلوع ہو اور ہر دن جو چڑھے آپ کے ذہن میں یہ بات بٹھاتے ہوئے طلوع ہو کہ اس ملک میں امن سے زندگی گزارنے کا اللہ تعالیٰ نے جو موقع ہمیں دیا ہے یہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے ہر دن کا آغاز خدا کی عبادت سے کریں اور اُس کے نام سے کریں اور حقیقی طور پر عبادت گزار بن جائیں۔ اور پھر سارا دن اس کا احساس اگر آپ کے ذہنوں میں رہے تو اس سے آپ کی زندگیاں سنور جائیں گی۔

اپنے بچوں کو بھی یہ باور کروا دیں اور اُن کے ذہنوں میں بھی یہ ڈال دیں کہ آج جو تم پر اللہ تعالیٰ کے فضل ہو رہے ہیں، آج جو تم اعتماد کی زندگی گزار رہے ہو یہ سب خدا کے فضلوں کی وجہ سے ہے۔ ہماری اپنی کوشش، اپنی کاوش کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے اور اب ان فضلوں کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس خدا کے سامنے جھکنے والے، اس کا شکر ادا کرنے والے بن جائیں اور اس کی عبادت کرنے والے بن جائیں اور ایک عورت ماں کے ناطے بچوں کے ساتھ زیادہ تعلق رکھنے والی ہوتی ہے، اس کا زیادہ اٹھنا بیٹھنا ہوتا ہے۔ بچپن میں بچے باپ کی نسبت ماں سے زیادہ attach ہوتے ہیں۔ تو اگر ابتدا سے ہی اپنے عمل سے اور اپنی باتوں سے بچوں کے ذہن میں یہ بات راسخ کر دیں، بٹھا دیں تو نسلاً بعد نسلٍ عبادتگزار پیدا ہوتے چلے جائیں گے اور نتیجتاً احمدیت کے پیغام کو پھیلانے والوں کی ایک کے بعد دوسری فوج تیار ہوتی چلی جائے گی۔ لیکن عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ عورتیں اچھے حالات کی وجہ سے پہلے کے گزارے ہوئے تنگی کے دنوں کو زیادہ جلدی بھول جاتی ہیں اور یہ عورت کی فطرت ہے اور اس کی ترجیحات مختلف ہوتی ہیں۔ لیکن ایک احمدی عورت کو چاہئے کہ اپنی ترجیحات کو دنیاداری کی طرف لے جانے کے بجائے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے نیچے لائیں۔ اپنے گھروں کو عبادتوں سے ہر وقت سجائے رکھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ گھر جس میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جس میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

(صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا باب استجاب صلاۃ النافلۃ ......، حدیث 1823 دار الکتاب العربی بیروت 2008ء)

پس اپنے گھروں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکرِ الٰہی سے سجائے رکھیں تاکہ آپ کے گھروں میں زندگی کے آثار ہمیشہ نظر آتے رہیں۔ بجائے اس کے کہ آپ کے خاوند آپ کو عبادت کی طرف توجہ دلانے والے ہوں آپ اپنے خاوندوں کو نمازوں کے لئے جگانے والی اور توجہ دلانے والی ہوں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خاوند صبح اٹھے نماز کے لئے جاگے تو بیوی کو جگائے۔ اگر وہ نہ جاگے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے ڈالے۔ اور اگر بیوی پہلے جاگنے والی ہو تو خاوند کو جگائے۔ اگر وہ نہ جاگے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے ڈالے تاکہ وہ نماز کے لئے جاگ جائے۔

(سنن ابی داؤد کتاب قیام اللیل باب قیام اللیل حدیث 1308 دار المعارف الریاض)

پس اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنے اور اپنے گھر والوں کو نماز کی طرف توجہ دلانے کی ذمہ داری صرف مرد کی نہیں ہے بلکہ عورت کی بھی ہے اور عورت پر اپنے بچوں کے نگران ہونے کی وجہ سے ان کے جگانے کی ذمہ داری بھی ہے اور نمازوں کے لئے ان کو توجہ دلانے کی ذمہ داری بھی ہے۔ پس جس گھر میں عورتیں عبادت کے لئے اپنی راتوں کو زندہ کرنے والی ہوں گی اور اپنے مردوں اور بچوں کو عبادت کی طرف توجہ دلانے والی ہوں گی وہ گھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام فرماتے ہیں کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی نظر میں نیک بنو تو تمہارا خاوند بھی نیک بن جائے گا۔ پس یہ آپ کی نیکیاں ایسی نیکیاں ہیں جو خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہونے والی نیکیاں ہیں۔ اور آپ کو جہاں ان نیکیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب میسر ہوگا جہاں یہ نیکیاں آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنا رہی ہوں گی اور قرب میسر کر رہی ہوں گی وہاں آپ کے گھریلو ماحول کو بھی آپ کے لئے جنت نظیر بنا رہی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض عورتوں کے یہ شکوے بھی دور ہو رہے ہوں گے کہ جو خاوند ہیں وہ ہم پر توجہ نہیں دیتے۔ کافی عورتوں کو شکوے ہوتے ہیں۔ ایک احمدی مرد خدا تعالیٰ کا کچھ نہ کچھ خوف بہرحال اپنے دل میں رکھتا ہے۔ وہ آپ کی عبادتوں کو دیکھتے ہوئے، دل میں خدا کا خوف رکھتے ہوئے حُسنِ سلوک کی طرف متوجہ ہوگا۔ ایک تو اللہ تعالیٰ نے دعا کو سن کر اس کا جو دل پھیرنا ہے وہ تو پھیرنا ہے، آپ کے عمل بھی اس دل کو پھیرنے والے ہوں گے۔ ایک نیک اور دیندار خاتون کی یہی خواہش ہوتی ہے اور ہونی چاہئے کہ سب سے پہلے اس کا خدا اس سے راضی ہو اور پھر یہ کہ اپنے خاوند کی ذمہ داریاں نبھا کر اسے خوش کرے اور پھر اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دے اور ان میں اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے اور جماعت اور خلافت سے اخلاص و وفا کا رشتہ قائم رکھنے کی کوشش کرے اور ان کو تلقین کرتی رہے۔ کیونکہ جس گھر میں یہ چیز پیدا ہوجائے وہ گھر کبھی ضائع نہیں ہوتا۔

پس یاد رکھیں کہ احمدی معاشرے کا ہر گھر، اور ہر گھر کا ہر فرد جماعت کا ایک اثاثہ ہے، ایک asset ہے اور کوئی عقلمند شخص یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ اس کا اثاثہ کبھی ضائع ہو، اس کا مال کبھی ضائع ہو، اس کے گھر کا سامان لٹ جائے۔ اور جس قدر زیادہ قیمتی جائیداد ہوگی اسی قدر زیادہ اس کی حفاظت کا سامان کیا جاتا ہے اور جماعت احمدیہ میں اسی اصول کے تحت کہ جماعت کا اثاثہ اور نہایت قیمتی asset جماعت کا ہر فرد ہے، ہر عورت ہے، ہر بوڑھا ہے، ہر بچہ ہے، اس کی تربیت کا سامان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ یہ قیمتی سرمایہ ضائع نہ ہوجائے۔ اور اسی لئے ہر طبقے کی علیحدہ تنظیم قائم ہے تاکہ ہر سطح پر تربیت کا انتظام ہو۔ ہر عمر اور ہر طبقے کا احمدی اپنے آپ کو جماعت کا فعّال حصہ سمجھے اور قیمتی سرمایہ خیال کرے۔ ہر سطح پر جماعتی نظام کو سنبھالنے کی ہر ایک میں اہلیت و قابلیت پیدا ہو۔ لیکن سب سے اہم ذمہ داری انتہائی بنیادی اکائی ہونے کی وجہ سے، انتہائی بنیادی یونٹ ہونے کی وجہ سے عورت کی ہے جس کے ہاتھ سے بچے پل کر جوان ہوتے ہیں، ایک نسل پل کر نکلتی ہے۔ اس لئے گھر کی سطح پر اگر ایک نیک عورت، ایک پکّی احمدی عورت اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اپنے فرائض کی بجا آوری کرے تو وہ بچے جو ایسی ماؤں کے ہاتھوں سے پل کر عملی زندگی میں آتے ہیں ہمیشہ عبادتگزار اور جماعت سے اخلاص و وفا رکھنے والے بچے ہوتے ہیں۔ اور جن گھروں میں (گھر والے) بے شک نمازیں بھی پڑھ رہے ہوں لیکن جماعتی عہدیداروں پر اعتراض ہوں، جماعت کے بعض معاملات discuss ہوتے ہوں، بلاوجہ کی باتیں کی جاتی ہوں وہاں پھر آہستہ آہستہ جماعت سے بھی دُوری پیدا ہوجاتی ہے اور خلافت سے بھی دُوری پیدا ہوجاتی ہے۔

عورت کے اس اہم مقام کا احساس دلانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے (صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب الجمعۃ فی القریٰ والمدن حدیث 893 دار الکتاب العربی بیروت 2004ء) جہاں وہ اس بات کا خیال رکھے کہ خاوند کے گھر کو کسی قسم کا بھی نقصان نہ ہو۔ کسی قسم کا کوئی مادی نقصان بھی نہ ہو اور روحانی نقصان بھی نہ ہو۔ اُس کے پیسے کا بے جا استعمال نہ ہو کیونکہ بے جا استعمال، اسراف جو ہے یہی گھروں میں بے چینیاں پیدا کر دیتا ہے۔ عورتوں کے مطالبے بڑھ جاتے ہیں۔ خاوند اگر کمزور اعصاب کا مالک ہے تو ان مطالبوں کو پورا کرنے کے لئے پھر قرض لے کر اپنی عورتوں کے مطالبات پورے کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ اس وجہ سے مقروض ہونے کی وجہ سے، اس قرضے کی وجہ سے جب بے سکونی کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے تو فکروں میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور اگر اس کی طبیعت صبر کرنے والی بھی ہے تو پھر مریض بن جاتا ہے۔ کوئی شوگر کا مریض بن گیا، کوئی بلڈ پریشر کا مریض بن گیا۔ اگر خاوند نہیں مانتا تو بعض عورتیں اپنے خاوندوں کے رویّہ کی وجہ سے شوگر اور بلڈ پریشر کی مریض بن جاتی ہیں۔ لیکن اگر آپ نگرانی کا صحیح حق ادا کرنے والی ہوں گی تو نہ تو آپ کسی قسم کا مریض بن رہی ہوں گی، نہ آپ کے خاوند کسی قسم کے مریض بن رہے ہوں گے۔ اگر کوئی خاوند بے صبرا ہے تو گھر میں ہر وقت تُو تکار رہتی ہے یہ بھی مریض بنا رہی ہوتی ہے۔ دونوں صورتوں میں وہی گھر جو جنت کا گہوارہ ہونا چاہئے، جنت نظیر ہونا چاہئے ان لڑائیوں جھگڑوں کی وجہ سے جہنم کا نمونہ پیش کر رہا ہوتا ہے۔ پھر بچوں کے ذہنوں پر اس کی وجہ سے علیحدہ اثر ہو رہا ہوتا ہے۔ ان کی تعلیم و تربیت متاثر ہو رہی ہوتی ہے۔ اس معاشرے میں سچ کہنے کی عادت ڈالی جاتی ہے اور معاشرہ کیونکہ بالکل آزاد ہے اس لئے بعض بچے ماں باپ کے منہ پر کہہ دیتے ہیں کہ بجائے ہماری اصلاح کے پہلے اپنی اصلاح کریں۔ تو اس طرح جو عورت خاوند کے گھر کی، اس کے مال اور بچوں کی نگران بنائی گئی ہے، اپنی خواہشات کی وجہ سے اس گھر کی نگرانی کے بجائے اس کو لٹوانے کا سامان کر رہی ہوتی ہے۔

پس ہر احمدی عورت کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ وہ اپنی دنیاوی خواہشات کی تکمیل کے لئے نہیں بلکہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کی عبادت اور اس کے حکموں پر عمل کرنے کے لئے اس دنیا میں آئی ہے۔ ان باتوں سے عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ تمام ذمہ داریاں صرف عورتوں پر ہیں اور مرد آزاد ہوگئے ہیں۔ مَردوں کے لئے بھی یہی احکام ہیں۔ اس وقت مَیں کیونکہ آپ عورتوں سے مخاطب ہوں اس لئے خاص طور پر آپ کو توجہ دلا رہا ہوں۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو مخاطب کر کے بھی فرمایا ہے کہ بچوں کی اچھی تربیت کے وہ بھی ذمہ وار ہیں۔ اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکے۔ (سنن الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ما جاء فی ادب الولد حدیث 1951 دار المعرفۃ بیروت 2002ء) پس یہ تربیت کرنا باپوں کی بھی ذمہ داری ہے اور ماؤں کی بھی ذمہ داری ہے۔ اور جب تک باپ اپنے عملی نمونے قائم نہیں کریں گے اس وقت تک وہ تربیت نہیں کر سکتے۔

پس آپ دونوں اپنی اولاد کی تربیت کے لئے اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور مرد ہو یا عورت وہ سب ذمہ دار ہیں لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا بچپن سے بچے کیونکہ زیادہ وقت عورت کے پاس رہتے ہیں، ماں کے پاس رہتے ہیں اس لئے اس اچھی تربیت کی وجہ سے جو ایک ماں اپنے بچوں کی کرتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو یہ خاص مقام عطا فرمایا ہے جو فرمایا کہ ''جنت ماں کے قدموں تلے ہے''۔ (کنز العمال جلد 8 جزء 16 صفحہ 192 کتاب النکاح/قسم الاقوال، الباب الثامن فی بر الوالدین، الام حدیث 45431 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء) یہ آپ کی تربیت ہی ہے جو آپ کے بچوں کو اس دنیا میں بھی جنت کا وارث بنا سکتی ہے اور اگلے جہان میں بھی۔ بچوں کے یہ عمل اور آپ کے بچوں کی یہ اعلیٰ تربیت ہی ہے جو ہر وقت بچوں کو خدا سے جوڑے رکھے گی۔ اور بچوں کو بھی آپ کے لئے دعائیں کرنے کی عادت پڑے گی۔ تو بچوں کی جو آپ کے لئے دعائیں ہیں وہ آپ کو بھی اگلے جہان میں جنت کے اعلیٰ درجوں تک لے جانے کا باعث بن رہی ہوں گی۔

پس اگر احمدی بچوں کی مائیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والی بنی رہیں۔ آج اگر آپ اپنی ذمہ داریوں کو صحیح رنگ میں ادا کرتی رہیں، آپ کے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہ ہو، آپ کی ہر بات سچ اور صرف سچ پر بنیاد رکھنے والی بنی رہی تو جماعت احمدیہ کی آئندہ نسلیں انشاء اللہ، اللہ سے تعلق جوڑنے والی نسلیں رہیں گی۔ پس ہر وقت اپنے ذہنوں میں اپنے اس مقام کو بٹھائے رکھیں اور اپنی عبادتوں اور اپنے عملی نمونے کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔ قرآن کریم کے جتنے حکم ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔ تمام اعلیٰ اخلاق جن کی طرف ہمیں اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے انہیں حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیشہ نیکیاں بجا لانے کے ساتھ ساتھ نیکیوں کی تلقین بھی کرتی رہیں۔ برائیوں کو ترک کرنے والی بنیں اور پھر اپنے ماحول میں برائیوں کو روکنے والی بنیں۔ معاشرے میں بھی برائیاں پھیلنے نہ دیں۔ آپس میں ایک دوسرے سے حسن سلوک سے پیش آئیں۔ اپنی رنجشوں اور اپنی ناراضگیوں کو بھلا دیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ عورتیں زیادہ دیر تک اپنی رنجشوں کو دلوں میں بٹھائے رکھتی ہیں۔ اگر آپ کے دل میں بغض و کینے پلتے رہے تو پھر خدا تعالیٰ تو ایسے دلوں میں نہیں اترتا۔ ایسے دلوں کی عبادت کے معیار وہ نہیں ہوتے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام نے تو فرمایا ہے کہ تمہاری دعا اس وقت تک قبول نہیں ہوگی جب تک کہ دشمن کے لئے بھی دعا نہ کرو۔ اس کے لئے بھی تمہارا سینہ صاف نہ ہو۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 96)

پس دعاؤں کی قبولیت کے لئے اپنی رنجشوں کو دور کرنا اور صلح اور صفائی کی فضا پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔

ہمیشہ عاجزی دکھانے والی بنی رہیں۔کبھی ایک دوسرے پر کسی قسم کی بڑائی جتانے کی کوشش نہ کریں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی جماعت میں شامل ہوکر عاجزانہ راہوں کو اختیار کریں گی تو اللہ تعالیٰ کی محبوب بنیں گی۔ہمیشہ اپنے اندر قناعت پیدا کریں۔کسی دوسرے کے پاس کوئی اچھی چیز دیکھ کر کبھی بے صبری پیدا نہ ہو۔ہاں دوسرے کی نیکیوں پر ضرور رشک کریں اور خود بھی نیکیوں کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔لیکن ناشکری اور بے صبری کبھی نہ دکھائیں۔ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزار بندیاں بنی رہیں۔اور یہ شکرگزاری (اگر بنی رہیں گی تو) آپ کو اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کا وارث بنائی گی۔پس ہمیشہ اپنے اندر قناعت پیدا کئے رکھیں اور حسد اور ناشکرگزاری سے بچیں۔جب آپ کے عملی نمونے اور عبادتوں کے معیار قائم ہوں گے تو پھر آپ دیکھیں گی کہ جہاں آپ دنیا کے لئے توجہ کا باعث بن رہی ہوں گی اور اس ذریعے سے تبلیغ کے مواقع حاصل ہو رہے ہوں گے وہاں آپ اپنی اس دنیا کو بھی جنت نظیر بنا رہی ہوں گی۔اپنی نسلوں کو بھی احمدیت پر قائم رکھنے والی بنا رہی ہوں گی اور انہیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنا رہی ہوں گی۔بعض خواتین ملاقات کے دوران اس بات کا اظہار کرتی ہیں کہ اولاد کی طرف سے بڑی فکر ہے خاص طور پر بچیوں کی طرف سے، لڑکوں کی طرف سے بھی بعض حالات میں، کہ یہاں کا ماحول ان پر اثر انداز نہ ہو۔تو یاد رکھیں کہ جیسا کہ میں نے کہا اگر آپ اپنے عملی نمونے دکھائیں گی، خود بھی نظام سے، خلافت سے تعلق جوڑے رکھیں گی اور اپنے بچوں میں اس تعلق کو قائم کرنے کی کوشش کرتی رہیں گی اور سب سے بڑھ کر خود بھی عبادتگزار رہیں گی اور اپنے بچوں کی نمازوں کی بھی نگرانی کرتی رہیں گی تو اللہ تعالیٰ آپ کی ان فکروں کو دُور کردے گا اور اپنی اولاد کی طرف سے ہمیشہ آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رکھے گا۔انشاءاللہ۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو حقیقی معنوں میں اپنی بندیاں بننے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ اور آپ کی اولاد ہمیشہ جماعت احمدیہ کا ایک قیمتی سرمایہ بن کر رہیں۔

اب دعا کرلیں۔

☆......☆......☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 09/اپریل 2015ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم **چوہدری بشارت احمد صاحب (ابن مکرم نثار احمد صاحب چوہدری۔ریڈنگ۔یوکے) کی نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

آپ 7/اپریل 2015 کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئے تھے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت منشی امام دین صاحبؓ کے پوتے تھے۔ 1970ء کے بعد کینیا سے یوکے شفٹ ہوئے تھے۔انتہائی نیک، سلسلہ کے خادم اور بہت ملنسار شخصیت کے مالک تھے۔مالی قربانی میں نمایاں حصہ لیتے اور ہمیشہ معیاری قربانی پیش کیا کرتے تھے۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم افتخار چوہدری صاحب ریڈنگ میں کونسلر ہیں۔

اس کے ساتھ حسب ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی:

(1) مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم۔ربوہ)

15 دسمبر 2014ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت عبدالعزیز صاحبؓ کی بیٹی اور حضرت مولوی فتح علی صاحبؓ کی پوتی تھیں۔آپ کو لمبا عرصہ چکوال میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کا موقعہ ملا۔دارالرحمت وسطی ربوہ میں بھی بطور نائب صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ بہت سے احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بھی پائی۔صوم و صلوٰۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔خلافت کے ساتھ عشق اور وفا کا تعلق تھا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری شرافت احمد صاحب۔ساہیوال)

20 اگست 2014ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ گزشتہ دس سال سے لندن میں مقیم تھیں۔کچھ عرصہ قبل پاکستان گئی تھیں اور وہیں وفات پاگئیں۔آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعاگو، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی اور جماعتی کاموں کو شوق سے ادا کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔کثرت سے استغفار پڑھتی تھیں۔بچوں سے قرآن کریم سنا کرتی تھیں۔خلافت سے گہری وابستگی اور پیار کا تعلق تھا۔پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرمہ امۃ الحیٔ صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک محمود احمد صاحب مرحوم۔جرمنی)

24 جنوری 2015ء کو 74 سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ مکرم قاضی نور محمد صاحب مرحوم کاتب تفسیر کبیر کی بیٹی تھیں۔آپ کو کچھ عرصہ مقامی مجلس میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔پنجوقتہ نمازوں کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم اور صدقہ اور خیرات کرنے والی، جماعتی چندہ جات میں باقاعدہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔پسماندگان میں ایک لڑکی اور ایک لڑکا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم۔ماڈل ٹاؤن لاہور)

یکم مارچ 2015ء کو 91 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ حضرت مستری قطب الدین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی بیٹی تھیں۔آپ کو بھیرہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی ہمسائیگی کا شرف حاصل رہا اور حضورؓ سے قرآن کریم پڑھنے کی سعادت بھی ملی۔اس کی برکت سے آپ کو قرآن کریم کا بہت سا حصہ زبانی یاد تھا جسے آخر وقت تک بڑی خوش الحانی سے روزانہ دہراتی رہتی تھیں۔آپ کو قادیان میں بہت سارے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق بھی ملی۔36 سال کی عمر میں بیوہ ہوگئی تھیں۔اس لحاظ سے 55 سال کا عرصۂ بیوگی بڑے صبر و شکر کے ساتھ گزارا۔صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مالی تحریکات اور چندوں میں باقاعدہ، مہمان نواز، غریبوں کی ہمدرد، بہت باہمت اور نیک خاتون تھیں۔اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرمہ نعیمہ کھوکھر صاحبہ انچارج اردو ڈاک ٹیم (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن) کی والدہ تھیں۔

(5) مکرمہ شُوچن شیا صاحبہ (چین)

4 مارچ 2015ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ خود احمدی ہوئی تھیں اور آپ مکرم محمد عثمان چو صاحب (انچارج چینی ڈیسک) کی نسبتی ہمشیرہ تھیں۔نماز، روزہ کی پابند، ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ان کے پسماندگان میں ایک بیٹا احمدی ہے۔

(6) مکرمہ شازیہ عظمیٰ صاحبہ (بنت مکرم محمد سلام جاوید صاحب۔ربوہ)

19 مارچ 2015ء کو بعمر 38 سال وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ پیدائشی طور پر معذور ہونے کے باوجود بہت باہمت تھیں۔BSc، بی ٹی تک تعلیم حاصل کی۔کافی عرصہ ایک پرائیویٹ سکول میں پڑھاتی رہیں۔پچھلے چند سالوں سے نصرت جہاں اکیڈمی میں بھی پڑھا رہی تھیں۔بہت نیک فطرت، نمازوں کی پابند اور تہجد گزار خاتون تھیں۔

(7) مکرم چوہدری محمد ظفر علی صاحب (ابن مکرم چوہدری غلام محمد صاحب آف گوجرہ)

12 اپریل 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ گوجرہ میں اپنی زمینوں کی کاشت کرواتے تھے اور وہیں رہائش پذیر تھے اور چند سالوں سے گردوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔آپ نے پاکستان بننے کے بعد جوانی کی عمر میں والدین اور اپنے ایک بھائی اور دو بہنوں کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دست مبارک پر بیعت کی اور عہد بیعت کو تادم آخر بااحسن نبھانے کی کوشش کی۔مرحوم نے بڑی بہادری اور وقار سے ساری زندگی گزاری۔پسماندگان میں اپنے بیٹے کے علاوہ ایک بھائی اور دو بہنیں یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم چوہدری محمد علی صاحب (وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ) کے چھوٹے بھائی تھے۔

(8) مکرم میر منصور احمد صاحب (ابن مکرم صوبیدار میر نصر اللہ خان صاحب۔کینیڈا)

10/فروری 2015ء کو طویل علالت کے بعد 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میر عبداللہ خان صاحبؓ کے پوتے تھے۔اپنے گاؤں شیخ پور میں لمبا عرصہ بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔پنجوقتہ نمازوں کے پابند، بہت مہمان نواز، خوش مزاج، نفاست پسند، ضرورتمندوں کا خیال رکھنے والے، مخلص اور باوفا انسان تھے۔خلافت سے والہانہ پیار اور عقیدت کا تعلق تھا۔آپ کو گھوڑسواری کا بہت شوق تھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی تحریک پر آپ نے گھوڑے رکھے اور مختلف مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن لینے پر حضورؒ سے انعامات بھی وصول کئے۔پسماندگان میں چار بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم میر مسرور احمد صاحب (اسلام آباد ٹلفورڈ۔یوکے) کے والد تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

بقیہ: رپورٹ: بینن میں احمدیہ مسجد کا افتتاح

از صفحہ نمبر 11

❁......اس مسجد کے امام مکرم عیسیٰ صاحب نے عربی میں تقریر کی۔انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا تھا اور مَیں نے شیعہ کتب پڑھی ہیں جن میں مہدی منتظر کے بارے میں پیشگوئیاں موجود ہیں۔2007ء میں جب احمدیہ وفد ہمارے گاؤں میں تبلیغ کے لئے آیا اور انہوں نے بتایا کہ امام مہدی کا ظہور ہوچکا ہے تو بحث اور دلائل کے بعد مَیں نے احمدیت کو اپنے گاؤں والوں کے ساتھ قبول کرلیا۔جماعت احمدیہ کی کتب اور تفسیر بہت اعلیٰ ہے۔

❁......اس تقریب میں Guerra N'Kali Tassé کے چیف نے بھی جماعت کا شکریہ ادا کیا اور اپنے علاقے کے لوگوں کو مسجد کی تعمیر پر مبارکباد پیش کی۔نیز جماعتی خدمات کو سراہا۔

❁......پیل قوم کے چیف نے بھی جماعت کا شکریہ ادا کیا۔اور مسجد کی تعمیر پر مبارکباد پیش کی۔آپ نے کہا کہ مسجد کی تعمیر سے علاقہ میں اسلام کو ترقی ملے گی۔

❁......Guerra N'Kali Tassé کے غیر احمدی امام نے بھی جماعتی خدمات کو بہت سراہا اور مسجد کی تعمیر پر مبارکباد پیش کی۔

❁......احمدی پروفیسر داؤد اسحاق صاحب نے کہا کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے اور اسلام احمدیہ امن کی داعی ہے۔مسجد کی تعمیر سے اس علاقہ میں احمدیت کا نور پھیلے گا۔

آخر پر امیر جماعت بینن مکرم رانا فاروق احمد صاحب نے خلافت کی اہمیت پر تقریر کی۔آپ نے بتایا کہ اسلام کی ترقیات خلافت سے وابستہ ہیں اور اسلام امن کا مذہب ہے۔نیز بتایا کہ اسلام نفرت اور تشدد کی تعلیم نہیں دیتا۔آپ نے اپنی تقریر میں خلافت سے محبت اور خلافت سے وابستہ رہنے کی بھی تلقین کی۔

دعا کے ساتھ مسجد کا افتتاح ہوا۔اور مسجد میں نماز ظہر ادا کی گئی۔نماز کے بعد تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔

مسجد کا مسقّف حصہ 1/2x8 10 میٹر پر مشتمل ہے۔11 میٹر کا ایک مینار ہے۔مسجد کے مین دروازے پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تحریر ہے۔اس مسجد کی تعمیر میں Guerra N'Kali Tassé کے احباب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔مسجد کی تعمیر کے لئے ریت، لکڑی اور پانی مہیا کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تقریب میں اس علاقہ کے 785 سے زائد افراد نے شرکت کی۔

اس تقریب میں اس علاقہ کے آئمۂ کرام، مختلف علاقوں کے چیف، پادری صاحبان اور علاقہ کے سرکردہ افراد شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مسجد کی تعمیر نہایت بابرکت ثابت ہو۔اور اس علاقہ میں احمدیت کا نور پھیل جائے۔نیز اللہ تعالیٰ مسجد کی تعمیر کرنے والے تمام افراد کو اجر عظیم سے نوازے آمین۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2015ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر169)

قارئین الفضل کی خدمت میں ماہ مارچ، اپریل 2015ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں کی مخالفت کے واقعات کا خلاصہ پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محض اپنے فضل سے اپنے حفظ وامان میں رکھے، اور شریروں کی پکڑ کا سامان فرمائے۔ آمین

ربوہ میں ایک اور اینٹی احمدیہ کانفرنس کے انعقاد کی اجازت

ربوہ؛ اپریل 2015ء: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خصوصی کاوشوں سے پاکستان کے ضلع چنیوٹ میں دریائے چناب کے کنارے آباد کیے جانے والے شہر ربوہ کی آبادی کا پچانوے فیصد حصہ احمدیوں پر مشتمل ہے۔ اس کے باوجود انہیں اپنی اکثریت والے شہر میں جلسہ سالانہ کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ جبکہ اس کے برعکس حکومتی انتظامیہ شدّت پسند ملّاں کو سالہا سال سے یہاں کھلم کھلا جماعتِ احمدیہ مسلمہ کے خلاف نفرت انگیز جلسے کرنے کی اجازت دیتی چلی آ رہی ہے۔ سانحہ پشاور کے بعد دہشتگردی اور شدّت پسندی سے نمٹنے کے لئے تجویز کیے جانے والے نیشنل پلان میں یہ شق قطعی طور پر موجود ہے کہ کسی ایک گروہ کو کسی دوسرے کے خلاف شرّ انگیزی اور نفرت پھیلانے کی اجازت نہیں دی جائے گی لیکن اس کے باوجود حال ہی میں ملّاں کو ربوہ میں اینٹی احمدیہ کانفرنس کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

احمدیوں کا یہ شہر غالبًا پاکستان کے پُرامن ترین شہروں میں سے ایک ہے لیکن ان دنوں میں جبکہ ملّاں اسلام کے نہایت خوبصورت نام پر اپنی کانفرنسیں کرتے ہیں اس شہر میں ایک خوف کا سا سماں ہوتا ہے۔ احمدی بچے سکولوں میں نہیں جا پاتے، بازار بند رہتے ہیں، خواتین گھروں میں محصور رہتی ہیں اور احمدی نوجوان اپنی حفاظت آپ کے تحت حفاظتی ڈیوٹیوں پر مامور نظر آتے ہیں۔

ختمِ نبوّت کی تنظیم کی جانب سے شائع کردہ ایک پوسٹر میں ربوہ میں ہونے والی اس ختمِ نبوّت کانفرنس کی تاریخ 26/اپریل 2015ء مشتہر کی گئی۔ اس پر جماعتِ احمدیہ کے مرکزی دفتر کی جانب سے انتظامیہ کو ایک خط تحریر کیا گیا جس میں انہیں ربوہ میں امن عامہ کی صوتحال کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس کانفرنس کے انعقاد کی اجازت کو منسوخ کرنے کی درخواست کی گئی۔ اس میں تحریر کیا گیا تھا کہ

'یہ کانفرنس احمدیوں کے گھروں کے بیچوں بیچ واقع ایک مدرسہ میں کی جاتی ہے۔ موجودہ خراب ملکی حالات میں انتظامیہ سے التماس ہے کہ کسی ناخوشگوار واقعہ سے بچنے کی خاطر اس کانفرنس کے انعقاد کو روک دیا جائے۔'

اس بات کو جانتے ہوئے بھی کہ ملّاں اس کانفرنس میں صرف اور صرف عوام کے جذبات کو احمدیوں کے خلاف جھوٹی اور بے سروپا باتیں کر کے مشتعل کرنے کے علاوہ اور کوئی کام نہ کریں گے انتظامیہ نے ملّاں کو کانفرنس کرنے کی اجازت دے دی۔ حکومت کو نیشنل ایکشن پلان وضع کرنے کے بعد اس قسم کی کانفرنس کرنے کی اجازت دینے سے قبل غور کر لینا چاہیے تھا کیونکہ عین ممکن ہے کہ ملّاں ہر آئندہ سال اِس کانفرنس کی اجازت کی بنیاد پر ربوہ میں جلسہ جلوس کرنے کی اجازت مانگیں گے۔ یہ بات بھی توجہ طلب ہے کہ ملّاں سال بھر میں کم از کم چار مختلف مواقع پر ربوہ میں جمع ہو کر ربوہ کے باسیوں کے خلاف زہر اگلتے اور نفرت کا بیوپار کرتے ہیں اور حکومتی انتظامیہ ان کے سدّباب کے لئے کچھ کرنے کے بجائے ان کے ساتھ مکمل تعاون کرتی دکھائی دیتی ہے۔

....

احمدی استاد کی مخالفت بدستور جاری ہے

چک چٹھہ، ضلع حافظ آباد: 18/ مارچ 2015ء: ہماری شائع ہونے والی گزشتہ رپورٹس میں ضلع حافظ آباد کے ایک احمدی استاد حبیب الرحمٰن کے سکول میں ان کی غیر احمدی اساتذہ کی طرف سے مخالفت اور اس کے بعد ان کے تبادلہ کا ذکر آ چکا ہے۔ حبیب الرحمٰن کا تبادلہ کر کے انہیں گورنمنٹ پرائمری سکول حمید پورہ میں بھیجا گیا جہاں سے ایک مرتبہ اور تبادلہ کر کے انہیں آگے ٹھٹھہ کھرلانوالہ بھیج دیا گیا۔ اگرچہ یہاں صورتحال کچھ بہتر تھی لیکن انہیں بدستور دھمکیاں موصول ہوتی رہیں۔

18/ مارچ 2015ء کے روز کسّو کی کے اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر نے حبیب الرحمٰن کو فون کر کے ان کی CTSC کے سربراہ سے بات کروائی جنہوں نے انہیں حمید پورہ واپس جانے کے لئے ہدایات جاری کرتے ہوئے ان کی حفاظت کے لئے ہر ممکنہ اقدام کرنے کی یقین دہانی کروائی۔

....

احمدی فیملی سے بھتہ کی ڈیمانڈ

مردان، 25/ مارچ 2015ء: سال 2010ء کے دوران یہاں بسنے والی شیخ فیملی سے تعلق رکھنے والے تین احمدیوں کو مخالفینِ احمدیت نے شہید کر دیا تھا۔ اس پر اس خاندان کے اکثر گھرانے یہاں سے دیگر شہروں کی طرف ہجرت کر گئے جبکہ ایک گھرانہ ابھی تک مردان میں ہی قیام پذیر ہے۔ ان کا مردان شہر میں کاروبار ہے۔ شہادتوں کے واقعات سے اب تک انہیں بذریعہ فون اور ایس ایم ایس اور دیگر طریقوں سے مختلف دھمکیاں موصول ہوتی رہی ہیں۔

25/ مارچ 2015ء کو انہیں تحریکِ طالبان پاکستان کی جانب سے ایک فون کال موصول ہوئی۔ ان شدّت پسندوں نے اس خاندان سے پچاس لاکھ روپے تاوان کا مطالبہ کرتے ہوئے رقم نہ دینے پر بھاری جانی و مالی نقصان کی دھمکیاں دیں۔ پولیس کو جب اس بات کی اطلاع دی تو انہوں نے احمدیوں کو کچھ احتیاطی اقدامات کرنے کو کہا۔ مثلاً:

- موبائل کی سِم کو بدل لیں۔
- آمدورفت کے لئے مختلف راستے استعمال کریں۔
- اپنی گاڑیوں کی نمبر پلیٹ اور ان کے رنگ بدل لیں۔
- اپنی دکان پر سی ٹی وی کیمرہ لگوائیں۔
- اپنی دکان اور گھر کے احاطہ میں باربڈ وائر لگوائیں۔
- شام کے بعد گھر سے نکلنے سے گریز کریں وغیرہ۔

....

ایک مشکوک 'مہمان'

الطاف پارک، لاہور؛ 15/ مارچ 2015ء: یہاں کی احمدیہ مسجد کے دروازے پر ایک نامعلوم شخص شام کے وقت آیا۔ اس وقت مسجد تو بند تھی لیکن ایک احمدی نوجوان وہاں پر موجود تھا۔ اس احمدی نے مشکوک شخص کو دیکھتے ہوئے اس سے یہاں آنے کی وجہ پوچھی تو اس نے جواب دیا کہ میں آپ کی جماعت کا کارڈ حاصل کرنا چاہتا ہوں تاکہ مجھے مسجد میں داخلہ کی اجازت مل سکے۔ جب اس سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے جواب دیا کہ میں آپ کی جماعت کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ میری اپنے مربی صاحب سے ملاقات کروا دیں۔ اس پر احمدی نوجوان نے اس نامعلوم شخص سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہماری جماعت مسجد میں داخل ہونے کے لئے کوئی کارڈ ایشو نہیں کرتی اور نہ ہی اس مسجد میں مربی صاحب موجود ہیں۔ اس پر وہ شخص وہاں سے روانہ ہو گیا۔

....

لاہور میں اینٹی احمدیہ کانفرنس

کینال پارک، بیگم پورہ، لاہور؛ 28/ مارچ 2015ء: مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت نے یہاں ایک کانفرنس کی۔ اس کا اہتمام محمد حسن نامی ملّاں نے کیا تھا۔ اس کانفرنس سے قبل علاقے میں اشتہاری پمفلٹس تقسیم کیے گئے۔ کانفرنس میں ایک سَو کے قریب لوگ شامل ہوئے۔ کانفرنس کی تمام تر کارروائی لاؤڈ سپیکر پر نشر ہوئی۔ ملّاں نے حسبِ دستور نبی رحمت صلّی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہونے والی اس کانفرنس میں احمدیوں کو کافر قرار دیا اور ان کی بیخ کنی کرنے کا اعلان کیا گیا۔

....

ختمِ نبوّت کورس

بکٹ گنج بازار، مردان؛ 22 تا 24 مارچ 2015ء: مردان میں واقع بکٹ گنج بازار کی مسجد میں احمدیوں کے مخالفین نے سہ روزہ ختمِ نبوّت کورس کروایا۔ یہ بات یاد رہے کہ ختمِ نبوّت کورس میں احمدیوں کی مخالفت اور ان کے خلاف شرّ انگیزی کے مختلف طریق سکھائے جاتے ہیں۔ اس کورس میں پنجاب سے ملّاؤں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اس کورس میں احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیز لٹریچر تقسیم کیا گیا جبکہ شرکاء کے سامنے لیکچر دینے والے ملّاؤں نے جماعتِ احمدیہ، حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور بزرگانِ سلسلہ کو نعوذ باللہ گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کرنے کے لئے جھوٹ اور فریب سے کام لیا اور شرکاء کو اشتعال دلایا۔ الغرض اس موقع پر hate speech سے تعلق رکھنے والے قوانین کی کھلی کھلی خلاف ورزی کی گئی لیکن حکومتی انتظامیہ ان شرّ پسندوں کے خلاف متحرک نہ ہوئی۔

....

نہ ختم ہونے والا ایک مقدّمہ

مانگٹ اونچا، ضلع حافظ آباد: ضلع حافظ آباد کے اس گاؤں میں احمدی خاصی تعداد میں بستے ہیں جس کی وجہ سے ضلعی سطح کے ختمِ نبوّت کا ایک عہدیدار یہاں کے احمدیوں کی مخالفت ایک عرصہ سے کر رہا ہے۔ سال 2004ء کے دوران اس بدبخت نے یہاں کے تین احمدیوں کے خلاف دفعہ 295-B گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت پرچہ کٹوا دیا تھا۔

اس کے ایک سال بعد 12/نومبر 2005ء کو ان تین میں سے دو احباب چوہدری شہادت علی اور حفیظ الرحمٰن کو جج نے فیصلہ سناتے ہوئے بری قرار دے دیا تھا جبکہ تیسرے احمدی دوست منصور احمد کو عمر قید کی سزا سنائی تھی۔

منصور احمد نے جو کہ قرآن کریم کی گستاخی کا سوچ بھی نہیں سکتے اپنے پر قائم کیے جانے والے اس جھوٹے مقدمہ کی وجہ سے سنائی جانے والی سزا کے خلاف لاہور ہائیکورٹ میں اپیل دائر کی۔ قریباً اڑھائی سال کے لمبے عرصہ کے بعد بالآخر 30/مئی کے روز لاہور ہائی کورٹ کے جج نے انہیں ضمانت پر رہا کرنے کے احکامات جاری کیے جس کے چند دن بعد 16/جون کو وہ قید خانہ سے رہا ہو کر اپنے گھر تشریف لے گئے۔

لاہور ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کے خلاف مخالف پارٹی نے اپیل دائر کی۔ آٹھ سال بعد عدالت نے 15/اپریل 2015ء کی تاریخ کو اس اپیل کو سننے کا عندیہ دیا۔ اس روز منصور احمد عدالتِ عالیہ میں بذاتِ خود حاضر ہوئے اور اپنا پاور آف اٹارنی عدالت میں پیش کیا۔ جج نے مقدمہ کی اگلی تاریخ 30/اپریل مقرر کی اور اس روز کی سماعت برخاست کر دی گئی۔

منصور احمد کو صرف اور صرف احمدی ہونے کی بنا پر ایک ایسے مقدمہ میں دس سال اور پانچ ماہ سے زائد عرصہ سے گھسیٹا جا رہا ہے جس میں وہ سراسر بے گناہ ہیں۔

(باقی آئندہ)

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
190 Merton High Street , Wimbledon,London, SW19 1AX
(1 minute from South Wimbledon Tube Station)
Tel: 02085 401 666, Fax: 02085 430 534
BRANCH OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم شیخ منیر احمد صاحب شہید

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 26 جنوری 2011ء میں مکرم ملک محمد افضل صاحب ریٹائرڈ سیشن جج کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں محترم شیخ منیر احمد صاحب شہید (امیر لاہور) کا ذکرخیر کیا گیا ہے۔

1964-65ء میں صوبہ مغربی پاکستان میں جوڈیشل سروس کے لئے مقابلہ کے امتحان میں تقریباً 300 امیدوار شریک ہوئے جبکہ تحریری امتحان میں 157 امیدوار پاس ہوئے اور انٹرویو کے بعد صرف 20 امیدوار کامیاب قرار پائے۔ انٹرویو میں سب سے زیادہ نمبر مکرم شیخ منیر احمد صاحب نے حاصل کئے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ایک ذہین، حاضر دماغ اور دوسروں کو قائل کرنے کی صلاحیت رکھنے والے انسان تھے۔ کامیاب امیدواروں میں مَیں بھی شامل تھا۔ مجھے میرپور ماتھیلو (ضلع سکھر) اور شیخ صاحب کو میرواہ (ضلع خیرپور) میں سول جج اور مجسٹریٹ درجہ اوّل تعینات کیا گیا۔ آپ نے 3 مارچ 1966ء کو چارج لیا۔ تب سے ہمارے باہمی تعلقات استوار ہوئے۔

میرپور ماتھیلو میں مَیں اکیلا ہی احمدی تھا۔ میں نے شروع سے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی انگوٹھی پہنی ہوئی ہے جس کا سب سے بڑا فائدہ یہ تھا کہ تقاریب میں کوئی نہ کوئی چپکے سے پاس آکر مجھ سے پوچھتا ہے کہ کیا آپ احمدی ہیں؟ بعض اوقات پوچھنے والا بتاتا کہ وہ بھی احمدی ہے۔ وہاں بھی چند ماہ کے بعد کسی دوست نے بتایا کہ میرے مسلک کے جج میرواہ میں تعینات ہیں اور بہت نفیس انسان ہیں۔ کچھ عرصہ بعد سکھر میں محترم شیخ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ بڑے پُرتپاک طریقے سے ملے۔ خوش لباس، خوش گفتار، سیدھے سادے اور مزاج کے دھیمے پایا۔

اکتوبر 1968ء میں مجھے حیدرآباد اور شیخ صاحب کو ماتلی تعینات کیا گیا۔ تب وہ اکثر ہفتہ کی شام اپنی فیملی کے ہمراہ ہمارے ہاں آجاتے اور چھٹی کا دن ہم اکٹھے گزارتے۔ نماز اور روزہ کے پابند تھے۔ اُن کی کوشش ہوتی تھی کہ نماز وقت پر باجماعت ادا کی جائے۔ نصیحت نرمی سے کرتے اور اپنے کردار سے دوسروں کو سمجھانے کی کوشش کرتے۔ گارڈن ٹاؤن لاہور میں اپنے مکان میں انہوں نے نماز سنٹر بنایا ہوا تھا۔

ون یونٹ ٹوٹنے پر ہم سندھ سے پنجاب آ گئے۔ شیخ صاحب کی تعیناتی ساہیوال میں ہوئی۔ جہاں جسٹس رفیق تارڑ صاحب (جو بعد میں صدر بنے) سیشن جج متعیّن تھے۔ اُن کے ساتھ آپ کے بہت اچھے مراسم قائم ہوئے مگر بعد میں احمدیت پر بے جا تنقید کی وجہ سے ان سے ایک طرف ہو گئے۔ ساہیوال میں اپنی دیانت کی وجہ سے نیک نامی کمائی۔ ان کی یہ شہرت آخری دم تک قائم رہی۔

نومبر 1980ء میں میرا تبادلہ بطور ایڈیشنل سیشن جج فیصل آباد ہوگیا۔ اس وقت شیخ صاحب بطور پریذائیڈنگ آفیسر لیبرکورٹ فیصل آباد تعینات تھے۔ میں نے اپنی آمد کی اطلاع سیشن جج کو دی تھی اور میری عارضی رہائش کا انتظام ریلوے ریسٹ ہاؤس میں کیا گیا تھا۔ جب مَیں ریلوے سٹیشن پر اترا تو سینئر سول جج کے علاوہ شیخ صاحب بھی موجود تھے۔ وہ مجھے زبردستی اپنے گھر لے گئے اور فرمایا جب تک متبادل انتظام نہیں ہوتا اُن کے ہاں ہی قیام کروں۔ میں حیران رہ گیا کہ شیخ صاحب نے میری مخصوص عادات کا مکمل جائزہ لیا ہوا تھا۔ صبح Bed tea سے لے کر رات دس بجے تک ہر چیز میری پسند کے مطابق وقت پر مجھے ملی۔ دس بارہ دن اُن کے ہاں قیام رہا۔ ان کی مہمان نوازی میں ان کی بیگم بھی برابر کی شریک تھیں۔

شہید مرحوم میں درگزر کا مادہ بہت زیادہ تھا۔ میں نے بہت کم انہیں کسی اہلکار کو ڈانٹتے دیکھا۔ لاہور میں سپیشل جج تعینات تھے۔ انہیں معلوم ہوا کہ ان کے کلرک نے کسی کاغذ پر ان کی جگہ دستخط کر دیئے ہیں۔ یہ ایک سنگین فعل ہے۔ اہلکار سے پوچھا تو اُس نے گھبرا کر کہا کہ غلطی ہوگئی ہے۔ سچ بولنے پر صرف اتنا کہا کہ چلے جاؤ۔ اور کوئی سزا نہ دی۔ فراخ دل انسان تھے۔ لوگوں کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو نظرانداز کرنے کا حوصلہ تھا۔ ہر چیز کا مثبت پہلو دیکھتے تھے۔ منفی پہلو کی نشان دہی اس طریقے سے کرتے تھے کہ کسی کی عزت نفس مجروح نہ ہو۔

مرحوم اپنے والدین کی خدمت کے نشہ سے سرشار تھے۔ والد مکرم شیخ تاج دین صاحب اور والدہ بھی نیک، دعاگو اور صابر و شاکر تھے۔ جب بھی ان سے ملاقات ہوتی تو ایسا محسوس ہوتا کہ مَیں بھی ان کا بیٹا ہوں۔ والدہ فوت ہوگئیں اور والد ایک حادثہ میں ٹانگیں کھو بیٹھے لیکن جس احسن طریق سے اور تندہی سے آپ نے والدین کی خدمت کی، وہ ایک مثال ہے۔

آپ یکم مارچ 1940ء کو پیدا ہوئے تھے۔ فروری 2000ء میں ریٹائرمنٹ سے چند روز قبل آپ کو ایک سال کے لئے احتساب عدالت لاہور کا جج مقرر کر دیا گیا۔ تنخواہ اور سہولتیں ہائیکورٹ کے جج کے برابر تھیں۔ میں اس وقت سیشن جج فیصل آباد تعینات تھا۔ ستمبر 2000ء میں مجھے بھی احتساب عدالت لاہور کا جج مقرر کر دیا گیا۔ اس طرح ایک ہی بلڈنگ میں ہم اکٹھے ہو گئے۔ اسی سال قانون میں ترمیم ہوئی اور ہماری میعاد ملازمت تین سال کر دی گئی۔ رفیق تارڑ صاحب صدر مملکت تھے۔ میرے کیس پر وہ رضامند نہ ہوئے اور مجھے دسمبر 2000ء کو ریٹائر ہونا پڑا۔ مَیں نے شیخ صاحب سے کہا کہ ان کے تعلقات صدر رفیق تارڑ صاحب سے 1970ء میں قائم ہوئے تھے اور آپ ان کو اپنے بارہ میں کہہ سکتے ہیں۔ فرمانے لگے کہ جب سے انہوں نے احمدیت کے خلاف بیانات دیئے ہیں تو ان کے ہاں جانا ترک کر دیا ہے اور جو اللہ کو منظور ہوگا وہی ہوگا۔ یہ ان کی احمدیت کے بارہ میں غیرت تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں توسیع ملی اور انہوں نے اپنی مدّت تین سال پوری کی۔ اس کے بعد انہوں نے وکالت شروع کر دی۔

انہی دنوں نَیب کے ذیلی دفتر لاہور میں ایک قانونی ماہر کی ضرورت تھی جو دیانتدار، اہل اور قانونی پیچیدگیاں سمجھنے والا ہو۔ شیخ صاحب نے بطور جج احتساب عدالت ایک مقام بنایا تھا۔ اس لئے ان کی صلاحیتوں کی وجہ سے ان کا انتخاب ہوگیا۔ دفتر میں اپنے اخلاق، قانونی علم اور غیرجانبدار رائے دینے کی وجہ سے مقبول ہو گئے۔ ان ایام میں ڈائریکٹر جنرل ایک حاضر سروس میجر جنرل ہوتا تھا۔ وہ کوئی فیصلہ کرتے وقت ان کی رائے کو فوقیت دیتا تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک در بند ہونے کے بعد بغیر کسی کوشش کے دوسرا در کھول دیا۔

مجھے نَیب ہیڈکوارٹر اسلام آباد میں جنوری 2002ء میں کنٹریکٹ پر ملازمت مل گئی تھی۔ جب 2008ء میں نئی حکومت برسراقتدار آئی تو میں نے انہیں اشارۃً بتایا کہ اب گھر جانے کی تیاری کرنی چاہئے۔ فرمانے لگے کہ وہ تو ہر وقت تیار رہتے ہیں اور جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال رہے گا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اس کے بعد 11 جنوری 2009ء کو ہم دونوں اپنے معاہدہ کی میعاد ختم ہونے پر سبکدوش ہوئے۔ شیخ صاحب نے دوبارہ پریکٹس شروع کر دی اور مجھے کہا کہ میں اس طرف توجہ کروں لیکن میرا طبعاً میلان وکالت کی طرف نہ ہے گو میرے پاس 2000ء سے ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کا لائسنس تھا۔ مَیں نے کہا کہ آپ نے کافی ملازمت کر لی ہے اور اب آرام کریں۔ کہنے لگے کہ وہ نہیں چاہتے کہ گھر کا خرچہ چلانے کے لئے کسی پر انحصار کریں۔

ایک دن مَیں بینکنگ جج لاہور کے پاس بیٹھا ہؤا تھا۔ وہ کہنے لگے کہ وہ مجھے نیلامی کے سلسلہ میں کمیشن مقرر کر رہے ہیں اور مناسب فیس بھی مل جائے گی۔ میں نے انکار کر دیا تو انہوں نے فوراً شیخ صاحب کو ٹیلیفون کیا۔ شیخ صاحب فوراً وہاں پہنچ گئے اور پس وپیش کی وجہ پوچھی۔ پھر جج صاحب کو کہا کمیشن کا حُکم کر دیں اور وہ میری جگہ کام کریں گے لیکن فیس مجھے ادا کر دی جائے گی۔

جب مرحوم امیر ضلع مقرر ہوئے تو مجھے کہنے لگے کہ میں قاضی کے عہدہ کے لئے وقت نکالوں۔ میں نے کہا کہ ساری زندگی لوگوں کے جھگڑے نمٹاتے تھک گیا ہوں۔ کوئی اَور خدمت لے لیں۔ کہنے لگے کہ آپ کے تجربہ کا جماعت کو فائدہ ہونا چاہئے۔ چنانچہ مَیں نے اُن کی خواہش پر فوراً لبّیک کہا۔ بعد ازاں میری بعض تجاویز پر خوش دلی سے انہوں نے ہدایات جاری کیں مثلاً مسجد میں قضا کی کارروائی کے لئے جگہ مخصوص کر دی۔

✽ ✽ ✽

محترم ماسٹر فضل الرحمٰن بسمل صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 2؍اپریل 2011ء میں مکرمہ ا۔ق۔ صبا صاحبہ کے قلم سے اُن کے دادا محترم ماسٹر فضل الرحمٰن صاحب بھیروی کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

محترم ماسٹر فضل الرحمٰن بسمل صاحب 1909ء میں بھیرہ میں حضرت حاجی عبدالرحمٰن صاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئے جنہوں نے اپنے والد حضرت میاں اللہ دین صاحبؓ کے ہمراہ قادیان جاکر حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر 1898ء میں بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔

محترم ماسٹر فضل الرحمٰن بسمل صاحب کو بطور امیر جماعت بھیرہ (1968ء تا 1974ء) خدمت کی توفیق ملی۔ آپ گورنمنٹ سکول بھیرہ میں ہیڈ ماسٹر تھے۔ 1974ء میں مخالفین نے مال و اسباب لُوٹ کر آپ کا گھر جلا دیا اور آپ کو اتنا مارا کہ آپ لہولہان ہوگئے۔ پھر حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ کے ارشاد پر آپ ہجرت کر کے ربوہ آگئے اور حضورؒ کی شفقت کے نتیجہ میں جامعہ احمدیہ میں استاد مقرر ہوگئے۔ آپ خلیفۂ وقت کی ہر تحریک پر عمل کرنے والوں میں اوّلین میں سے ہوتے۔ جوانی میں حقّہ پینے کی عادت تھی۔ جب حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ نے تمبا کو نوشی سے پرہیز کا ارشاد فرمایا تو آپ نے اپنا حقّہ توڑ دیا اور پھر کبھی یہ لغو فعل نہیں کیا۔

رات کے کسی بھی پہر آنکھ کھلی تو آپ کو نماز تہجد ادا کرتے ہوئے پایا۔ فجر کی نماز کے لئے آپ سب گھر والوں کو جگاتے اور سب سے پہلے مسجد پہنچتے۔ جمعہ سے کبھی رخصت نہیں کی۔ آخری عمر میں جب کمزور ہوگئے تھے تو گھر کی عورتوں اور بچوں کو اکٹھا کر کے باقاعدہ خطبہ جمعہ دیتے اور نماز پڑھاتے۔

آپ ایک بلند پایہ شاعر تھے۔ مشاعروں میں بھی شرکت کرتے۔ علم دوست تھے۔ بستر کے ہر طرف کتابیں بکھری رہتیں۔ زندگی نہایت سادگی، انکسار، صبر و استقامت سے خدمت دین میں گزاری۔ تمام عمر اپنی اولاد در اولاد کو خدا سے محبت اور جماعت کی خدمت کا سبق دیا۔ آپ کی وفات 10 جنوری 1993ء کو ربوہ میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

✽ ✽ ✽

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ اگست و ستمبر 2010ء میں شہدائے لاہور کی یاد میں مکرم محمد مقصود احمد منیبؔ صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں ایک شہید کے جذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

تھا درود پاک کا آسرا کہ خبر ہو تیرے حبیب کو
ترا دَر لہو سے سجا دیا کہ خبر ہو تیرے حبیب کو
کئی رہ گئے جو ہیں منتظر ترے ہجر میں تھے تڑپ رہے
مَیں تو چل پڑا مرے پیاریا! کہ خبر ہو تیرے حبیب کو
نہیں خون اَرزاں مرا کہ جو بہے اور پھر بھی سکوں رہے
ہے گواہ کابلِ خستہ گر! کہ خبر ہو تیرے حبیب کو
ہے گواہ ربوہ کی سرزمیں کہ صفِ شہیداں کی ہے کمیں
یہ سنگھار اِس پہ ہے سج گیا! کہ خبر ہو تیرے حبیب کو

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ اگست و ستمبر 2010ء میں سانحۂ لاہور کے حوالہ سے مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک طویل نظم شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

کی رقم ہم نے بھی عرشیؔ داستاں سب سے الگ
کربلا جب ہم پہ اُتری ناگہاں سب سے الگ
چلچلاتی دوپہر، پھر خوں میں لتھڑی شام تھی
عاشقوں کا جب ہؤا اِک امتحاں سب سے الگ
سو برس میں سانحے گو ہم پہ گزرے اَن گنت
اب مگر ٹوٹی قیامت اَلْاَماں سب سے الگ
دل سے خوں رِستا رہا پر ہونٹ ہم نے سی لئے
ہاں مگر سجدوں میں کی آہ و فغاں سب سے الگ
نسخۂ اکسیر اپنا تو سِہَامُ اللَّیْل ہے
تیر ہیں اپنے الگ، اپنی کماں سب سے الگ
ہم کمانے کے لئے بیٹھے ہیں مولا کی رضا
مال ہے اپنا الگ، سود و زیاں سب سے الگ
دھوپ کتنی بھی کڑی ہو مطمئن ہیں مرد و زن
ہے خلافت کا جو سر پر سائباں سب سے الگ

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
June 12, 2015 – June 18, 2015

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday June 12, 2015

00:05 World News
00:25 Tilawat: Surah Aale-Imraan, verses 181-187 with Urdu translation.
00:30 Dars-e-Malfoozat: The topic is 'Islamic teachings'.
00:50 Yassarnal Qur'an: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. Lesson no. 63.
01:25 Jalsa Salana Germany 2015: Concluding address delivered by Huzoor on June 7, 2015.
02:40 Spanish Service
03:20 Pushto Muzakarah
04:10 Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Baqarah, verses 1–12. Class No. 2, recorded on July 22, 1994.
04:50 Liqa Maal Arab
06:00 Tilawat: Surah Aale-Imraan, verses 188-195 with Urdu translation.
06:15 Dars-e-Hadith: The topic is 'following the example of the Holy Prophet Muhammad (saw)'.
06:30 Yassarnal Qur'an: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. Lesson no. 64.
07:00 Ijtema Khuddamul Ahmadiyya UK: Concluding address delivered by Huzoor on June 22, 2014.
08:20 Rah-e-Huda: Recorded on May 30, 2015.
09:55 Indonesian Service
10:55 Deeni-o-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence. Programme no. 70.
11:30 Live Proceedings From Baitul Futuh
12:00 Live Friday Sermon
13:00 Live Proceedings From Baitul Futuh
13:40 Tilawat: Surah Al-Imran, verses 16-27.
13:55 Seerat-un-Nabi: A discussion about the early life of the Holy Prophet Muhammad (saw). Programme no. 2.
14:30 Shotter Shondhane: Recorded on April 30, 2015.
15:30 Dua-e-Mustaja'ab: Programme no. 38.
16:20 Friday Sermon [R]
17:30 Yassarnal Qur'an: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. Lesson no. 64.
18:00 World News
18:25 Ijtema Khuddamul Ahmadiyya UK [R]
19:30 Waste Management: An informative documentary demonstrating the process of waste management in Edmonton, Canada.
20:20 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00 Friday Sermon [R]
22:20 Rah-e-Huda [R]

Saturday June 13, 2015

00:00 World News
00:20 Tilawat: Surah Aale-Imraan, verses 188-195 with Urdu translation.
00:30 Yassarnal Qur'an [R]
01:00 Ijtema Khuddamul Ahmadiyya UK [R]
02:10 Friday Sermon: Recorded on June 12, 2015.
03:20 Rah-e-Huda [R]
04:50 Liqa Maal Arab
06:00 Tilawat: Surah Aale-Imraan and Surah An-Nisaa with Urdu translation.
06:10 Dars Majmooa Ishteharaat
06:35 Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. Lesson no. 42.
07:00 Repeat Jalsa Salana Germany 2015
07:45 Jalsa Salana Germany 2015: Proceedings of the flag hoisting ceremony. Recorded on June 5, 2015.
08:00 Friday Sermon From Jalsa Salana Germany: Recorded on June 5, 2015.
09:00 Repeat Jalsa Salana Germany 2015
14:35 Al-Tarteel [R]
15:05 Kuch Yaadein Kuch Baatein
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Friday Sermon From Jalsa Salana Germany [R]
19:30 Faith Matters: Programme no. 173.
20:35 International Jama'at News
21:05 Rah-e-Huda [R]
22:40 Story Time: A children's programme featuring Islamic stories, teaching various aspects of religious and moral values. Programme no. 60.
23:00 Friday Sermon: Recorded on May 15, 2015.

Sunday June 14, 2015

00:15 World News
00:30 Tilawat: Surah Aale-Imraan and Surah An-Nisaa with Urdu translation.
00:45 Dars Majmooa Ishteharaat [R]
01:05 Al-Tarteel [R]
01:35 Friday Sermon From Jalsa Salana Germany [R]
02:45 Story Time [R]
03:05 Friday Sermon [R]
04:15 Kuch Yaadein Kuch Baatein [R]
05:20 Liqa Maal Arab: Session no. 101.
06:00 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 3-10 with Urdu translation.
06:15 Aao Husne Yar ki Baatein Karein: Programme no. 10.
06:35 Yassarnal Qur'an: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. Lesson no. 64.
07:00 Repeat Jalsa Salana Germany 2015
09:45 Jalsa Salana Germany 2015: Huzoor's address from the Ladies Jalsa Gah. Recorded on June 6, 2015.
11:45 Repeat Jalsa Salana Germany 2015
13:45 Huzoor's Address To German Guests: Recorded on June 6, 2015.
14:45 Repeat Jalsa Salana Germany 2015
18:20 World News
18:45 Jalsa Salana Germany 2015: Huzoor's address from the Ladies Jalsa Gah.
19:50 Faith Matters: Programme no. 173.
20:55 Roots To Branches: Programme no. 17.
21:20 Open Forum
22:00 Friday Sermon: Recorded on May 29, 2015.
23:10 Question And Answer Session: Recorded on May 11, 1984.

Monday June 15, 2015

00:05 World News
00:25 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 3-10 with Urdu translation.
00:40 Aao Husne Yar ki Baatein Karein [R]
01:00 Yassarnal Qur'an [R]
01:30 Jalsa Salana Germany 2015: Huzoor's address from the Ladies Jalsa Gah.
02:40 Roots To Branches [R]
03:05 Friday Sermon [R]
04:20 Open Forum [R]
05:05 Liqa Maal Arab: Session no. 103.
06:05 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 11-16 with Urdu translation.
06:20 Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. Lesson no. 42.
07:00 Repeat Jalsa Salana Germany 2015
13:30 Repeat Ba'ait Ceremony: Recorded on June 7, 2015.
14:00 Repeat Concluding Address Of Huzoor: Recorded on June 7, 2015.
18:00 World News
18:20 Repeat Concluding Address Of Huzoor [R]
19:35 Somali Service
20:15 Rah-e-Huda: Recorded on June 13, 2015.
21:50 Friday Sermon: Recorded on August 28, 2009.
23:10 Jalsa Salana Speeches

Tuesday June 16, 2015

00:00 World News
00:20 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 11-16 with Urdu translation.
00:35 Dars-e-Hadith
00:45 Al-Tarteel [R]
01:15 Repeat Concluding Address Of Huzoor [R]
02:25 Kids Time: An educational programme for children teaching various prayers, hadith and general knowledge. Programme no. 44.
02:55 Friday Sermon [R]
04:10 Medical Matters
04:50 Liqa Maal Arab: Session no. 104.
06:00 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 17-24 with Urdu translation.
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. Lesson no. 65.
07:00 Bustan-e-Waqfe Nau: Recorded on May 10, 2015.
08:00 Aao Urdu Seekhain: Programme no. 7.
08:30 Art Class: Programme no. 6.
09:00 Question And Answer Session: Recorded on May 11, 1984.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on May 29, 2015.
12:05 Tilawat: Surah Al-Imran, verses 73-82.
12:15 Tilawat: Surah Al-Imran verses 83-92.
12:20 Dars-e-Hadith
12:35 Yassarnal Qur'an: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. Lesson no. 65.
13:05 Faith Matters: Programme no. 173.
14:10 Shotter Shondhane: Recorded on May 2, 2015.
15:00 Spanish Service
15:35 Aao Urdu Seekhain [R]
16:00 Blessings And Importance Of Ramadhan
16:40 Pakistan National Assembly 1974
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:20 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
19:30 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on May 29, 2015.
20:30 Aao Urdu Seekhain [R]
20:45 Noor-e-Mustafwi: Programme no. 24.
21:05 Art Class [R]
21:30 Noor-e-Mustafwi [R]
22:00 Faith Matters
23:00 Question And Answer Session [R]

Wednesday June 17, 2015

00:00 World News
00:15 Tilawat
00:30 Dars-e-Hadith [R]
00:40 Yassarnal Qur'an [R]
01:20 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
02:25 Aao Urdu Seekhain [R]
02:50 Noor-e-Mustafwi [R]
03:05 Story Time: Programme no. 60.
03:25 Blessings And Importance Of Ramadhan [R]
04:05 Islami Mahino Ka Ta'aruf
04:50 Liqa Ma'al Arab: Session no. 105.
06:00 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 25-29 with Urdu translation.
06:15 Dars-e-Ramadhan
06:35 Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran. Lesson no. 42.
07:05 Huzoor's Jalsa Salana Address
08:15 Blessings And Importance Of Ramadhan
09:00 Question And Answer Session
10:15 Indonesian Service
11:15 Swahili translation of Friday sermon delivered on May 29, 2015.
12:20 Tilawat: Surah Al-Imran, verses 93-105.
12:35 Al-Tarteel [R]
13:05 Friday Sermon: Recorded on August 28, 2009.
14:25 Bangla Shomprochar: Recorded on May 3, 2015.
15:30 Deeni-o-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
16:10 Kids Time: An educational programme for children teaching various prayers, hadith and general knowledge. Programme no. 43.
16:40 Faith Matters: Programme no. 174.
17:35 Al-Tarteel [R]
18:05 World News
18:30 Huzoor's Jalsa Salana Address [R]
19:35 French Service: Horizons d'Islam. Episode 29.
20:40 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:20 Kids Time [R]
21:50 Friday Sermon [R]
23:10 Intikhab-e-Sukhan: Recorded on November 29, 2014.

Thursday June 18, 2015

00:20 World News
00:40 Tilawat
00:50 Al-Tarteel [R]
01:20 Huzoor's Jalsa Salana Address [R]
02:30 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
03:10 Blessings And Importance Of Ramadhan [R]
03:55 Faith Matters [R]
04:50 Liqa Maal Arab: Session no. 106.
06:05 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 30-36 with Urdu translation.
06:15 Dars-e-Ramadhan
06:30 Yassarnal Qur'an: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Qur'an. Lesson no. 65.
06:55 Peace Conference 2014: Recorded on November 8, 2014.
08:20 Beacon Of Truth: An interactive English talk show exploring matters relating to Islam. Recorded on April 19, 2015.
09:25 Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Baqarah, verses 13-23. Class No. 3, recorded on July 27, 1994.
10:30 Indonesian Service
11:30 Japanese Service: Programme no. 19.
12:00 Tilawat: Surah Al-Imran, verses 106-119.
12:15 Dars-e-Malfoozat
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
12:55 Beacon Of Truth[R]
14:00 Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on June 5, 2015.
15:05 Seerat-un-Nabi
16:00 Persian Service: Programme no. 32.
16:30 Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:25 Peace Conference 2014 [R]
19:50 German Service: Recorded on June 18, 2015.
20:55 Faith Matters: Programme no. 174.
21:55 Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:00 Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 22 | Friday 12 June, 2015 | Issue No. 24

عبادات کے بغیر ایک احمدی کی زندگی نامکمل ہے۔ جس گھر میں عورتیں عبادت کے لئے اپنی راتوں کو زندہ کرنے والی ہوں گی اور اپنے مردوں اور بچوں کو عبادت کی طرف توجہ دلانے والی ہوں گی وہ گھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔

لڑکیوں کے تبلیغی رابطے صرف لڑکیوں یا عورتوں سے ہونے چاہئیں۔ تبلیغ کے بہت سے ذرائع ہیں جو آپ اپنے حالات کے مطابق اگر سنجیدگی سے سوچتے ہوئے نکالنے کی کوشش کریں تو نکل آئیں گے۔

ہر احمدی کے دل میں، ہر مرد اور ہر عورت کے دل میں ایک درد ہو، ایک لگن ہو کہ ہم نے اس چھوٹے سے برّ اعظم کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں لانا ہے۔

ایک نیک اور دیندار خاتون کی یہی خواہش ہونی چاہئے کہ سب سے پہلے اُس کا خدا اس سے راضی ہو اور پھر یہ کہ اپنے خاوند کی ذمہ داریاں نبھا کر اسے خوش کرے اور پھر اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دے اور ان میں اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے اور جماعت اور خلافت سے اخلاص و وفا کا رشتہ قائم رکھنے کی کوشش کرے۔ جس گھر میں یہ چیز پیدا ہو جائے وہ گھر کبھی ضائع نہیں ہوتا۔

جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے موقع پر 15/اپریل 2006ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا مستورات سے خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

پہلے میرا خیال تھا کہ عورتوں سے، لجنات سے یہاں علیحدہ جلسے پر خطاب نہیں ہوگا کیونکہ بہت تھوڑی تعداد ہے لیکن پھر امیر صاحب نے جو پروگرام لکھ کر بھیجا اس میں یہ بھی تھا کہ عورتوں سے علیحدہ خطاب بھی کیا جائے تو ان کی بات مانتے ہوئے کہ یہاں میرا پہلا دورہ ہے اور یہ صرف ایک ملک ہی نہیں بلکہ براعظم بھی ہے اس لئے چند باتیں چند منٹ کروں گا۔ لیکن حاضری کا جو میرا اندازہ تھا اللہ کے فضل سے اس سے کافی زیادہ حاضری ہے لیکن اس کو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ بس اتنی ہوگئی ہے کہ اب بہت تسلی ہوگئی۔ ابھی بھی آپ مسجد کے ہال میں سب آگئی ہیں۔ آپ کو تو بہت بڑی مارکی باہر لگانی چاہئے۔ اس لئے حاضری بہرحال بڑھانی پڑے گی اور اسی ضمن میں مَیں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ آئندہ اگر آپ کی اتنی ہی تعداد رہی تو شاید علیحدہ خطاب نہ ہو۔ اس لئے تعداد بڑھانے کی کوشش کریں اور اس کے لئے مختلف ذرائع ہیں اور تبلیغ جو ہر احمدی کا کام ہے اُس میں آپ کو بھی اپنے آپ کو involve کرنا چاہئے، شامل ہونا چاہئے۔ اس کے پروگرام بنائیں، لوگوں کو اسلام کے محاسن اور خوبیاں بتائیں، اپنی حالتوں میں عملی تبدیلیاں پیدا کریں۔ جب یہ عملی تبدیلی پیدا کریں گی تو ایک طبقہ جس سے آپ کا واسطہ ہے خود بخود آپ کی طرف کھنچا چلا آئے گا۔ انشاء اللہ۔

یہاں مَردوں کی طرح عورتوں میں بھی دو قسم کے طبقات ہیں۔ مردوں میں تو شاید ایسے طبقے کی تعداد بہت تھوڑی ہو جو باہر نہ نکلتے ہوں اور اپنے ماحول میں کسی قسم کی واقفیت نہ رکھتے ہوں یا زبان نہ جاننے کی وجہ سے اپنا مدّعا صحیح طور پر نہ بیان کر سکتے ہوں لیکن عورتوں میں جو خاص طور پر بڑی عمر کی عورتیں ہیں ان کی تعداد جو اسائلم وغیرہ کے لئے یہاں آئیں میرے خیال میں کافی زیادہ ہے۔ لیکن ایک طبقہ ایسا بھی ہے جن کو یہاں آئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا اور اس وجہ سے جیسا کہ مَیں نے کہا اسائلم وغیرہ کے لئے آئیں ان کو زبان کے اختلاف کی وجہ سے اپنا مدّعا دوسروں تک پہنچانے میں دِقّت ہے۔ اگر کچھ علم بھی ہے تو صحیح طرح اپنا مؤقف پیش نہیں کر سکتیں۔

بہرحال ایک تو یہاں کی ایسی عورتیں جن کا مَیں نے ذکر کیا کہ صحیح طرح اپنا مؤقف بیان نہیں کر سکتیں وہ یہاں کی بڑی بوڑھی عورتوں سے تعلق پیدا کریں، رابطے پیدا کریں، اس سے گو کچھ عرصے تک دِقّت تو ہوگی لیکن آہستہ آہستہ یہ اعتماد پیدا ہو جائے گا کہ کس طرح بات کرنی ہے۔ پھر کوئی لٹریچر دے کر یا کوئی کیسٹ دے کر، اپنے فنکشنز میں بلا کر ان سے رابطے بڑھاتی چلی جائیں۔ اور یہ دوستیاں جو ہیں پھر بڑھیں گی، پھر آگے مزید راستے بھی کھلیں گے۔ دنیا میں کئی جگہ لوگوں نے زبان نہ جاننے کے باوجود لٹریچر سے، کیسٹ سے ایسے رابطے پیدا کئے جو بعضوں کے لئے قبول احمدیت کا باعث بنے تو اس طرح سے کیسٹ سے اور لٹریچر سے، چاہے زبان نہ بھی آتی ہو، کم از کم آپ کی طرف سے احمدیت کا پیغام تو ہر جگہ پہنچ جائے گا۔

دوسرا طبقہ یہاں کا، یہاں کی پلی بڑھی بچیاں ہیں یا پڑھی لکھی عورتیں ہیں، ان کو تو زبان کی آسانی ہے۔ لجنہ کے تبلیغ کے شعبہ کو چاہئے کہ ایسی عورتوں اور بچیوں کی ٹیمیں بنائیں اور ان کو تبلیغ کے لئے استعمال کریں۔ لیکن ایک بات واضح طور پر ذہن میں رکھنی چاہئے کہ لڑکیوں کے تبلیغی رابطے صرف لڑکیوں سے ہونے چاہئیں یا عورتوں سے ہونے چاہئیں۔ بعض لوگوں کے انٹرنیٹ کے ذریعے سے تبلیغ کے رابطے ہوتے ہیں اور انٹرنیٹ کے تبلیغی رابطے بھی صرف لڑکیوں اور عورتوں سے رکھیں۔ مردوں کا جو تبلیغ حصہ کا ہے وہ مردوں کے حصے رہنے دیں کیونکہ اس میں بعض دفعہ بعض قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔ کہا تو یہی جا رہا ہوتا ہے کہ ہم تبلیغ کر رہے ہیں لیکن پھر عموماً دیکھنے میں آیا ہے، تجربہ میں آیا ہے کہ انٹرنیٹ کے بعض ایسے نتائج ظاہر ہوتے ہیں جو کسی طرح بھی ایک احمدی بچی اور عورت کے مناسب حال نہیں ہوتے۔ پھر جو بچیاں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھ رہی ہیں وہ بغیر کسی جھجک کے، شرم کے یا احساس کمتری کا شکار ہوئے، اپنے بارے میں، اسلام کے بارے میں اپنی طالبات سے بات چیت کریں۔ اپنے بارے میں بتا دیں کہ ہم کون ہیں پھر اس طرح اسلام کا تعارف ہوگا۔ اگر آپ لوگوں کا رکھ رکھاؤ اور طور طریق دوسروں سے مختلف نظر آتے ہوں گے تو خود بخود آپ کی یونیورسٹیوں اور کالجوں کی جو سلجھی ہوئی طالبات ہیں وہ آپ کی طرف توجہ کریں گی اور یوں بات کا سلسلہ چل پڑے گا۔ اگر آپ کے بیگوں میں، ہر لڑکی نے بیگ اٹھایا ہوتا ہے اور کافی بڑے بڑے بیگ ہوتے ہیں، کوئی چھوٹا سا جماعتی لٹریچر ہو، چھوٹی سی کتاب ہو اور جہاں آپ فارغ ہوں گی اس کو نکال کر اپنے سامنے رکھ لیں۔ جو بعض سنجیدہ طالبات ہیں ان کے لئے یہ بات توجہ طلب ہوگی اور وہ آپ کو کتاب پڑھتے دیکھیں گی تو یہ چیز بات آگے بڑھانے والی ہوگی۔ اگر کتاب میز پر پڑی ہوگی اسے دیکھنے کی کوشش کریں گی، گو کہ یہاں کے رواج کے مطابق عموماً توجہ کم دی جاتی ہے لیکن پھر بھی جو قریبی سہیلیاں ہوں ان کی نظر تو بہرحال پڑ جاتی ہے۔ غرضیکہ تبلیغ کے بہت سے ذرائع ہیں جو اگر آپ اپنے حالات کے مطابق سنجیدگی سے سوچتے ہوئے نکالنے کی کوشش کریں تو نکل آئیں گے۔

تعداد بڑھانے کا ایک ذریعہ نسل بڑھانے سے ہے جو اللہ کے فضل سے جماعت میں چل ہی رہا ہے۔ اللہ کرے سب بچیوں کی شادیاں ہو جائیں اور ان کو نیک سلجھے ہوئے خاوند بھی مل جائیں جو احمدیت کی تعلیم پر عمل کرنے والے بھی ہوں تو دونوں مل کر جہاں پُرسکون زندگی بسر کرنے والے ہوں وہاں دین کی خدمت کے مواقع بھی ان کو ملتے رہیں اور تبلیغ کے کام کو بھی آگے بڑھانے والے ہوں اور آئندہ نسلوں میں بھی احمدیت کی جاگ لگتی چلی جائے۔ ہر احمدی کے دل میں، ہر مرد اور ہر عورت کے دل میں ایک درد ہو، ایک لگن ہو کہ ہم نے اس چھوٹے سے برّ اعظم کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں لانا ہے۔ اور اگر ہماری عورتیں اور بچیاں یہ پختہ ارادہ کر لیں تو انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑے عرصہ میں آپ دیکھیں گی کہ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ اور آپ لوگوں کے active ہونے کی وجہ سے یعنی عورتوں کے active ہونے کی وجہ سے آپ دیکھیں گی کہ مرد بھی میدان عمل میں اتر آئیں گے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے ذیلی تنظیموں اور خاص طور پر لجنہ کی تنظیم کو اس لئے جاری فرمایا تھا کہ اگر جماعت کا ایک طبقہ سُست ہے تو دوسرا طبقہ اپنے کام میں فعّال اور تیز ہو جائے اور جماعتی ترقی کے کام کبھی رکنے نہ پائیں اور جب جماعت کے تمام طبقات فعّال ہو جاتے ہیں، کام کرنے لگ جاتے ہیں تو پھر جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا زیادہ ہو جاتی ہے۔ پس اب وقت ہے کہ آپ عورتیں ایک نئے عزم کے ساتھ جماعتی خدمات میں جُت جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کی سنّت اور حکم ہے کہ یہ سب کچھ جیسے کہ مَیں ہمیشہ کہا کرتا ہوں بغیر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ہو نہیں سکتا۔ اس لئے اس کے فضل کو سمیٹنے کے لئے آپ کو اپنا شمار عابدات میں بھی کروانا ہوگا اور عابدات ہونے کے لئے جیسا کہ مَیں نے کل کے خطبے میں بھی کہا تھا اپنی نمازوں کی

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں